پہلی نظر سے میلی نظر تک

شیطان کا جال، بدنگاہی، نفس پرستی، شہوت، ہوس، اور محاسبہ خود، پر مشتمل بہترین تصنیف

شاعر القادری

Marfat.com

Marfat.com

پہلی نظر سے میلی نظر تک

مُصنّف
شاعر القادری

سادات پبلی کیشنز فرسٹ فلور الوہاب مارکیٹ
اردو بازار لاہور
فون 7237969(042)

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ترئین واہتمام ---- سید شاہد علی قادری

نام کتاب ----- **پہلی نظر سے میلی نظر تک**

مصنف ------- شاعر القادری

پیشکش ------- **نثار علی قادری ○ محمد منصور قادری**

کمپوزنگ ------ عزیز گرافکس سنٹر

کمپیوٹر گرافکس ---- عبدالقادر

صفحات ------- 144

تعداد --------- 1100

سن اشاعت ------ اگست 2004ء

ناشر --------- سادات پبلی کیشنز۔لاہور

قیمت -------- 80 روپے

ملنے کے پتے

سادات پبلی کیشنز۔فرسٹ فلور الوہاب مارکیٹ اردو بازار لاہور Ph:7237969

شبیر برادرز زبیدہ سنٹر-40 اردو بازار لاہور۔

ضیاء القرآن گنج بخش روڈ لاہور۔اردو بازار کراچی

مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ راولپنڈی

Marfat.com

انتساب!

محسنِ انسانیت ،رسول اکرم ،نورِ مجسم ،سخی و قاسم ،رحمتِ دوعالم ،رسولِ پاک ،محبوبِ کبریا، سید الانبیاء ، امام الانبیاء ،سرکار مدینہ، سرورِ قلب وسینہ، تاج دارِ مدینہ، صاحب معطر پسینہ، باعثِ نزول سکینہ، سرکارِ ابدقرار، غم زدوں کے غم گسار، شفیعِ روزِ شمار، بے کسوں کے مددگار ، امت کے غم خوار، سرکارِ نام دار، عطائے پروردگار، دو عالم کے مختار، نبیوں کے سردار، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ،راحتِ قلب وجان ﷺ کے نام۔

جن کے وسیلہ سے مسلمانانِ عالم اسلام کو شعور و آگہی ، وحدت کا جام، چراغ راہِ ہدایت اور نورِ خدا کی روشنی ملی۔

Marfat.com

Marfat.com

عرض ناشر

قارئین کرام!

السلام علیکم! ملک عزیز میں بے حیائی اور بے راہروی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے پس منظر میں معروف عالم دین جناب شاعر القادری صاحب نے کمال عرق ریزی سے اس موضوع احاطہ کیا ہے۔ جو بات بادی النظر میں بالکل معمولی سی دکھائی دیتی ہے یعنی پہلی نظر، محترم جناب شاعر القادری صاحب نے اس مشکل ترین موضوع پر جس مہارت اور دلیری سے قلم اٹھایا ہے بلاشبہ یہ انہی کا خاصہ ہے۔

ادارہ کی ہر ممکن کوشش یہی رہی ہے کہ اہل سنت و جماعت کے نوجوان بچوں اور بچیوں کو بے حیائی اور بے راہروی کے خلاف برسر پیکار کیا جائے۔ اگرچہ کیبل نیٹ ورک نے جو بے حیائی کا سیلاب برپا کر رکھا ہے ہماری یہ کاوش معمولی سی دکھائی دیتی ہے مگر ہمیں یہ امید ضرور ہے کہ بالآخر ہم ہی کامیاب ہوں گے۔

آپ کے تعاون کا شکریہ

خیر اندیش

السید شاہد علی قادری

Marfat.com

Marfat.com

صفحہ نمبر	فہرست موضوعات	نمبر شمار
17	پہلی نظر سے میلی نظر تک (تمہید)	1
19	تدبُّر سے کام لو	2
21	زنا کا راستہ میلی نظر ہے	3
23	نفس پرست نے اپنی محبوبہ کو مار کر خودکشی کرلی	4
27	زانی کفن چور	5
30	عبرت کا درس لو	6
32	محبت نے کنواری کو ماں بنا دیا	7
37	اپنا محاسبہ خود کرو	8
38	عاشق نے اپنی معشوقہ کو چٹان سے نیچے پھینک دیا	9
42	اقوال حضرت علی کرم اللہ وجہہ	10
44	محبت کے دھوکے میں کوئی نہ آئے	11
50	فرمان خداوندی	12
51	زنا کے وقت انسان بے ایمان ہو جاتا ہے	13
52	خوب صورت وکم سن لڑکے کو دیکھنا بھی گناہ ہے	14

Marfat.com

15	بدفعلی کا موجد شیطان ہے	53
16	جانوروں کو بھی میلی نظر سے دیکھنا گناہ ہے	55
17	محبت کی خاطر بن موت مارا گیا	57
18	اپنی ذات کا بھی احتساب کر	61
19	بدبخت عاشق کو شہوت نے ہلاک کردیا	63
20	مذکورہ واقعے کا ثبوت اب بھی ملتا ہے	66
21	اسلام میں تصویر کشی حرام ہے	68
22	اسلام نے ہر گناہ کا راستہ روک دیا ہے	74
23	دنیا کی سزا، آخرت کی سزا سے لاکھوں درجے کم ہے	75
24	اسلام میں تشدد روا نہیں	77
25	عشق ومحبت کیا ہے	79
26	بدنگاہی نے مرتد بنادیا	80
27	ذرا سوچیئے	83
28	دین بھی گیا۔ دنیا بھی گئی	84
29	مقصدِ تصنیف	85

Marfat.com

30	زانی مرد کو سنگسار کر دیا	86
31	وہ جنہیں مدینے کی ہوا راس نہ آئی	87
32	لڑکوں سے دوستی کا عبرت ناک انجام	88
33	عشق کا مقام کیا ہے	96
34	ایک عورت دو عاشق	97
35	خدا کی نظر میں ہر ایک چیز ہے	99
36	تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے	100
37	دعوتِ گناہ دینے والی کا عبرت ناک انجام	103
38	ہوش کے ناخن لو	109
39	باقی سانسیں غنیمت جانو	111
40	اب بھی توبہ کر لو	113
41	کل مہلت نہ ملے گی	115
42	زانی کی غیرت جاگ اُٹھی	117
43	مجبوری سے فائدہ اٹھانے والا شخص بے غیرت ہے	121
44	عورت کی خاطر	127

Marfat.com

129	ہائے ہوسِ زن	45
130	دولت حرام کاموں میں خرچ نہ کرو	46
131	سچے دل سے توبہ کرو	47
132	محبت کا نوحہ (طویل نظم)	48

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہ

لشکرِ نوری کا میرِ کارواں تُو ہی تو تھا
قبل آدم خالقِ کرّوبیاں تُو ہی تو تھا

چاند ، سورج اور ستارے نور ساماں ہیں جو آج
ان سے پہلے بھی الٰہی ضو فشاں تو ہی تو تھا

یا الٰہی ذات تیری ہے ازل سے بھی قدیم
ہے عیاں ہر شے میں اب پہلے نہاں تُو ہی تو تھا

ہر طرف پھیلے ہوئے تھے تیرے جلوے اے خُدا
کائناتِ رنگ و بُو کا گلستاں تُو ہی تُو تھا

کائناتِ بحر و بر میں بے کراں تُو ہی تو تھا
آسماں در آسماں در آسماں تُو ہی تو تھا

قطرہ قطرہ نور برسا تو ستارے بن گئے
مہر و ماہ و کہکشاں سیارہ گاں تُو ہی تو تھا

تھے اجالے ہی اُجالے جس جگہ یارب وہاں
تھے اجالے تیرے دم سے ضو فشاں تو ہی تو تھا

Marfat.com

شاعر القادری

کیا پیار بھری ہے ذات انکیؐ جو دل کو جلانے والے ہیں
یہ صبح بہاراں کہتی ہے وہ آقاؐ آنے والے ہیں

آؤ مل کر نعت پڑھیں ہم آؤ انؐ کا ذکر کریں ہم
جنکے چرچے جان و دل میں گلزار کھلانے والے ہیں

چندا ، سورج ،جگنو ، تارے ، اپنے اُجالے ان پر واریں
روشن روشن چہرے سے جو ہر بزم سجانے والے ہیں

تم بھی جھولی بھر بھر پاؤ سرکار مدینے والے سے
پیٹ پہ پتھر باندھ کے آقاؐ اوروں کو کھلانے والے ہیں

سبکو سہارا جو دیتے ہیں آؤ انکے دیس چلیں ہم
ناداروں کو اپنے سینے آقاؐ ہی لگانے والے ہیں

والیل کی کالی زلفوں میں رحمت کی گھٹائیں رہتی ہیں
خود ابرِ کرم یہ کہتے ہیں ہم پیاس بجھانے والے ہیں

دامن دامن ، نعمت نعمت بانٹی جس نے قاسم بن کر
یہ جشنِ بہاراں کہتا ہے وہ داتاؐ آنے والے ہیں

Marfat.com

شاعرؔ القادری نے اس موضوع پر لکھ کر معاشرے پر احسان کیا ھے

زیرِ نظر کتاب "پہلی نظر سے میلی نظر تک" جناب شاعرؔ القادری کی دوسری قابلِ فخر تصنیف ہے۔ اس سے پہلے موصوف نے کتاب حفاظت النبی ﷺ تالیف کی تھی جس میں رسول اکرم نورِ مجسم ﷺ کی حفاظت کے واقعات کو یکجا کیا گیا تھا۔ مذکورہ کتاب پر پروفیسر ابصار احمد نے حروف رقم کیے تھے کہ "یہ موضوع کے لحاظ سے دنیا بھر میں اردو کی پہلی کتاب ہے" لہٰذا خدا کے فضل و کرم سے کتاب حفاظت النبی ﷺ کو عوام و خواص نے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور ایک ساتھ دو ایڈیشن فروخت ہوئے۔

شاید اسی حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے کہ موصوف کی دوسری بہترین کوشش "پہلی نظر سے میلی نظر تک" کتاب کی صورت میں مارکیٹ میں بہت جلد آگئی ہے۔ اس بات کی خوشی ہے کہ مولف نے کتاب ہٰذا میں اس عنصر کو موضوع بنایا ہے جس سے زنا کی ابتداء ہوتی ہے اور جو کہ سراسر حرام ہے۔ مگر افسوس صد افسوس ہمارے مسلم معاشرے میں اس گناہ (بدنگاہی) کو گناہ تصور نہیں کیا جاتا۔

Marfat.com

ہر بازار، پکنک پوائنٹ، گرلز اسکول و کالج، مخلوط تعلیمی ادارے، گلیاں اور شاہ راہوں پر یہ گناہ عام ہو رہا ہے، اور بصد ذوق وشوق کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فی زمانہ زنا کرنا آسان و سستا ہو گیا ہے اور لڑکیوں کی شادی و جہیز کا انتظام مشکل اور مہنگا ہو گیا ہے۔ بدنگاہی سے زنا کی راہ ملتی ہے لہٰذا اس بیماری کا علاج کرنا ہر انسان کا فرض ہے۔

شاؔعر القادری نے اس موضوع پر کتاب لکھ کر معاشرے پر احسان کیا ہے کیونکہ اس بیماری میں دن بہ دن اضافہ ہوتا جارہا ہے اور کوئی طبیب اس کے علاج کا بیڑا نہیں اٹھاتا۔ اس لئے کتاب مذکورہ میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو تحریری خوراک دینے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ وہ ہوش کے ناخن لیں اور حرام و حلال میں تمیز کریں۔ گناہ سے اپنا دامن بچائیں تاکہ کل بروزِ قیامت دوزخ کا ایندھن نہ بن سکیں۔

شاؔعر القادری کی تحریریں اس لئے بھی اہمیت کی حامل اور قابل ستائش ہیں کہ وہ خود بھی جوان ہیں اور نوجوانوں کیلئے لکھتے ہیں۔ انھیں فی زمانہ معاشرے کے مسائل کا علم ہے۔ جدید عنوانات انکی ترجیحات میں شامل ہیں۔ اسلئے ان کا مقصدِ تحریر فقط اصلاحِ معاشرہ اور فلاحِ انسان کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔

Marfat.com

دُعا ہے خدائے بزرگ و برتر جناب شاعرالقادری کو قلمی جہاد کرنے کی مزید توفیق و ہمت و طاقت عطا فرمائے۔اور انکی تحاریر کو انکی بخشش و مغفرت کا ذریعہ بنائے (بطفیل سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم)
(آمین)

حضرت علامہ مولانا حافظ
محمد دین قادری
(شہادۃ العالمیہ)
امام وخطیب و مدرس و نکاح رجسٹرار
جامع مسجد و مدرسہ
عثمانیہ کراچی

Marfat.com

جناب شاعرؔ القادری کی یہ تالیف تزکیۂ نفس اور اصلاح معاشرہ کی ایک خوب فکر ھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَد اَفلَحَ مَن ذَکّٰھَا

وَقَدخَابَ مَن دَسّٰھَا (الشمس)

ترجمہ:

''بے شک مراد کو پہنچا جس نے (نفس) ستھرا کیا اور نامراد ہوا جس نے اسے گناہ میں ڈالا''○

جناب شاعرؔ القادری صاحب کی یہ تالیف تزکیۂ نفس اور اصلاح معاشرہ کی ایک خوب فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے اور استقامت فی الدین کی عظیم دولت نصیب فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خاکِ پائے غوثؒ و رضاؒ

سید مظفر شاہ اختر القادری

(رائے از قلم)

علامہ مولانا مظفر حسین شاہ قادری رضوی دامت برکاتھم العالیہ

امام و خطیب جامع مسجد حبیبیہ دھوراجی کالونی کراچی

Marfat.com

پہلی نظر سے میلی نظر تک

فرض کیجئے ہم نے ٹیلی ویژن کے متعلق سنا ہی سنا ہو۔ دیکھا نہ ہو تو ہمیں ٹیلی ویژن پر پروگرام دیکھنے کی طلب اور تڑپ نہ ہوگی۔ مگر کسی دن ایک نظر یا ایک سین کسی پروگرام کا دیکھ لیا تو یقیناً مزید دیکھتے رہنے کی خواہش جنم لے گی۔ ذرا اور دیر دیکھیں گے تو دل میں لازمی ارمان ابھرے گا کہ کیوں نہ آنکھوں کو ایسی لذت روز روز ملے۔ جب نفس، عقل پر غالب آجائے گا تو ٹیلی ویژن خرید کر گھر لے آئیں گے۔ پھر تو صبح، دوپہر، شام تینوں وقت کی خوراکوں سے آنکھوں کا پیٹ بھریں گے۔ مختلف جذباتی اور عریانیت سے سجے مناظر دیکھکر آنکھیں سینکا کریں گے۔ اس گناہ یعنی آنکھوں کو حرام سے بھرنے میں ایسے مگن و غرقاب رہیں گے کہ نمازوں کا بھی ہوش نہ رہے گا۔ روز روز کی بجائے بارہ بارہ گھنٹے ٹیلی ویژن کے سامنے بیٹھکر گناہ کمانے کی عادت پکی کرلیں گے۔ کبھی کبھار جو نیک کام کر بھی لیتے تھے وہ عادت بھی ختم ہو جائے گی۔ گھریلو ماحول میں ماں، بہن، بیٹی اور بیوی

Marfat.com

ساتھ ساتھ فحاشی کو جی بھر کے دیکھیں گے۔ چاہے اس کا برا اثر جوان لڑکیوں پر کیسا ہی کیوں نہ پڑے۔ ہم تو آنکھوں کی جہنم کو آگ سے بھرتے رہنے پر ڈٹے رہیں گے۔ گناہوں کی بیماریاں بڑھتی جائیں گی۔ ہر روز ذہنی عیاشی دنیا بھر کی گھر بیٹھے ملتی رہے گی۔ نہ صرف خود جہنم کا ایندھن کے افعال وامور سرانجام دینگے بلکہ اہل خانہ اور کمسن بچوں کو بھی اس گناہ میں زبردستی شریک کیا جائے گا۔

Marfat.com

تدبر سے کام لو

ذرا ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچا جائے کہ یہ سب کیوں اور کیسے ممکن ہوا۔ اس گناہ کا جواز کیا ہے۔ نمازیں ترک کر کے ٹیلی ویژن کے پرگراموں میں محویت کیونکر ممکن ہوئی۔ راہ خدا میں روپے خرچ کرنے کی بجائے حرام کاریوں میں کیوں خرچ کئے گئے۔ بارہ گھنٹے سے بھی زیادہ وقت گناہ کی خاطر وقف کیوں کر دیا گیا۔ یہ سب کام معرض وجود میں کیسے آئے۔ ان کاموں کا سبب کیا تھا۔ ان سب باتوں کا جواب فقط ایک ہی ہے۔ اور وہ جواب ہے بدنگاہی، میلی نظر یا نفس پرستی۔ جی ہاں آپ کی وہ پہلی نظر جو ٹیلی ویژن پر کبھی اتفاقاً پڑی تھی۔ اسی پہلی نظر نے میلی نظر کا روپ دھارا تو تمام گناہ ہونے کی تحریک پیدا ہوئی۔ جس نے اشرف المخلوقات انسان کو پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ رفتہ رفتہ ان گناہوں کی عادت نے جہنم کے راستوں کو ہموار کرنا شروع کر دیا۔ اور فرشتوں سے اعلیٰ انسان

Marfat.com

جس پر خدا کو بھی فخر ہے گمراہ ہو کر نفس پرست بن گیا اور یوں ملامت کی اتھاہ گہرائیوں میں جا گرا۔ جو اس کیلیئے سراسر نقصان ہی نقصان ہے اسی لئے رب العزت نے قرآن مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا ہے کہ وقت عصر یا زمانے کی قسم انسان نقصان میں ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیئے وہی حق پر ہیں اور وہی صبر پانے والے ہیں۔ لہذا جو نیک اعمال کریں گے وہ جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے اور جو بدکار ہونگے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ مذکورہ بالا مثال میں گناہ کی طرف رغبت کرنے والی قوت نظر تھی۔ وہی نظر جو پہلی بار حرکت میں آئی تو جذبات کو متحرک کیا۔ پھر آہستہ آہستہ نفس کو للچایا اور پھر شیطان نے اسے اسکی ہی نظر کے جال سے فرشتہ صفت انسان کو گناہوں میں جکڑ لیا۔

Marfat.com

زنا کا راستہ میلی نظر ہے

عشق و عاشقی کی ابتداء بھی نظر سے ہوتی ہے۔ جب کسی نامحرم مخالف جنس پر نظر پڑتی ہے تو سب سے پہلے اسکے حسن و جمال کی خوبی دل کو پسند آتی ہے۔ جسکو لوگ کہتے ہیں دل میں اتر گئی۔ جب نظر میں بچ جاتی ہے تو اسی صورت کو سامنے رکھنے کے جذبات مچلتے ہیں۔ اور پھر اس سے قربت کی خواہش ابھرتی ہے۔ جب وہ من موہنی صورت قریب ہوتی ہے تو فرطِ محبت سے چھونے کو جی چاہتا ہے جسم چھو لیتے ہیں تو چومنے کے جذبات انگڑائی لیتے ہیں اور یہ سب شیطانی وسوسوں کی بنا پر ہوتا ہے کیونکہ بنی آدم کو شکار کرنے کا شیطان کے پاس سب سے بہتر ہتھیار شہوات اور نفس ہے جس کے ذریعے وہ نیکوکاروں کو بھی شکار کر لیتا ہے۔ یوں دو مخالف جنسوں میں دوستی پکی ہو جاتی ہے اور یہی دوستی رفتہ رفتہ محبت کا روپ دھار لیتی ہے۔ اور اس محبت میں شدت آ جائے تو عشق کا نام دیا جاتا ہے اور عشق میں بھی شدت ہو تو جنون، دیوانگی اور پاگل پن سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جب کوئی شخص

Marfat.com

دوسرے کا عاشق ہو جاتا ہے تو وہ معشوق کا غلام بن جاتا ہے۔ پھر معشوق عاشق کو جسطرح چاہے اسکے حکم کی تعمیل کرواتا ہے۔ لہذا اس کے عشق میں عاشق والدین کا احترام بھول جاتا ہے۔ رشتوں کی حرمت پامال کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر اتر آتا ہے۔ رسولِ خدا کی سنتوں اور سیرت سے منہ موڑ لیتا ہے۔ قانونِ الٰہی اور حدود اللہ کو توڑ ڈالتا ہے۔ یہاں تک کہ ملکی قانون کی بھی پرواہ کئے بغیر گناہوں کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے۔ پھر شیطان اپنے وار میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد خوش وخرم ہوتا ہے کہ ایک انسان کی نفس کو عقل پر غالب کر دیا جس سے وہ جانوروں سے بھی بدتر ہو گیا۔ انبیاء کرام نے کبھی بھی اپنے نفس کو عقل پر غالب نہ ہونے دیا جسکی وجہ سے وہ فرشتوں سے بھی اعلیٰ مقام ہوئے۔ لیکن آج کا انسان نفس پرستی کرنے پر مجبور کیوں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جانوروں سے بدتر زندگی گزارنے پر مجبور ہے کتاب ھذا میں ایسے ہی واقعات وحکایات پیش کی جائیں گے جو میلی نظر سے شروع ہو کر نفس پرستی پر ختم ہونگی۔ اس سے نفس پرستوں کا انجام معلوم ہو سکے گا۔ اور پھر خدا نے ہدایت طلب کی تو انشاءاللہ تعالیٰ کبھی انسان نفس کا غلام بن کر دنیا و آخرت میں شرمندہ نہ ہوگا۔ دعا ہے رب العزت ہمیں نفس پر قابو پانے اور زنا سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

نفس پرست نے اپنی محبوبہ کو مار کر خودکشی کر لی

ابو مسکین ذکر کرتے ہیں کہ قبیلہ یتم کے ایک نوجوان کی اونٹنی گم ہوگئی تھی یہ اسے تلاش کرنے کے لئے بنی شیبان کے قبیلہ میں گیا۔ ابھی اونٹنی تلاش کر ہی رہا تھا کہ اسکی نظر ایک ایسی حسین وجمیل لڑکی پر پڑی جو حسن وجمال میں مثل آفتاب تھی۔ نوجوان اس کا حسن وشباب دیکھتے ہی اس پر عاشق ہوگیا۔ جب یہ اپنی قوم میں واپس لوٹا تو دل اور عقل وہیں چھوڑ آیا۔ اس میں اتنی سکت نہیں رہی تھی کہ اپنے قبیلہ میں پہنچ سکے جب رات ہوئی تو اس نے خود کلامی میں کہا کہ ایک نظر محبوبہ کو دیکھ لوں تو اطمینان ہو اور چین کا سانس ملے۔ چنانچہ دوبارہ رات ہی کو اسکے پاس آیا۔ وہ بیٹھی سوچوں میں گم تھی جبکہ اس کے بھائی اسکے اردگرد سو رہے تھے۔ اس نے لڑکی کو مخاطب کر کے سرگوشی کی اور کہا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اللہ کی قسم! تجھے دیکھنے کے شوق نے میری عقل کو برباد کر دیا ہے۔ تیری جدائی میں زندگی تلخ ہو کر رہ

Marfat.com

گئی ہے۔ یہ سنکر لڑکی نے کہا تم ابھی اسی وقت واپس چلے جاؤ ورنہ میں اپنے بھائیوں کو جگا دونگی جو تجھے یہاں دیکھتے ہی قتل کر ڈالیں گے۔ نوجوان نے کہا میں ایسے کرب کی حالت میں ہوں اس حالت سے تو بہتر ہے کہ تیرے بھائی مجھے مار ڈالیں۔ کیونکہ پل پل کی موت سے تو یک دم مرجانا زیادہ آسان ہے۔ لڑکی نے حیرت سے پوچھا کیا قتل سے زیادہ بھی کوئی چیز سخت ہے۔ نوجوان نے جواب دیا ہاں تیری محبت میں گرفتار ہو کر تجھ سے دور رہنا۔ لڑکی نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔ آخر تم کیا چاہتے ہو۔ نوجوان نے کہا تم اپنا ہاتھ مجھے پکڑاؤ تا کہ میں اسے اپنے سینے پر رکھ لوں۔ کچھ تو بے قراری کو قرار آئے گا۔ اسکے بعد میں تم سے اللہ تعالیٰ کے سامنے عہد کرتا ہوں کہ واپس چلا جاؤنگا۔ لڑکی نے ایسا کیا تو وہ عاشق واپس لوٹ گیا۔ پھر جب آئندہ رات آئی تو نفس نے اس رات پہلی رات سے زیادہ بے چین و پریشان کیا کیونکہ اس بار تو وہ اس کے ہاتھوں کا بھی آشنا ہو چکا تھا اور پھر لڑکی بھی راضی ہو چکی تھی۔ وہی محبوبہ کو دیکھنے کی تڑپ وہی چھونے کی خواہش سر ابھارے تھی۔ رات کے اسی پہر لڑکی کو جگا دیکھا تو اسی لگاوٹ و چاہت کی بات کی پھر لڑکی نے جانے کو کہا تو مزید مطالبہ کیا گیا یوں دونوں کے دل میں آتشِ عشق بھڑکنے لگی اس بار تو لڑکی بھی نوجوان کی اس ادا پر فریفتہ ہو چکی تھی۔ وہ بھی

Marfat.com

شاعرالقادری

پہلی نظر سے میلی نظر تک

نوجوان کی ملاقات کیلئے بے چین و بے قرار رہنے لگی۔ رات دن اسی کے تصور میں غرق رہتی اوراس کے خیالوں میں مست ومگن رہتی۔ لہذا لڑکی کی ان حرکات کو اسکے بھائیوں اور قبیلے والوں نے برامحسوس کیا۔ اور پتہ چلایا۔ معلوم ہونے پر اسکے بھائی کہنے لگے اس کتے کو کیا ہوگیا ہے جو اس پہاڑ پر رہتا ہے اور ہمارے پاس آجاتا ہے۔ چنانچہ وہ انتقام کی آگ دل میں لئے ایک رات گھات لگا کر بیٹھ گئے۔ مگر لڑکی نے اس کے آنے سے پہلے اسکو پیغام بھیج دیا کہ میرے بھائی آج رات تجھے پکڑیں گے اور قتل کردیں گے کیونکہ انہیں سب کچھ پتا چل چکا ہے لہٰذا تم ادھر کا رخ نہ کرنا۔ اور خود کو غفلت سے بچا کے رکھنا۔ اُن دنوں خوب بارشیں ہوئیں۔ جس سے کچھ دنوں کی ان دونوں کی جدائی ہوگئی۔ جب موسم برسات ختم ہوا اور چاند پوری طرح نکل آیا تو ایک چاندنی رات میں محبوبہ نے خوب خوشبو سے بدن کو معطر کیا۔ ادا سے بال بکھیرے اور خود کو خود پسندیدہ نظروں سے دیکھ کر خواہش کی۔ اے کاش اس جوبن کی حالت میں محبوب سے ملن ہوجائے۔ اس نے اپنی ایک سہیلی سے کہا جو اسکی ہمراز تھی۔ تم میرے ساتھ چلو کہ میں اپنے محبوب سے ملاقات کر کے اسکی خبر پاؤں۔ لہذا یہ دونوں محبوب سے ملنے کا ارادہ لیکر گھر سے چپکے چپکے چوری چوری نکل کھڑی ہوئیں۔ جب محبوبہ، اپنے محبوب کے قبیلے میں

Marfat.com

پہنچی اور تلاش کرتی اسکے قریب ہوئی تو وہ اسکے بھائیوں کے خوف سے پہاڑ کے اندر چھپا ہوا تھا، ناگہانی مصیبت سے نبٹنے کیلئے مسلح بھی تھا۔ جب اس نے دو اشخاص کو چاندنی رات میں دبے پاؤں اپنی جانب بڑھتے دیکھا تو سمجھا کہ شاید میرے دشمن میری تلاش میں نزدیک آ رہے ہیں۔ چنانچہ غلط فہمی سے کام لیتے ہوئے اس نے تیر کمان میں کھینچا اور لڑکی کا نشانہ لیکر چھوڑ دیا۔ نشانہ پکا تھا اپنے ٹارگٹ پر لگا۔ چند لمحوں میں اسکی محبوبہ خون میں لت پت زمین پر آ گئی۔ وہیں اس نے تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ جب محبوب نے قریب آ کر دیکھا تو غلطی کے ہولے سے نڈھال ہو گیا اور جنون کی حالت میں یہ اشعار پڑھنے لگا۔ جس مصیبت سے ڈرتا تھا اسکے واقع ہونے میں کوا کائیں کائیں کرنے لگ گیا حالانکہ قضا کا لکھا کوئی نہیں مٹا سکتا۔ اب تو کیوں روتا ہے حالانکہ تو نے ہی اسکو مار ڈالا ہے۔ اب یا تو صبر کر یا خود کو بھی ہلاک کر لے۔ چنانچہ اس نے تمام تیر جمع کئے اور اپنے پیٹ میں اتارنے لگا۔ قتل محبوب کرتے اور خود کو بھی ہلاک کرنے میں بھی عاشقی کا خیال رہا کہ جس تیر سے اس نے محبوبہ کی جان لی تھی وہی تیر پیٹ میں اتار کر واصلِ جہنم ہوا۔ یوں دونوں عاشق نفس پرستی کے انجام بد کو پہنچے۔

Marfat.com

زانی کفن چور

فقیہ ابو اللیث سند کے ساتھ فرماتے ہیں۔ حضرت عمرؓ ایک مرتبہ جناب رسول اکرم نور مجسمﷺ کی خدمت اقدس میں روتے ہوئے حاضر ہوئے تو رسول خداﷺ نے فرمایا۔ اے عمرؓ کیوں روتے ہو۔ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ دروازے پر ایک نوجوان کھڑا ہے اس نے میرا دل جلا دیا ہے وہ رو رہا ہے۔ رحمت دو عالمﷺ نے فرمایا اے عمرؓ اسکو اندر آنے دو۔ راوی بتاتے ہیں کہ وہ اندر آیا بہت رو رہا تھا۔ حضور اکرم نے فرمایا اے نوجوان کیوں روتے ہو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ بے گناہوں کی کثرت نے رلایا ہے۔ اور مجھے اس قہار کے قہر سے ڈر ہے کہ وہ مجھ پر غضبناک ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ کسی کو ناحق قتل کر دیا ہے۔ کہا نہیں۔ فرمایا پھر اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف کر دے گا چاہے ساتوں آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں کے برابر

Marfat.com

ہو اس نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول میرا گناہ اس سے بھی بڑھکر ہے۔ فرمایا کیا تیرا گناہ عرش سے بھی بڑا ہے۔ کہا میرا گناہ عظیم ترین ہے۔ فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا خدا یعنی اللہ کا معاف کرنا۔ اس نے کہا بلکہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا اور بزرگ ترین ہے۔ فرمایا بڑے گناہ کو رب عظیم معاف کرتا ہے۔ یعنی وہ عظیم ترین درگزر کرنے والا ہے۔ پھر جناب رسول اکرمؐ نے فرمایا۔ اب مجھے اپنا گناہ بتاؤ۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے آپ سے شرم آتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بتاؤ، عرض کیا۔ میں سات برس سے کفن چوری کرتا رہا ہوں۔ آخر کار ایک لڑکی انصار میں سے وفات پا گئی۔ میں نے اسکی قبر کو اکھاڑا اور کفن چوری کرلیا۔ ابھی تھوڑی دور گیا تو شیطان نے مجھ میں بری سوچ ڈالی۔ اور میں بری نیت سے واپس آیا۔ اس لڑکی سے جماع کرلیا۔ اسکے بعد میں تھوڑی دور چلا ہوں گا کہ لڑکی قبر میں کھڑی ہوگئی۔ اور کہنے لگی۔ اے جوان تیرا ناس ہو کیا تو دیان (جزا دینے والے) سے نہیں ڈرتا کہ جو ظالم سے مظلوم کا بدلہ لے گا تو نے مجھے مُردوں کے لشکر میں ننگا کردیا ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کے سامنے ناپاک حالت (حالتِ جنابت) میں کھڑا کردیا ہے۔ راوی بتاتے ہیں کہ جناب رسول اکرمؐ نے عجلت میں اسکی گدّی پکڑ لی اور فرمایا۔ اے فاسق تو کسقدر جہنم کا مستحق ہے۔ یہاں سے نکل جا۔ وہ جوان

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرتے ہوئے نکل گیا۔ چالیس راتیں توبہ کرتا رہا۔ چالیس راتوں کے بعد اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہا۔ حضرت محمد، آدم اور حضرت ابراہیمؑ کے خدا۔ اگر تو نے مجھے معاف کر دیا ہے تو حضرت محمد مصطفیٰؐ اور آپکے صحابہ کرام کو مطلع کر دے۔ ورنہ مجھ پر آسمان سے آگ برسا اور اس کے ساتھ جلا دے پر آخرت کے عذاب سے بچا لے۔ راوی بتاتے ہیں کہ حضرت جبرائیلؑ حضور نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے محمدؐ آپ کا رب آپکو سلام کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ آپ نے مخلوق پیدا کی۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ اس اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ اور وہ ہی انکو روزی دیتا ہے۔ حضرت جبرائیلؑ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس نوجوان کی توبہ قبول کر لی ہے۔ حضور نبی کریمؐ نے اس نوجوان کو بلایا اور اسے خوش خبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے تیری توبہ قبول کر لی ہے۔

Marfat.com

عبرت کا درس لو

اس واقعے سے ہمیں کئی باتوں کا درس ملتا ہے۔ ایک تو یہ کہ کفن چور شیطانی وسوسہ پا کر مردہ عورت کی طرف متوجہ ہوا۔ دوسرا یہ کہ کفن چور نوجوان نے مردے کا بھی خیال نہ کیا اور نفس پرستی کرتے ہوئے زنا کر ڈالا۔ تیسرا یہ ہے اس نے بائیس سو کفن چوری کئے تھے۔ یہ تمام گناہ ایسے تھے کہ رسولِ خدا کو بھی غصہ آ گیا۔ اور مردہ عورت سے زنا کرنے کے گناہ تو کائنات میں ہر قسم کے گناہ سے بڑا تھا۔ آخر میں یہ بات بھی ملتی ہے کہ توبہ کرنے اور اپنے کئے پر ندامت کے آنسو بہانے سے اتنا بڑا گناہ بھی معاف ہو سکتا ہے۔ اے مسلمان آج بھی موقع ہے، وقت ہے، توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ تو زندہ ہے، صحت مند ہے سلامت ہے۔ ابھی اپنے گناہوں سے سچے دل سے توبہ کر لے۔ توبہ کرنے والوں کو خدا پسند فرماتا ہے۔ اور اسکے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے آج کا کام کل پر مت چھوڑ۔ ہو سکتا ہے آج رات کی

Marfat.com

کل صبح ہی نہ ہو۔

آیئے ایک سچا واقعہ یعنی آپ بیتی سنتے ہیں جس سے محبت کا جائزہ لیکر معلوم ہوگا کہ نفس کی پرستش کرنے سے کیا کیا دنیوی و آخروی نقصانات کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے یہ آپ بیتی ایک کردار ہی کی زبانی سنیں۔

Marfat.com

محبت نے کنواری کو ماں بنادیا

عورت کی سب سے حسین رات زندگی میں صرف ایک بار آتی ہے میری زندگی میں یہ رات آئی مگر یادگار نہ بن سکی۔ اور جو رات یادگار بنی وہ حسین نہیں بلکہ خوفناک تھی میں آج بھی کلیجے پر ہاتھ رکھتی ہوں تو جسم میں ایک ٹھنڈی لہر دوڑ جاتی ہے۔ وہ رات ناگن بنکر مجھ سے آلپٹی تھی۔ میں ایک بوڑھے چپراسی کی حسین لڑکی تھی اب تو اس غریب کو مرے بھی مدت ہوگئی ہے اور یہ ڈرامہ بیتے بھی دس سال ہوگئے ہیں۔ ان دنوں میری عمر پندرہ یا سولہ سال کی تھی دو جوان بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی۔ ذات برادری میں ناچنا گانا پرانا پیشہ تھا۔ پاکستان آنے کے بعد ساری برادری کے باہمی فیصلے سے یہ پیشہ ختم کردیا گیا۔ مردوں نے معمولی جگہوں پر نوکریاں کرلیں اور عورتیں گھر بار میں لگ گئیں۔ ہم لڑکیاں بالیاں بالکل بے کار ہوکر رہ گئیں پورے شہر میں دو پرائمری اسکول تھے۔ ہماری پڑھائی لکھائی کا خیال کسی کو بھی

Marfat.com

نہیں آسکتا تھا۔ دن بھر گلی میں آنکھ مچولی کھیلتے پھرتے عمر میں. بجلیاں بھریں۔ سچ ہے فطرت مشکل سے بدلتی ہے۔ ناچنا گانا ہمارا آبائی پیشہ تھا۔ برادری کی لڑکیاں اکھٹے ہو کر ڈھولک لیکر بیٹھ جاتیں اور ہم جی بھر کے ناچتے گاتے۔ دو چار سال بعد پیسے کی قلت ہوئی تو ہمارا ناچنا گانا کام آیا جہاں کسی اچھے گھرانے میں شادی بیاہ کی اطلاع ملتی ہماری چوکڑی وہاں پہنچ جاتی۔ بیل کے بہانے ہمیں ڈھیروں روپے بھی ملتے۔ کام شوقیہ ہوتا اور ہمارا وقت بھی اچھا گزر جاتا۔ گھر کے بزرگوں نے بھی ہمیں بخوشی اجازت دیدی۔ لیکن میرے بھائی کسی اچھے دفتر میں اردلی ہو گئے تھے انہیں اپنی اکلوتی بہن کا ناچنا پسند نہیں تھا جبکہ مجھے ناچنے گانے سے عشق تھا مار پیٹ کر انہوں نے مجھے روک دیا اور اپنے بڑے بابو کے بھائی کے سامنے جو ایک اسکول میں ماسٹر تھے پڑھانے بٹھا دیا۔ ان موٹے سے ماسٹر کی ایک لکڑیوں کی ٹال بھی تھی وہ شام کو لکڑیوں کی ٹال پر بیٹھ جاتے محلے کے دو چار معمولی گھرانے کے بچے ان سے الف، ب کا سبق پڑھتے تھے۔ بات بہت دور نکلی جارہی ہے اگر پورا دکھڑا رونے بیٹھ جاؤں تو اس رات کا ذکر دور چلا جائے گا۔ ان موٹے ماسٹر نے میری زندگی میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے نگاہوں میں تاڑ لیا تھا کہ میں پڑھنے لکھنے کیلئے پیدا نہیں ہوئی۔ اس لئے مجھے ماسٹرنی کے پاس کام

Marfat.com

کاج کے لئے لگوا دیا۔ جب بھی میں پڑھنے جاتی مجھے وہ بہانے سے گھر بھجوا دیتے وہاں ماسٹرنی مجھے برتن دھلوانے یا مصالحہ پیسنے بٹھا دیتی۔ مجھے پڑھنے سے زیادہ کام اچھا لگتا تھا۔ کام نہ ہوتا تو ماسٹرنی مجھ سے گانا سنتی۔ بھائی سمجھ رہے تھے کہ بہن پڑھ رہی ہے وہاں میرے دن مزے سے گزر رہے تھے پھر اچانک وہ دن آ گیا جب میرے دل میں عجیب سے جذبات نے ہلچل مچا دی۔ موٹے ماسٹر کا بڑا لڑکا نہ جانے کہاں سے آ ٹپکا۔ دیکھنے میں یہ دبلا پتلا ڈرپوک نظر آتا تھا مگر میرے لئے شیر نکلا۔ میں بہانے بہانے سے اسکے پاس جانے لگی وہ بہانے بہانے سے مجھے بلانے لگا۔ امیروں کے لئے تو ہر بات کھیل ہوتی ہے میری محبت بھی اس نے کھیل سمجھی دو چار مہینے رہ کر بن اطلاع دیئے وہ نو دو گیارہ ہو گیا مجھے کیا پتا تھا یہ محبت محبت کھیل اتنا مہنگا پڑے گا۔ میں چند ہی دنوں میں گلاب سے سرسوں کا پھول بن گئی۔ دل ہر وقت بیٹھا بیٹھا رہتا۔ آنکھوں سے ہر وقت آنسو چھلک پڑتے۔ ماسٹرنی کی تیز نگاہیں سب کچھ دیکھ رہی تھی اور میرا خیال ہے اس نے ہی اپنے بیٹے کو بچانے کیلئے یہاں سے چلتا کر دیا تھا اس نے مجھے اپنے گھر آنے سے منع کر دیا۔ موٹے ماسٹر نے ٹال پر بچے پڑھانے بند کر دیئے۔ اب بولو میں کیا کرتی۔ گھر بیٹھی تو ماں نے سر پیٹ لیا اس نے مجھ سے اس ناگہانی بپتا کا حال

Marfat.com

پوچھا۔ میں نے رتی رتی بات ماں کو بتادی۔ ماں غریب عورت فقیرنی بنکر موٹے ماسٹر کے گھر گئی اور اپنی لٹی عزت کی فریاد کی۔ ماسٹر کو کچھ سمجھ میں نہ آیا تو دو سو روپے دیکر ماں کو چپ کرا دیا۔ ماں نے کون سے شریف دن گزارے تھے وہ بھی تو اپنی جوانی میں کسی پٹالے کے دربار میں ناچنے گانے پر معمور تھی۔ اس نے خاموشی سے یہ سودا قبول کر لیا اور مجھے میری خالہ کے پاس بھجوا دیا وہاں اس نے مجھے پناہ دی مجھے ہر ایک کی نگاہوں سے بچائے رکھا اور میں چار پانچ ماہ وہیں چھپی رہی وہیں اس یادگار رات نے جنم لیا جس نے میرے گناہ پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی۔ مجھے یہ رات زندگی بھر نہ بھولے گی صبح کے وقت خالہ کی جھونپڑی میں میں نے ٹمٹماتے چراغ کی مدھم روشنی میں اپنے گناہ کا خمیازہ جنم دیا۔ صبح چار بجے کے قریب میرے کانوں نے ننھے بچے کے رونے کی آواز سنی اور میں سمجھی اب جینا آسان ہو گیا ہے خالہ نے مجھے کہے سنے بغیر بچے کو اٹھایا اور باہر نکل گئی۔ اسکے بعد میں نہیں جانتی کیا ہوا میں اکیلی اندھیرے میں ڈر اور دکھ درد سے کانپتی رہی خالہ واپس آئی اور مجھے کچھ پینے کو دیا میری آنکھیں آپ ہی آپ بند ہو گئیں جب میری آنکھ کھلی تو محلے کی دو تین عورتیں پاس بیٹھی تھیں اور خالہ میرے سرہانے بیٹھی تھی۔ میری بیماری کو لمبے تپ کا نام دیا گیا۔ یہ سوال میری خالہ کے ساتھ ہی مر گیا۔ میں

Marfat.com

جیتے جی اس سے کبھی نہ پوچھ سکی کہ اس رات میں نے جو آواز سنی تھی وہ کہاں گم ہوگئی۔ خالہ کو مرے چھ سال ہو گئے ہیں۔ میری شادی میرے پھوپھی زاد بھائی سے جو ایک آنکھ سے کانا تھا ہنگامی طور پر کر دی گئی میں خان پور کٹورے اپنے شوہر کے ساتھ چلی گئی میرا باپ بدنامی سے ٹھٹھر کر وقت سے پہلے مر گیا۔ بھائیوں نے جیتے جی مجھے نہ دیکھنے کی قسم کھالی۔ صرف میری ماں ہے جو کبھی کبھار مجھے دیکھنے آجاتی ہے۔ خالہ کی بیماری کا سنکر میں نے لاکھ چاہا کہ اس سے جا کر مل آؤں اور پوچھوں کہ اس رات جس کے جنم نے مجھے کنواری ماں بنایا تھا۔ اس جان کو تو نے کہاں چھپا دیا ہے لیکن کانے شوہر سے مجھے بے حد ڈر لگتا ہے خالہ مر گئی اور یہ راز بھی اسی کے ساتھ دفن ہو گیا۔ اب میرے پانچ بچے ہیں میں ان میں اسی رات کے اندھیرے کا گناہ تلاش کرتی ہوں لیکن میں نہیں جانتی میری خالہ نے اسے کہاں چھپا دیا ہے یہی رات میری زندگی کی کبھی نہ بھولنے والی رات ہے جب میں کنواری ماں بنکر بھی ماں نہ کہلا سکی۔

Marfat.com

اپنا محاسبہ خود کرو

شیطان انسان کی تباہی کا کوئی بھی موقع ضائع نہیں کرتا۔ ان واقعات کو پڑھکر ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہیں ہم بھی ان گناہوں کے مرتکب تو نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو باز آ جائیں اور گناہ گذشتہ زندگی میں کر چکے ہیں تو توبہ کر کے خدا کو راضی کر لیں۔ اور بقیہ زندگی میں ان باتوں کا خاص خیال رکھیں کہ کہیں شیطان ہمیں بدنگاہی تو کرا نہیں رہا ہے۔ کبھی وہ پہلی نظر سے میلی نظر تک لے جا رہا ہے اور پھر اسی میلی نظر کے راستے پر ڈال کر زنا کی منزل پر لے جائے۔ اگر ہم شیطانی وسوسے اور چال سمجھ جائیں تو کبھی بھی گناہ کا ارتکاب نہیں کریں گے۔ آیئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے گذشتہ تمام گناہوں کو معاف فرمائے جو ہم نے اپنی آنکھوں کو حرام سے پر کر کے جہنم کی آگ کو بھڑکایا ہے اس آگ کو جس سے کل ہماری آنکھیں پر کی جائیں گی خدا بخشش و مغفرت، اور اپنے رحم و کرم کی بارش سے ٹھنڈا فرمائے۔

Marfat.com

عاشق نے اپنی معشوقہ کو چٹان سے نیچے پھینک دیا

حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ لقمان بن عاد عورتوں کے عشق میں مبتلا رہتا تھا لیکن اسکی بدنصیبی یہ تھی کہ وہ جس عورت سے شادی کرتا وہی عورت اسکی عزت کے معاملہ میں خیانت کرتی۔ یہاں تک کہ اس نے ایک ایسی کم سن لڑکی سے شادی کی جس نے مردوں سے شناسائی نہیں کی تھی اور مردوں کے راز کو نہیں جانا تھا۔ شادی کے بعد لقمان بن عاد نے اسکے رہنے کے لئے پہاڑ کی چوٹی پر ایک گھر بنوایا اور اس میں آمدورفت کیلئے زنجیر کو سیڑھی کے طور پر استعمال کیا۔ وہ اسی کے ذریعے اپنی بیوی کے پاس جاتا اور اسی زنجیر کے ذریعے اوپر چڑھ آتا لیکن گھر جاتے وقت وہ زنجیر کی سیڑھی ہٹا دیتا تاکہ کوئی دوسرا شخص اگر اس راز کو پا بھی لے تو وہ لڑکی تک نہ پہنچ سکے۔ اس کاروائی کے بعد وہ مطمئن ہو گیا تھا دن گزرتے رہے۔ نجانے کس تدبیر سے عمالقہ قدم کا ایک طاقت ور جوان اس لڑکی کے راز کو پا گیا جب اجنبی نے لقمان کی قید میں اس لڑکی کو بغور دیکھا تو اسکی کم سنی اور حسن و جمال پر فریفتہ

Marfat.com

ہو گیا۔ اسکی وارفتگی اسقدر بڑھی کہ لڑکی کو پا لینا ہی اپنی کامیابی سمجھا۔ لہذا وہ اسی ترکیب سوچ کر اپنے بھائیوں کے پاس آیا اور کہنے لگا اے بھائیوں اللہ کی قسم میں تمہیں ایک جنگ میں پھانسنا چاہتا ہوں تم میرا ساتھ دو۔ انہوں نے کہا بات کیا ہے۔ انھوں نے کہا بات کیا ہے۔ نوجوان نے کہا۔ لقمان بن عاد نے ایک کم سن، حسین و جمیل لڑکی کو قید کر رکھا ہے۔ اوپر پہاڑ کی چوٹی میں۔ اسکے پاس نہ کوئی آ سکتا ہے نہ وہ کہیں جا سکتی ہے وہ اسے اپنی بیوی کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ میں نے اس لڑکی کو دیکھا تو وہ مجھے بے حد پسند آئی اور اب میرے دل میں اسکی محبت ہے بلکہ وہ مجھے دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہوگئی ہے بھائیوں نے کہا کہ ہم اس معاملہ میں تمہاری کیا مدد کر سکتے ہیں۔ تمہارے وہاں پہنچنے کا ذریعہ کیسے بن سکتے ہیں۔ اس نے کہا تم اپنی تلواریں جمع کر لو اور مجھے ان کے درمیان رکھکر ایک گٹھری کی مانند باندھ دو۔ لقمان سمجھے گا کہ گٹھری میں فقط تلواریں ہیں جبکہ گٹھری میں ان تلواروں کے درمیان میں موجود ہوں گا۔ تم یہ گٹھری لقمان بن عاد کے پاس لے جانا اور کہنا کہ ہماری تلواریں اس میں ہے جسے ہم امانت کے طور پر تمہارے پاس چھوڑ کر سفر پر جا رہے ہیں اور ہاں لقمان بن عاد کو اپنے سفر سے واپس آنے کی تاریخ بھی بتا دینا۔ اسطرح یہ گٹھری لقمان بن عاد اسی کمرے میں رکھ دے

Marfat.com

گا۔لہٰذا اس کے جانے کے بعد میں خود کو حرکت دوں گا تو لڑکی گٹھری کھولے گی اور یوں مجھے اسکی قربت نصیب ہوگی۔جس سے فائدہ اٹھا کر میں اپنے مقصد میں کامیاب رہوں گا۔ترکیب مشکل مگر کارآمد تھی۔اس نوجوان کے بھائیوں نے ویسے ہی کیا لقمان نے وہ گٹھری کمرے کے ایک کونے میں رکھ دی۔جب واپس چلے گئے اور لقمان بن عاد بھی بیوی سے مستفید ہوکر لوٹ گیا تو نوجوان نے گٹھری میں بند اپنے جسم کو حرکت دی۔لڑکی قریب آئی تو بولا کہ مجھے باہر نکال میں تمہارا عاشق ہوں۔تم تک پہنچنے کا میرے پاس واحد راستہ یہی تھا۔لڑکی نے اس کو کھولا، تنہائی تھی۔حسن و جمال تھا شباب تھا، شیطان کا وار کاری تھا اور پھر لڑکی بھی مردوں کے راز کو پا چکی تھی اور مرد سے شناسا ہو چکی تھی یوں دونوں نے جی بھر کے پیار کیا۔جب لقمان کے آنے کا وقت ہوا تو نوجوان نے کہا کہ مجھے اسی طرح گٹھری میں بند کردو اور اسی طرح تلواروں کے درمیان چھپادو۔اسطرح بہت دن گزر گئے۔پھر اس جوان کے بھائی مقررہ تاریخ پر آئے اور اپنی تلواروں والی گٹھری واپس لے گئے۔ ایک دن لقمان نے اپنی سر اوپر اٹھایا اور چھت کو بغور دیکھنے لگا۔چھت پر کسی کا کھنکار (بلغم) چمٹا ہوا تھا۔اس نے حیرت سے دیکھا اور بیوی سے پوچھا یہ تھوک کس کا ہے۔اس نے کہا میرا۔تو لقمان نے کہا تم اتنے اونچے کیسے

Marfat.com

تھوک سکتی ہو۔ ذرا تھوک کر دکھاؤ۔ اس لڑکی نے تھوکا تو وہاں تک نہ پہنچ سکا۔ لہٰذا لقمان کو تلواروں والی گٹھری پر شک ہوا۔ اس نے ایک سرد آہ بھری اور کہا ہائے افسوس مجھے تلواروں نے دھوکے میں ڈال دیا۔ اس افسوس کے ساتھ کہ اس عورت نے بھی پہلی عورتوں کی طرح میری عزت میں خیانت کی ہے اسے اسی پہاڑ کی چوٹی سے نیچے گرا دیا۔ اسقدر گہرائی تھی کہ اس صنف نازک کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ افسوس اور صدمے سے نڈھال وہ نیچے آیا تو غصّے سے تھر تھر کانپ رہا تھا اتفاق سے اس کے سامنے اسکی بیٹی آ گئی جس کا نام صحر تھا۔ صحر نے والد کو اس حالت میں دیکھا تو پوچھا ابا جان کیا بات ہے۔ آپ نے ایسی حالت کیوں بنا رکھی ہے۔ لقمان نے اسے جواب دیا کہ تو بھی تو عورت ہے تو نے بھی امانت میں خیانت کی ہوگی۔ یہ کہتے ہوئے اپنی بیٹی کا سر اس زور سے چٹان پر مارا کہ لڑکی یک دم جان سے ہاتھ دھو بیٹھی۔ اس واقعہ سے عربی کی یہ کہاوت بہت مشہور ہے کہ (اس عورت نے کوئی گناہ نہیں کیا مگر صحر والا گناہ کیا ہے)۔

Marfat.com

اقوال حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ انسان کے دل میں ایمان شروع میں ایک سفید نقطہ کی طرح ظاہر ہوتا ہے اور جوں جوں ایمان میں تازگی یعنی ترقی ہوتی جاتی ہے تو یہ سفید نقطہ آہستہ آہستہ پھیلتا جاتا ہے۔ اور جب وہ کامل الایمان ہو جاتا ہے تو تمام قلب نور سے روشن ہو جاتا ہے۔ اور نفاق ایک سیاہ نقطہ کی شکل میں نمودار ہوتا ہے اسکی سیاہی بڑھتی جاتی ہے اور جب وہ منافق کامل ہو جاتا ہے تو تمام دل سیاہ اور تاریک بن جاتا ہے اور وہ ارتکابِ جرم پر اتر آتا ہے۔ آنحضرت کی یہ حدیث بھی انہیں معانی کی غمازی کرتی ہے کہ زانی ارتکاب زنا کے وقت مومن نہیں رہتا اسطرح دیگر گناہِ کبیرہ شراب نوشی وغیرہ کرتے وقت مومن صفتِ ایمانی سے متصف نہیں رہتا۔ ارتکاب گناہ کے بعد دو حالتوں سے باہر نہیں ہوتا۔ یا تو بلاقصور سرزد ہونے والے اخلاقی جرائم پر خدا سے نادم ہو کر اپنے کیئے کی معافی مانگ لے تو ایمان

Marfat.com

اسکی طرف لوٹ آتا ہے۔ یا وہ اس جرم و گناہ کو بنظر استحسان دیکھنے لگ جائے جس سے وہ قساوتِ قلبی کا شکار ہو کر اپنے رب اور دین کو فراموش کر دیتا ہے اور گھٹیا اخلاقی جرائم اور شہوات فاسدہ اس کے نفس پر مسلط ہو جائے اور نفس پرستی پر اتر آئے کہ ان جرائم و گناہ کا عادی بن جائے ایسی حالتوں میں ایمان اس شخص کی طرف لوٹ کر نہیں آتا۔ اور وہ اسی موت میں مر جائے تو بے ایمان مرے گا کہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں رہے گا۔ کیونکہ جنت میں جانے کیلئے ایمان دار ہونا شرط ہے۔ دعا ہے اللہ رب العزت ہمیں اسلام پر زندہ رکھے اور ایمان پر موت عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

محبت کے دھوکے میں کوئی نہ آئے

یہ ایک روداد الم پیش کی جا رہی ہے۔ جس کو پڑھنے کے بعد چادر اور چار دیواری کا تصور ابھر کر سامنے آسکے گا اور محبت کے نام پر کیا کیا ہوتا ہے پڑھکر درسِ عبرت ملے گا۔ یہ سچی کہانی مرکزی کردار کی زبانی سنئے۔

میں معزز گھرانے کی بیٹی تھی۔ خدا کا دیا ہوا سب کچھ تھا۔ میں اکلوتی اولاد تھی اسلئے ماں باپ کی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور تھی۔ دہلی کے مشہور محلے میں ہماری کوٹھی تھی۔ اس زمانے میں اونچے گھرانے میں انگریزی تعلیم حاصل کرنے کا بڑا چرچا تھا۔ اوروں کی تقلید کرتے ہوئے ابو جان نے مجھے بھی انگریزی تعلیم دلانے کی کوشش کی۔ پردے کا بھی عام رواج تھا۔ ابو جان عجیب کش مکش میں مبتلا تھے وہ مجھے اچھی تعلیم بھی دلانا چاہتے تھے اور پردہ بھی ختم کرانا انہیں منظور نہ تھا۔ میں نے بھی ضد کی کہ انگریزی تعلیم ضرور حاصل کروں گی۔ ابو جان نے امی جان سے مشورہ کر کے

Marfat.com

میرے لئے ایک ٹیوٹر کا انتظام کر دیا جو مجھے گھر پر پڑھانے آتا تھا۔ میرا ٹیوٹر ماں سے انگریز اور باپ سے ہندو نسل کا تھا۔ دیکھنے میں وہ بالکل انگریز لگتا تھا اسکی انگریز ماں اسے آٹھ نو ماہ کا چھوڑ کر برطانیہ بھاگ گئی تھی۔ باپ بھی اس کے جوان ہونے سے پہلے مر گیا تھا اسکی انگریزی بڑی شستہ اور اُردو بہت میٹھی تھی۔ ابو جان شروع شروع میں میرے ساتھ بیٹھتے اس نے تین چار ماہ اس شرافت اور محنت سے پڑھایا کہ ابو جان کو اس پر پورا بھروسہ ہو گیا انکی مصروفیات اتنی تھیں کہ وہ میری اور نگرانی نہ کر سکے۔ بھروسہ کے سہارے انہوں نے ہمیں اکیلے میں پڑھنے کی اجازت دیدی۔ ذرا سا اعتماد پا کر اس نے پنجے نکالنے شروع کر دیئے۔ میری گرامر بہت کمزور تھی اس نے مجھے عجیب طریقے سے گرامر سمجھائی۔ وہ باتوں باتوں میں ہنسی مذاق کر جاتا۔ فقرے لکھواتے وقت محبت کی باتیں ادا کر جاتا جو ذومعنی ہوتی تھیں۔ میں شرما جاتی اور یوں اس کا حوصلہ بڑھتا رہا۔ میری کچی عمر تھی اس کے بار بار یہ کہنے سے کہ مجھے ہو بہو تمہاری جیسی حسینہ سے پیار ہے۔ میرے دل میں عجیب سی چاہت بیدار ہوگئی کہ ایک دن اس نے جرأت کی حد کر دی کہ موقع پا کر دروازہ بند کر دیا اس عملی اظہار سے میرا منہ غصّے اور شرم سے لال ہو گیا۔ میں نے خود کو بڑی مشکل سے سنبھالا۔ اور خود کو چھڑا کر اپنے کمرے میں

Marfat.com

بھاگ آئی۔ اس گستاخی پر مجھے غصہ تو آ رہا تھا لیکن انہونی سی لذت سے دل کے ایک گوشے میں مسرت بھی دبی ہوئی تھی اس مسرت نے رفتہ رفتہ اپنا خوف اور غصہ جھٹک کر سر اٹھایا اور پورے دل پر محبت بنکے محیط ہو گیا میں نے اپنے آپ کو تسلی دی کہ اس نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایسا کیا ہے۔ آخر میں بھی تو اس سے محبت کرتی ہوں۔ اسی لذت میں ساری رات جاگ کر گزاری۔ دوسرے دن وہ آیا تو میں اسکے سامنے نہ جا سکی۔ امی جان سے سر درد کا بہانہ بنایا۔ تیسرے دن اسکی آمد پر میری حالت بھی غیر ہو رہی تھی۔ ہزار کوشش کی مگر قدم نہ رکے۔ غیر ارادی طور پر میں پڑھنے کے کمرے میں پہنچی کچھ دیر تک آنکھیں نیچے کئے پڑھتی رہی وہ بھی ایمانداری سے پڑھاتا رہا پھر کتاب بند کر کے بولا۔ تم نے میرے متعلق کیا سوچا ہے؟ میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ میں سسکیوں سے رونے لگی ایک عجیب سے لرزش نے پورے جسم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور زبان سے یہ لفظ پھسل پڑے۔ میں بھی تو آپ کو چاہتی ہوں۔ یہ لفظ نہایت شرم اور لجا کر ادا کئے گئے تھے۔ جیسے ایک شرمیلی لڑکی پہلی بار اقرارِ محبت کرتی ہے۔ آپ یقین کریں میں اس وقت تک شریف خاندان کی باوفا و باحیا لڑکی تھی جسے اپنی خاندانی وقار سے بڑی محبت تھی۔ میری اور اس کی شادی ممکن نہ تھی۔ کیونکہ ہماری ذات سے الگ وہ مخلوط

Marfat.com

نسل کا تھا۔ سو ہماری محبت جلد ہی ایک مقام پر آ کر ٹھہر گئی۔ میں نے پڑھنا لکھنا بند کیا یا یوں سمجھ لیجئے اس نے پڑھانا ترک کیا اور بقیہ تین مہینے ہم نے محبت کے نغمے الاپنے اور ایک دوسرے کے چہرے پڑھنے میں گزار دیئے۔ عورت کی محبت کمزور ہوتی ہے۔ جب یہ کمزوری مرد کے ہاتھ آ جائے تو وہ اسے کٹھ پتلی بنا کر نچاتا ہے۔ مجھے اس سے عشق ہو چلا تھا۔ جس میں مر جانے کی بھی پروا نہ رہی تھی۔ اس کمزوری نے مجھے اس زندہ جہنم کی راہ بتائی۔ میری عمر اس وقت چودہ سال تھی۔ ابو جان کا ارادہ کچھ دنوں کے بعد میری منگنی کرنے کا تھا۔ میرا منگیتر ابو جان کے چچازاد بھائی کا سالا تھا۔ وہ گھر آتا جاتا رہتا تھا۔ امی جان کی زبانی جب مجھے معلوم ہوا تو میری آنکھوں تلے اندھیرا چھا گیا۔ ابو جان کی خواہش تھی میں جلدی سے انگریزی پڑھنے لکھنے کے قابل ہو جاؤں تو وہ میری شادی کرا دیں۔ میں نے یہ بات اپنے محبوب کو بتا دی۔ وہ عیاری سے ہنسا اور بولا۔ اگر تو نے شادی کی تو میں خودکشی کر لوں گا۔ اپنے محبوب کے منہ سے مر جانے کا سن کر میری حالت اور بگڑ گئی وہ میری محبت میں مر جائے اور میں تماشہ دیکھتی رہوں۔ یہ عورت کا فطرت کا خاصا نہیں ہے۔ میں نے کہا تمہیں قسم ہے جو ایسا سوچو میں خود ہی جہاں سے اٹھ جاؤنگی۔ کوئی جھگڑا نہ رہے گا۔ میری بات پر اسکی آنکھیں بھر آئیں۔ ان آنسوؤں نے مجھے

Marfat.com

کہیں کا نہ رکھا۔ اس کی وفا پر خدا جیسا یقین آ گیا۔ اور میں نے اس کے کہنے میں آ کر اپنی خاندانی عزت کو لات ماردی کہ اسکے ساتھ فرار ہو گئی۔ اس زمانے میں ہندو مسلم فسادات ہو رہے تھے۔ قتل و غارت گری کا بازار گرم تھا۔ ہم با آسانی پاکستان کی سرحد میں آ گئے صورت شکل سے وہ انگریز لگتا تھا ہمیں کسی نے شک کی نگاہ سے نہ دیکھا۔ یوں ہم نے ایک معمولی سے کرایہ کے مکان میں اپنی زندگی کے ہنی مون کا ڈیڑھ سال گزارا۔ خدا جانے ابو جان پر میری جدائی سے کیا بیتی ہو گی۔ میں نے اپنے ساتھ لائے ہوئے زیورات سے اپنا کام چلایا۔ میں جب بھی اس سے شادی کی بات کرتی تو وہ کہتا ابھی ملکی حالات ٹھیک ہونے دو۔ ملک میں ذرا امن و امان قائم ہو جائے پھر شادی کر لیں گے۔ ذرا امن ہوا تو وہ مجھے لاہور لے آیا اور ایک روز شاہی قلعے سے ذرا دور ایک مکان میں لے آیا۔ یہاں ایک شیطان نما انسان نے ہمارا استقبال کیا جیسے وہ مدت سے منتظر ہو۔ دو چار روز ساتھ رہ کر اس نے میرا ہاتھ اس شیطان بوڑھے کے ہاتھ میں دے دیا اور بہانہ کر کے نو دو گیارہ ہو گیا۔ میری آنکھوں کی پٹی اس وقت اتری جب دوسرے دن میرے کمرے میں ایک آدمی گاہک بن کر آیا۔ میں نے صبح بوڑھے کا منہ نوچ لیا۔ اسے خوب گالیاں دیں۔ اسکی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا اور وہ غصے میں وہ انکشاف

Marfat.com

کر گیا جو شاید مدت تک نہ کرتا۔ اس نے بتایا کہ تمہارے باپ نے میرے بھائی کے خون سے ہاتھ رنگے تھے اپنے اثر و رسوخ کیوجہ سے رشوت دے دلا کر وہ بری ہو گیا تھا لیکن میرے دل میں لگنے والی آگ نہ بجھ سکی۔ میں نے اپنے انگریز دوست کو اس انتقام کا سہارا بنایا۔ جسے علم ہوا کہ وہ نہیں پڑھانا چاہتا ہے سو میں نے روپوں کا لالچ دیکر اسے اپنی سازش میں شریک کر لیا۔ وہ حسب وعدہ تمہیں محبت کے جال میں پھنسا کر یہاں تک لے آیا۔ پہلے خود جی بھر کر تمہیں برباد کیا اور اب میرے حوالے کر گیا تاکہ میں بھی اپنے بھائی کا انتقام جی بھر کر لے سکوں۔ میں نے تمہارے ابو کو سارا سانحہ لکھ کر بھیج دیا ہے کہ آؤ یہاں آ کر میرا انتقام دیکھ لو۔ میں نے تمہاری عریاں تصویریں بھی انہیں بھجوا دیں ہیں۔ میں نے لاکھ سر پٹخا کہ وہ مجھے قتل کے بدلے قتل کر دیں کیونکہ ابو جان نے اسکے بھائی کو قتل کیا تھا لیکن وہ بوڑھا ہر بار شیطانی ہنسی ہنستا۔ میں نے مرنے کی کوشش بھی کی مگر موت بھی میرا منہ چڑاتی رہی۔ اس روز کے بعد روزانہ ہی میرا قتل ہونے لگا۔ اور یہ سلسلہ آج تک قائم ہے جبکہ بوڑھے کو مرے ہوئے بھی ایک عرصہ بیت گیا ہے۔ میں وہی معزز گھرانے کی باپردہ لڑکی ہوں جسے آج دنیا طوائف کے نام سے جانتی ہے۔ میری آج کی نوجوان نسل سے التجا ہے کہ محبت کے دھوکے میں کوئی نہ آئے۔

Marfat.com

فرمانِ خداوندی

قرآن مجید فرقانِ حمید میں رب العزت نے ارشاد فرمایا۔ ایمان والوں سے کہہ دو۔ ''کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ انکے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے۔'' اللہ تبارک وتعالیٰ نے مردوں اور عورتوں سبکو حکم دیا ہے کہ وہ حرام سے نظریں پھیرلیں۔ حرام سے شرم گاہ کی حفاظت کریں فرمایا جو یہ حرام کام کرے گا سخت ترین گناہ میں مبتلا ہوگا۔ یعنی دوزخ میں جائے گا۔ ایک صحابی سے مروی ہے فرماتے ہیں زنا سے بچ کر رہو اسمیں چھ آفتیں ہیں۔ تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ دنیا میں تین یہ ہیں۔

۱) روزی میں تنگی　۲) عمر میں کمی یا توبہ کا موقع نہ ملنا　۳) چہرہ سیاہ پڑ جانا۔

اور آخرت کی تین آفتیں یہ ہیں۔

۱) اللہ تعالیٰ کا غضب ناک ہونا۔

۲) حساب میں سختی ہونا۔

۳) جہنم میں جانا۔

Marfat.com

زنا کے وقت انسان بے ایمان ہو جاتا ہے

منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے میرے رب! جو زنا کریگا اسکی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اسے جہنم کی ایک زرہ پہناؤں گا کہ اگر اسے بلند و بالا پہاڑ پر ڈالا جائے تو وہ راکھ بن جائے۔ مروی ہے کہ ابلیس کو بدکار عورت، ہزار بدکار مردوں سے زیادہ پسند ہے۔ حدیث شریف ہے کہ جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور چھاتے کیطرح اسکے سر پر معلق رہتا ہے اور جب اس کام سے فارغ ہوتا ہے تو پھر واپس آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں کہ انسان نطفہ ایسے رحم میں رکھے جو اس کیلئے حلال نہیں اور اغلام بازی کرنے والا اس سے بھی برا آدمی ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ نے حضور نبی کریمؐ سے روایت کیا کہ جو اغلام بازی کرے گا وہ جنت کی بو بھی نہیں پائے گا۔ حالانکہ اسکی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے آتی ہے۔

Marfat.com

خوبصورت اور کم سن لڑکے کو دیکھنا بھی گناہ ہے

حکایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنے گھر کے دروازے میں بیٹھے تھے کہ ایک خوب صورت لڑکا نظر آیا۔ حضرت عبداللہ دوڑ کر اندر چلے گئے اور دروازہ بند کر دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پوچھا کہ کیا وہ فتنہ چلا گیا یا نہیں۔ عرض کیا گیا۔ چلا گیا پھر گھر سے باہر آئے۔ ان سے پوچھا گیا! اے عبداللہ! آپ نے یہ کیا کیا۔ کیا آپ نے اس سلسلے میں جناب رسول اکرم نور مجسمؐ سے کچھ سنا ہے۔ فرمایا۔ انکی طرف نظر کرنا حرام ہے، ان کے ساتھ بات کرنا حرام ہے اور انکے ساتھ بیٹھنا حرام ہے۔ قاضی امام رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بزرگ کو فرماتے سنا۔ ہر عورت کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے مگر ہر لڑکے کے ساتھ اٹھارہ شیطان ہوتے ہیں۔ مروی ہے کہ جس نے ایک لڑکے کا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا۔ گویا اس نے ستر کنواری لڑکیوں سے زنا کیا اور جس نے ایک کنواری لڑکی سے زنا کیا گویا اس نے ستر (۷۰) ہزار شادی شدہ عورتوں سے زنا کیا۔

Marfat.com

بدفعلی کا موجد شیطان ہے

رونق التفاسیر میں امام کلبیؒ کا قول مروی ہے۔ سب سے پہلے قوم لوط کا کام جس نے کیا وہ وہ ابلیس تھا۔ اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو وہ ایک خوب صورت ہیجڑے کی شکل لڑکے کی صورت میں انکے پاس گیا اور انکو اپنے ساتھ بدکاری کی ترغیب دی انہوں نے اسکے ساتھ بدکاری کی۔ اس کے بعد ہر مسافر کے بارے میں انکی یہ عادت بن گئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوطؑ کو ان کے پاس بھیجا انہوں نے اس برے کام سے انہیں روکا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ترغیب دی اور مسلسل نافرمانی پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا۔ وہ کہنے لگا۔ اگر تم سچے ہو تو لاؤ عذاب: حضرت لوطؑ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی! اے رب! ساری قوم کے مقابلے میں میری مدد فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو حکم دیا کہ ان پر پتھر برساؤ۔ ہر پتھر پر ان کا نام لکھا تھا کہ جس کا لگنا اسی شخص پر مقرر تھا۔ حکایت ہے کہ قوم لوط کا ایک آدمی تجارت کی غرض سے

Marfat.com

مکہ مکرمہ آیا ہوا تھا۔ حرم شریف میں ایک پتھر آیا تا کہ اس پر پڑ جائے کیونکہ اس پتھر پر اس شخص کا نام لکھا تھا۔ مگر فرشتوں نے کہا۔ جہاں سے آئے ہو وہاں چلے جاؤ اسلئے کہ یہ آدمی اللہ تعالیٰ کے حرم میں ہے وہ پتھر واپس ہوا اور حرم شریف سے باہر آسمان و زمین کے درمیان چالیس دن تک فضا میں ٹھہرا دیا۔ وہ آدمی تجارت کر کے باہر نکلا تو حرم سے باہر آتے ہی اس کے سر پر پڑا اور اور اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ حضرت لوطؑ کے ہمراہ انکی بیوی بھی باہر آئی تھی۔ ایمان داروں کو حکم ہوا کہ پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں اس عورت نے جب اپنی قوم پر عذاب کی آواز سنی تو پیچھے دیکھ لیا۔ اور منہ سے نکل گیا۔ ہائے میری قوم اس کے سر پر ایک پتھر لگا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گئی۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو حضرت جبرائیلؑ اس بستی کے پاس آئے اور اسے جڑ سے اکھاڑ کر اپنے پروں کے کناروں پر رکھا اور آسمان کے قریب لے گئے۔ آسمان والوں نے انکے مرغوں کو آواز اور انکے کتوں کے بھونکنے کی آواز سنی۔ اس کے بعد اسے پٹخ دیا گیا۔ سب سے پہلے انکے خیمے گرے۔ چنانچہ جو عذاب اس قوم پر آیا وہ کسی دوسری قوم پر نہیں آیا۔ ان بستیوں کو الٹ کر پھینک دیا گیا۔ یہ پانچ شہر تھے سدوم کا شہر بڑا تھا۔ سورہ براق میں ان کا ذکر آتا ہے اور ان میں چالیس لاکھ کی آبادی تھی۔

Marfat.com

جانوروں کو بھی میلی نظر سے دیکھنا گناہ ہے

نظر کا زنا یہی نہیں کہ نامحرم عورت کو دیکھا جائے بلکہ مذکورہ والا واقعات سے وضاحت ہوگئی کہ خوب صورت لڑکوں کو دیکھنا بھی حرام ہے اور جس نے ایسا کیا اس کو مقررہ سزا سے بھی زائد سزا ملے گی۔ کیونکہ مرد سے مرد کا بدفعل، مرد کا عورت سے بدفعل سے سخت ترین ہے، جس کا ثبوت حضرت لوطؑ کی تباہی ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ عورت، لڑکوں اور ہیجڑوں سے بچے۔ ورنہ ان کا دیکھنا بھی زنا کی راہ پر لے جاتا ہے۔ اللہ رب العزت سے دلی دعا ہے کہ ہمیں عورتوں کے زنا، لوط کی قوم کی بدفعلی ہیجڑوں کی طرف نظر اور جانوروں کی شہوت کے خیال سے بھی بچائے۔ کیونکہ سننے میں آیا ہے کہ انسان اسقدر گر جاتا ہے کہ وہ زنا اور فعلِ قوم لوط کے ساتھ ساتھ جانوروں کو بھی اپنی نفس پرستی اور شہوت کیلئے استعمال کرتا ہے۔ آج تو وہ سمجھتا ہے کہ کوئی دیکھ نہیں رہا یا کسی کو پتہ نہیں چلا لیکن خدا حاضر و

Marfat.com

ناظر ہے اس بات کا علم وخبیر ہے۔کل بروز قیامت وہی جانور قوتِ گویائی پائیں گے اور اپنے فاعل کا نام لیکر اعلان کریں گے کہ فلاں بن فلاں شخص نے مجھ سے بدفعلی کی تھی۔اے رب ایسے شخص کو سخت ترین سزا دے۔اے ایمان والوں سوچو آج ہم ذراسی بدنامی کے خوف سے جو گناہ کرتے ہیں اور چھپاتے ہیں بلکہ چھپ چھپ کر گناہ کرتے ہیں۔کل بروز قیامت حضرت آدمؑ سے لیکر قیامت کے دن تک کی عوام میدانِ محشر میں جمع ہوگی۔ پھر تو تمہارا گناہ سبکو پتہ چلے گا۔ دنیا کی رسوائی سے زیادہ رسوائی ہوگی۔لہذا ایسی شرم ناک رسوائی سے بچنے کیلئے آج ہی توبہ کرلی جائے اور توبہ پر مرتے دم تک قائم رہا جائے تاکہ رب العزت وہاں ہماری پردہ پوشی فرمائے۔

Marfat.com

محبت کی خاطر بن موت مارا گیا

وضاح الیمین اور اُم البنین دونوں بچپن میں اکھٹے رہتے تھے۔ کھیل کھیل میں ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے جب سنِ بلوغت کو پہنچے تو یہی پسند محبت کا روپ اختیار کر گئی۔ بلوغت کے بعد لڑکی کو پردہ کرا دیا گیا۔ جسکی وجہ سے لڑکی کا گھر سے باہر نکلنا اور وضاح کے ساتھ کھیلنا موقوف ہوگیا۔ لہذا دونوں ایک دوسرے کی جدائی میں بے چین و بے قرار رہنے لگے۔ اس علاقے کے بااثر شخص ولید بن عبدالملک نے حج کیا تو اس کو ام البنین کے حسن و جمال کے چرچے سنائی دیئے۔ آخر کار ولید نے اسکے حسن کی رعنائیوں سے متاثر ہوکر ام البنین سے شادی کر لی اور شادی کے بعد اپنے ساتھ ملک شام لے گیا۔ جب وضاح کو خبر پہنچی تو وہ دیوانہ ہوگیا اور پاگلوں جیسی حالت میں رہنے لگا۔ وہ اپنی محبوبہ کی جدائی میں دن رات شمع کی طرح پگھلتا رہا اس صدمے کا اثر انتہا کو پہنچا تو اس نے اپنی محبوبہ کے ملک شام کا

Marfat.com

سفر اختیار کیا۔ شام پہنچ کر ولید بن عبد الملک کا محل تلاش کیا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ اسکی محبوبہ اسی محل میں ہے تو اسکی دید کی خاطر روز روز محل کا طواف کرنے لگا۔ اس کے پاس کوئی جواز نہ تھا کہ محل میں کس بہانے سے داخل ہوا جائے۔ وضاح نے ایک دن لونڈی کو محل سے نکلتے دیکھا۔ فوراً آگے بڑھا اور اس سے پوچھا کہ تم اُم النبین کو جانتی ہو۔ اس نے کہا کہ تم میری مالکہ کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ تمہاری مالکہ میری چچا زاد ہے وہ میرے یہاں آنے پر بہت خوش ہو گی۔ لہذا تم اسے اطلاع کر دو کہ وضاح تم سے ملنے آیا ہے۔ اس لونڈی نے کہا کہ میں اس کو ضرور اطلاع کر دیتی ہوں۔ چنانچہ اس لونڈی نے اپنی مالکہ ام النبین کو اطلاع کر دی۔ ام النبین نے بات سمجھتے ہوئے کہا اسے کہو کہ وہ وہیں ٹھہرا رہے اس سے پہلے کہ میرا پیغام اسے ملے۔ میں کسی تدبیر سے اسے اندر بلاتی ہوں۔ تھوڑی دیر سوچ و بچار کرنے کے بعد وضاح کی محبوبہ نے اپنے بچپن کے عاشق کو محل کے اندر بلا لیا اور خطرہ محسوس کرتے ہوئے ایک بڑے صندوق میں چھپا دیا۔ جب خطرہ ٹل گیا اور موقع غنیمت جانا تو اسے باہر نکال لیا۔ مدت کے بچھڑے تھے۔ ایک دوسرے سے جی بھر کے فائدہ اٹھایا۔ عاشق و معشوق یونہی ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے رہے۔ جب محافظ کی جاسوسی کا دھڑکا ہوتا اس کو

Marfat.com

صندوق میں بند کر دیا جاتا۔ خطرہ ٹلنے کے بعد دوبارہ عشق و پیار کا کھیل شروع ہو جاتا۔ ایک بار ولید بن عبدالملک کو ایک قیمتی تحفہ پیش کیا گیا تو اس نے اپنے غلام سے کہا یہ تحفہ لو اور ام البنین کے پاس لے جاؤ۔ ان سے کہنا یہ امیر المومنین کو تحفہ دیا گیا ہے چنانچہ جب وہ اسکو لیکر آیا تو بغیر اجازت محل میں داخل ہو گیا۔ غلام کو حیرت ہوئی کہ اسکی مالکہ ایک اجنبی نوجوان کے ساتھ مصروف ومگن ہے۔ غلام دبے پاؤں ایک طرف آڑ میں ہو گیا۔ اسکے آنے کی خبر عشق میں مگن ملکہ کو نہ ہو سکی۔ جب خطرہ محسوس ہوا تو وضاح صندوق میں جا کر چھپ گیا۔ غلام نے یہ بھی دیکھا۔ پھر آہٹ کر کے ملکہ کے سامنے حاضر ہوا اور بادشاہ کیطرف سے تحفہ بھیجا۔ ملکہ کو تحفہ دینے کے بعد کہا کہ آپ تحفے مجھے عنایت کر دیں۔ ملکہ کو حیرت ہوئی اور اس نے غلام کو تحفہ دینے سے انکار کر دیا۔ غلام کو انکار پر بہت غصہ آیا اس نے بادشاہ ولید کو سارا قصہ کہہ سنایا۔ جس سے اسکے غصے کو آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ بادشاہ نے پوچھا صندوق کونسا ہے۔ اس نے وہ صندوق جس میں رضاح جا کر چھپا تھا اسکی سب نشانیاں بھی بتا دیں۔ نشانیاں پوچھ کر بادشاہ نے غلام سے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو وہ تم پر اعتبار نہیں کر سکتا۔ یہ کہہ کر بادشاہ تیزی سے ام البنین کے پاس پہنچ گیا۔ وہ انھیں صندوقوں کے پاس کھڑی تھی۔ بادشاہ نے نشانیوں والا صندوق پہچان

Marfat.com

تو یقیناً اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ اور خدانخواستہ زنا کرتے کرتے اسے موت آگئی تو وہ بے ایمان ہوکر مرے گا اور جنت میں داخلے کی شرط ایمان ہے۔ بے ایمان لوگ اور کافر و مشرک و دہریے سب جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ گناہ گار مومن بندہ اپنے حصہ کی سزا پا کر جنت میں چلا جائے گا کیونکہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہوگا اور بے ایمان ہمیشہ کیلئے دوزخی ٹھہرے گا۔

Marfat.com

بدبخت عاشق کو شہوت نے ہلاک کردیا

ہندوستان میں رنجیت سنگھ کے دورِ حکومت کی بات ہے

ایک نام نہاد مسلمان جو کہ کراماتِ اُولیا کا منکر تھا۔ شومئ قسمت سے ایک شادی شدہ ہندوانی کو دل دے بیٹھا۔ ایک بار ہندو اپنی بیوی کو میکے پہنچانے کیلئے گھر سے باہر نکلا ادھر اس بدبخت عاشق پر شہوت نے غلبہ کیا۔ چنانچہ اس نے ان کا پیچھا کیا اور ایک سنسان مقام پر پہنچ کر دونوں کو گھیر لیا۔ وہ دونوں پیدل تھے اور یہ گھوڑے پر سوار تھا۔ اس نے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے سواری کی پیش کش کی مگر ہندو نے انکار کردیا۔ وہ اصرار کرنے لگا کہ اچھا عورت ہی کو پیچھے بیٹھنے کی اجازت دے دو یہ بے چاری تھک جائے گی۔ ہندو کو اس کی نیت پر شبہ ہو چلا تھا۔ لہذا اس نے کہا کہ تم ضمانت دو کہ کسی قسم کی خیانت کئے بغیر میری بیوی کو منزل پر پہنچادو گے۔ اس نے کہا کہ یہاں جنگل میں ضامن کہاں سے لاؤں۔ عورت بول اٹھی گیارہویں والے بڑے پیر

Marfat.com

صاحب کو بہت مانتے ہیں تم انہیں کی ضمانت دے دو۔ وہ اگرچہ غوث پاک کے تصرفات کا قائل نہیں تھا مگر یہ سوچ کر کہ ہاں کہہ دینے میں کیا جاتا ہے اس نے ہاں کہہ دیا جوں ہی عورت گھوڑے پر سوار ہوئی اس ظالم مسلمان نے تلوار سے اس کے شوہر کی گردن اڑا دی اور گھوڑے کو ایڑھی لگا دی۔ عورت غم سے نڈھال اور سہمی ہوئی بار بار مڑ کر پیچھے دیکھے جا رہی تھی۔ اس نے کہا کہ بار بار پیچھے دیکھنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ تمہارا شوہر اب واپس نہیں آ سکتا۔ اس نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا میں تو پیرانِ پیر صاحب کو دیکھ رہی ہوں اس پر اس نے ایک قہقہہ لگا کر کہا۔ کہ بڑے پیر صاحب کو تو فوت ہوئے کئی سو سال گزر چکے ہیں۔ اب بھلا وہ کہاں سے آ سکتے ہیں۔ اتنا کہنا تھا کہ اچانک دو بزرگ نمودار ہوئے ان میں سے ایک نے بڑھ کر تلوار سے اس بدعقیدہ اور شہوت کے مارے قاتل کا سر اڑا دیا۔ پھر عورت کو بمعہ گھوڑا اس جگہ لائے جہاں وہ ہندو کٹا ہوا پڑا تھا۔ دونوں میں سے ایک بزرگ نے کٹا ہوا سر دھڑ سے ملا کر کہا۔ (قم باذن اللہ) یعنی اٹھ اللہ کے حکم سے۔ وہ ہندو اسی وقت زندہ ہو گیا۔ دونوں بزرگ غائب ہو چکے تھے۔ اور یوں یہ دونوں میاں بیوی گھوڑے پر سوار ہو کر بخیریت گھر لوٹ آئے۔ مقتول کے وارثوں نے گھوڑا پہچان کر رنجیب سنگھ کی عدالت میں ان پر مقدمہ کر دیا۔ کہ ہمارا آدمی غائب

Marfat.com

ہے اور گھوڑا ان دونوں میاں بیوی کے پاس ہے شاید ان لوگوں نے ہمارے آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ عدالت میں پیشی ہوئی انھوں نے بیان کے طور پر جنگل کا سارا واقعہ کہہ سنایا اور کہا کہ ان دونوں بزرگوں میں سے ایک بزرگ یہاں کے مشہور مجذوب گل محمد شاہ صاحب کے ہم شکل تھے چنانچہ ان مجذوب بزرگ کو بلوایا گیا وہ تشریف لے آئے اور انہوں نے آتے ہی اوّل تا آخر سارا واقعہ لفظ بہ لفظ بیان کر دیا۔ یوں حاضرین عدالت حضور غوثِ اعظمؓ کی یہ زندہ کرامت سنکر عش عش کر اٹھے۔ رنجیت سنگھ کا مقدمہ خارج کرتے ہوئے ان دونوں میاں بیوی کو انعام واکرام دیکر رخصت کیا۔

Marfat.com

مذکورہ واقعے کا ثبوت اب بھی ملتا ہے

حضرت علامہ مولانا امیر و اہلسنت حضرت محمد الیاس عطاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم عالیہ نے رسائل عطاریہ میں یہ واقعہ یہیں تک بیان فرمایا ہے جبکہ ہمارے خاندان کے بزرگ جو ہندوستان سے ہجرت کر کے یہاں پہنچے تھے انکی زبانی یہ بھی سنا ہے جس کے وہ چشمِ دید گواہ بھی ہیں کہ جو ہندو شوہر قتل ہوا تھا اور ایک بزرگ نے اس کا کٹا ہوا سر اس کے شانے پر رکھکر جوڑ دیا تھا۔ زندہ ہونے کے بعد اس ہندو مرد کی گردن پر اس جوڑ کا نشان واضح ثبت تھا۔ اور آج تک اس کے خاندان میں یہ گردن پر کنٹھی کا نشان چلا آرہا ہے۔ جو کہ ہمارے بزرگوں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ منکرین اولیاء کہاں تک تصرفاتِ ولایت کا انکار کریں گے۔ اگر حقیقت جان کر بھی انکار کرتے ہیں تو یہ وہی لوگ ہیں جنکے بارے میں قرآن پاک میں رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے کہ گونگے ہیں، بہرے

Marfat.com

ہیں، اندھے ہیں۔ اور ان کے کانوں، آنکھوں اور زبان و دل پر مہر ہے۔ وہ ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ بہر حال ہمیں اسی واقعہ سے بدبخت عاشق کی حرکت کا علم بھی ہوتا ہے نہ وہ بدنگاہی کرتا نہ اس کا دل ہندوانی پر عاشق ہوتا نہ وہ ان کا پیچھا کرتا اور نہ اتنا بڑا واقعہ پیش آتا۔ جس میں بدبخت نے خواہ مخواہ خود کو ہلاکت میں ڈالا۔ کسی نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ غم۔ نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔

Marfat.com

اسلام میں تصویر کشی حرام ہے

میرا گھرانہ خاصا قدامت پرست ہے زمانے کے تقاضے تھے جو مجھے پڑھانے بٹھادیا گیا۔ ورنہ میری سات پشتوں میں عورت نے گھر سے باہر قدم نہیں نکالا تھا اور حد تو یہ تھی کہ وہ کالج کی پڑھائی کے مخالف اب تک تھے۔ مجھے بمشکل آٹھویں تک پڑھنے کی اجازت ملی تھی۔ آٹھویں میں میرے نمبر بہت اچھے آئے۔ اسکول بدلنے کا بھی مسئلہ نہیں تھا مجھے دسویں کرنے کی اجازت مل گئی نویں جماعت میں میری ایک سہیلی بن گئی وہ مجھے بہت اچھی لگتی تھی ہم دونوں کے چھ سات ماہ اکھٹے گزرے۔ پھر اچانک اسکے ابا جان کا تبادلہ حیدرآباد ہوگیا وہ یاد رکھنے کے وعدے کر کے چلی گئی۔ اسکے جانے کے بعد ہمارے درمیان خط وکتابت شروع ہوگئی اس نے حیدرآباد سے بہت پیاری تصویر بھیجی اور مجھے مجبور کیا کہ میں بھی اپنی تصویر اسے بھیجوں۔ تصویریں کھنچوانا میرے گھرانے میں نہایت معیوب بات سمجھی

Marfat.com

جاتی تھی مجھے تصویر کھنچوانے کی بہت آرزو تھی۔ رخسار کے اصرار نے اس شوق کو اور ہوا دی۔ میرے اعصاب پر فوٹو کھینچوانے کی دھن سوار ہوگئی۔ بہت سوچ سوچ کر میں نے یہ راہ نکالی کہ اسکول سے چھٹی لیکر فوٹو گرافر کی دکان پر چلی جاؤں اس کے علاوہ اور کوئی راہ مجھے نہ سوجھی۔ اسکول میں بہت سی لڑکیاں ایسا کرتی تھیں۔ رضیہ اور سلطانہ نے بھی مجھے یہی مشورہ دیا جس راستے سے میں آتی تھی اس سے چند فرلانگ دور فوٹو گرافر کی دکان تھی۔ یہ علاقہ بالکل ایسا ہے جیسے پنجاب کا چھوٹا سا شہر۔ بڑی بڑی دکانیں اور جاہل قسم کے لوگوں کا ہجوم۔ اسی جگہ فوٹو گرافر کی چھوٹی سی دکان تھی میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ دنیا میں کتنی مکاری ہے۔ ایک دن گھر والوں سے چھپ کر تصویر اتروانے اسٹوڈیو پہنچ گئی اسے اسٹوڈیو کی دکان کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ چھوٹا سا تنگ کمرہ تھا دو چار فلمی ستاروں کی تصویریں آویزاں تھیں۔ میرا دل یہاں پہنچ کر بری طرح دھڑک رہا تھا گھر سے چھپ کر کام کرنے کا یہ پہلا موقع تھا علاقہ بھی اپنا تھا خوف تھا کہ کہیں کوئی جاننے والا نہ آنکلے۔ فوٹو گرافر نے مجھے دیکھ کر جلدی سے اپنا کیمرہ درست کیا پھر چھوٹے سے شیشے کے سامنے مجھے بال وغیرہ درست کرنے کیلئے کہا۔ میں اس میدان میں بالکل اناڑی تھی۔ اس نے میری حرکات سے بھانپ لیا کہ لڑکی بے وقوف

Marfat.com

ہے چنانچہ جب میں ڈرتے ڈرتے اسٹول پر بیٹھی تو میرے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اس نے میرا چہرہ اپنے ہاتھوں سے اوپر اٹھایا اور کہا ایسے بیٹھو۔ شرم سے میں سرخ ہوگئی۔ مگر میں نے سنا تھا کہ سب فوٹو گرافر ایسے ہی پوز بنواتے ہیں۔ سو اسکے کہنے پر اسی انداز میں بت بن گئی۔ وہ دو چار منٹ تک کیمرے کو درست کرتا رہا پھر آ کر مجھے پوز بنانے کی ہدایت کرتا رہا۔ اس کے چہرے پر شیطانیت ناچ رہی تھی۔ مجھے ڈر تو بہت لگ رہا تھا فوٹو کھینچوانے کے لالچ نے جکڑا ہوا تھا اس نے کہا کہ آپ شرما رہی ہیں فوٹو اچھا نہیں آئے گا یہ کہہ کر اس نے جاوید کو آواز دی۔ دبلا پتلا سا لڑکا اندر آیا تو اس نے آنکھ مار کر سرگوشی سی کی۔ آپ اسطرح بیٹھئے جاوید تصویر اتارے گا۔ جاوید نے کیمرہ سنبھالا وہ منحوس آدمی مجھے ہدایت دینے کے بہانے مجھ پر جھکا کیمرے کی روشنی چمکی میں نے گھبرا کر چیخ ماری تو اس ذلیل آدمی نے میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور بولا آرام سے گھر جاؤ فوٹو کھینچ گیا ہے پرسوں اسی وقت آ کر لے جانا۔ میرا سر گھوم رہا تھا۔ مجھے خیال بھی نہیں آ سکتا تھا کہ فوٹو گرافر کی نیت اتنی بد ہوسکتی ہے اگر فوٹو کھینچ چکی تھی تو سمجھو میرا مستقبل بالکل تباہ ہو چکا تھا۔ میں سوچے سمجھے بغیر تیزی سے باہر نکل آئی۔ قدم زمین سے اکھڑے جاتے تھے اسی حالت میں میں اسکول چلی گئی۔ تین دن تک میری سوچ ہی مفلوج رہی کبھی

Marfat.com

ارادہ کرتی ۔ مجھے اپنا فوٹو لے لینا چاہئے کبھی سوچتی اسے کیا معلوم کہ میں کون تھی۔ ممکن ہے میری مصیبت وہیں ٹل جائے ۔ اسی ادھیڑ بُن میں اسکول جاتے ہوئے مجھے ایک بچہ ملا اس نے مجھے ایک خط دیا۔ خط اسی منحوس فوٹو گرافر کا تھا اور اس میں میرا فوٹو موجود تھا فوٹو دیکھ کر میرے اوسان خطا ہو گئے ۔کوئی باعزت شخص یہ فوٹو دیکھ کر مجھے شریف نہیں مان سکتا تھا۔ فوٹو گرافر شیطانی مسکراہٹ لئے میرے چہرے پر نہایت فحاشی انداز سے جھکا ہوا تھا۔ خط میں مجھے دھمکی دی گئی تھی اگر میں بروز جمعہ ڈھائی بجے اسکی دکان پر نہ آئی تو یہ فوٹو میرے والد کے پاس بھجوادیا جائے گا۔تو یہ تھی میرے فوٹو کھنچوانے کی آرزو کا انجام جس نے میری زندگی تباہی کے غار پر لا کھڑی کر دی تھی۔ میں کسی سے کہہ بھی نہیں سکتی تھی اور اگر چلی جاتی تو یہ بھی جانتی تھی کہ مجھ سے وہ شخص کیا چاہتا ہے میں جمعے کی بجائے جمعرات کو دس بجے اسکے پاس پہنچ گئی۔ دو چار گاہک دکان پر موجود تھے انکی وجہ سے میں کھل کر بات نہ کر سکی۔ میں نے صرف یہ کہا کہ میں شریف لڑکی ہوں میری زندگی برباد کر کے تمہیں کیا ملے گا۔ میرا چہرہ سوجھا ہوا تھا۔ اور آنکھیں چھلکی جا رہی تھیں۔ اس نے صرف یہ کہا کہ کل آ کر اپنا نیگیٹو لے جانا۔ ابھی مجھے فرصت نہیں اس کا لہجہ سخت اور اٹل تھا جیسے میں کوئی بھکاری تھی تباہی میرے آگے رقص کر رہی

Marfat.com

تھی۔ گرتے پڑتے میں مشکل سے قدم اٹھاتے واپس آ گئی۔ جی چاہتا تھا کہ خودکشی کرلوں، نقاب سے آنسو ٹپک رہے تھے۔ اس معبود کی حکمت سے گلہ تھا جس نے عورت کو اتنا مجبور اور لاچار بنایا ہے۔ رات سولی پر کٹی اندیشوں کا بھوت سر پر ناچ رہا تھا۔ اسکول جانے سے بھی ڈر لگ رہا تھا۔ گھر میں کسی کو میری حالت کا بھی علم نہیں تھا اسکول کیلئے تیار ہوئی اور یہ فیصلہ کر کے باہر نکلی کہ بس یا لاری کے نیچے آکر جان دے دونگی مگر فوٹو گرافر کے پاس نہ جاؤنگی۔ جان دینی بھی بہت مشکل ہے جوں ہی بس یا کار قریب آتی میں ڈر کر سڑک چھوڑ دیتی۔ اپنے علاقے سے کچھ دور نکلی تھی کہ عقب سے کسی نے آواز دی بہن بات سن جاؤ ذرا ٹھہرو۔ دل میں چور تھا ڈر کے پیچھے دیکھا تو فوٹو گرافر کا اسسٹنٹ جاوید تھا جس نے میرا فوٹو کھینچا تھا۔ مجھے یقین تھا یہ اپنے مالک کی دھمکی لیکر آیا ہے قدم جم کر رہ گئے وہ پاس آیا میرے کانپتے جسم کو دیکھا میرا پیلا چہرا دیکھا تو بولا میں اپنے ضمیر کو بیچ نہیں سکا۔ یہ اپنی عزت لو اور آئندہ کبھی اکیلی کہیں نہ جانا۔ میں تمہاری عزت کی خاطر اپنی نوکری بھی چھوڑ رہا ہوں، اور اس نے کیا کہا کیا سنا کچھ یاد نہیں رہا۔ اپنے نیگیٹو پا کر میری حالت ایسی ہوگئی جیسے مردے میں جان پڑ جائے وہ اسی ڈرامائی انداز سے واپس چلا گیا۔ اس کے باوجود میں مدتوں ذہنی مریض سی رہی۔ دسویں سے

Marfat.com

پہلے ہی میری شادی ہوگئی اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کے بعد کوئی بات نہ ہوئی جبکہ میں مہینوں سہمی رہی۔ میں اپنے محسن کی بہت شکر گزار ہوں جس کا میں نے اس وقت شکریہ تک ادا نہ کیا تھا وہ اگر یہ کہانی پڑھے تو میری دلی دعائیں ضرور سنے کہ میں ہر نماز کے بعد اسکی بھلائی کی دعا مانگتی ہوں۔

Marfat.com

اسلام نے ہر گناہ کا راستہ روک دیا ہے

قرآن و اسلام ایسے مکمل ضابطہ حیات ہیں جس میں شریعت اسلامیہ نے ہر گناہ کے معاملہ میں بے حد تشویش و وعید کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ رب العزت نے مقدس کتاب میں بدنگاہی اور زنا کو بے حیائی کا کام بتایا ہے۔ زنا کے قریب نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی اور بہت برا راستہ ہے۔ دوسری جگہ ارشاد باری ہے کہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو ناحق نہیں مانتے جسکی اللہ نے حرمت رکھی ہے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے گا سزا پائے گا۔ قیامت کے دن اس پر دوگنا عذاب ہوگا۔ اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا مگر جو توبہ کرے۔ یہ آیت اس ضمن میں وضاحت ہے کہ کسی نفس کا ناحق قتل کرنا اور زنا کرنا ان جرائم میں سے ہیں جنکے آگ کی دائمی سزا ہے اور اگر زنا کا مرتکب اپنے گناہ سے توبہ نہ کرے تو زنا کے خلاف یہ سزا آسان جانے اور سمجھے کہ دنیا میں کسی کا معلوم نہ ہوا اور نہ کوئی اس پر گواہ ہے تو جان لے اللہ ہر جگہ موجود یہ ہر کام کو دیکھ رہا ہے۔ بروز قیامت اسکے شخص کے اعضاء گواہ ہونگے تب دنیا سے بہت زیادہ عذاب سے نجات پانے کیلئے دنیاوی سزا کو ترجیح دیتے تھے۔

Marfat.com

دنیا کی سزا، آخرت کی سزا سے لاکھوں درجے کم ہے

ایک عورت جو قبیلہ ازد کی شاخ غامد سے تھی حضور اکرمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہﷺ مجھکو پاک کیجئے۔ آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے واپس جا اور خدا سے توبہ واستغفار کر۔ عورت نے عرض کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ جسطرح آپ نے ماغر کو واپس کر دیا تھا مجھکو بھی واپس کر دیں۔ وہ تو زنا کے نطفہ سے حاملہ ہے۔ آپ نے فرمایا تو حاملہ ہے۔ عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا ٹھہر یہاں تک کہ تو پیٹ کے بچے کو جنے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک انصاری نے اس عورت کی کفالت کی یہاں تک کہ اس نے بچہ جنا۔ پھر کچھ عرصہ بعد وہ انصاری حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ اسکی رضاعت کا میں ذمہ دار ہوں۔ آپ نے اسکو سنگسار کرنے کا حکم دے دیا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب اس عورت نے اپنے حمل کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا! واپس جا اور ٹھہر جب تک کہ بچہ جنے۔ پھر

Marfat.com

جب اس نے بچہ جن لیا تو آپ نے فرمایا کہ بچہ کو دودھ پلا اور ٹھہر جب تک کہ اس کا دودھ چھڑائے جب اس نے دودھ چھڑا دیا تو وہ بچہ لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اس نے کہا اے خدا کے نبیؐ اس بچے کا دودھ میں نے چھڑا دیا ہے اور اب یہ روٹی کھانے لگا ہے۔ لہذا حضور اکرم نور مجسمؐ نے وہ بچہ لیکر ایک مسلمان کے حوالے کیا اور پھر حکم دیا کہ عورت کیلئے ایک گڑھا کھودا جائے سینے تک اور پھر لوگوں کو اس عورت کے سنگسار کا حکم دیا۔ چنانچہ سنگباری شروع ہوئی حضرت خالد بن ولیدؓ نے بھی ایک پتھر مارا جو اسکے سر پر لگا۔ عورت کے سر سے خون حضرت خالد بن ولیدؓ کے منہ پر آ گرا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسکو برا کہا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ خالد خاموش رہو قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایسی توبہ بہ محصول یا عشر لینے والا کرے تو اسکے ظلم وستم کو بخش دیا جائے۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ اسکے جنازہ کی نماز پڑھی جائے اور دفن کر دیا جائے۔

Marfat.com

اسلام میں تشدد روا نہیں

ان سے دینوی اور اخروی نقصانات کے پیش نظر باز رکھنے کیلئے عبرت ناک سزا دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ بصورتِ اقرار، عینی شہادت یا حمل قرار پانے پر زنا کار مرد اور عورت کیلئے سنگساری اور کوڑے لگانے کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ قوم لوط کے عمل جو کہ سراسر غیر فطری ہے پر بھی زنا سے کم سزا نہیں ہے۔

اگر کوئی کم ظرف یہ کہے کہ اسلام نے اخلاقی جرائم کی سزاؤں میں بہت زیادہ تشدد روا رکھا ہے تو اسے اس بات سے صرف نظر نہیں کرنا چاہئے کہ اسلامی معاشرے کا سادہ سا تصور یہ ہے کہ ایک مسلمان کے ہاتھوں دوسروں کے مال، جان اور عزت محفوظ رہے۔ اور اگر ایسے مثالی معاشرے میں کوئی ایسا عنصر پیدا ہو جائے جن سے پورا معاشرہ کے گندا ہونے کا اندیشہ ہو تو اسلام کے نزدیک اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ اسے غلیظ

Marfat.com

اور ناپسندیدہ عناصر کو ہمیشہ کیلئے ختم کر کے تمام معاشرے کو اس کے برے اثرات سے پاک کر دیا جائے۔ اور اسلامی حدود کے قیام میں غریب اور امیر، ادنیٰ و اعلیٰ کی تمیز روا نہ رکھی جائے۔ حفیظ ناموس، مال اور جان اور قیام امن کیلئے یہی وہ اسلامی طریقہ ہے جس سے دنیوی زندگی میں ہر انسان سکھ چین کا سانس لے سکتا ہے۔

Marfat.com

عشق ومحبت کیا ہے؟

ایک دانا کا قول ہے کہ محبت عقل سے ہوتی ہے اور عشق روح سے ہوتا ہے۔ سقراط کہتا ہے کہ عشق دیوانگی کا نام ہے اسکی بھی کئی اقسام ہیں۔ جسطرح جنون کی کئی اقسام ہیں۔

امیر المومنین مامون الرشید نے یحییٰ سے عشق کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ ایک خطرناک حادثہ ہے جو کسی انسان کو ہوجاتا ہے اور عاشق کا دل معشوق کی فکر میں لگ جاتا ہے۔ اور اپنی جان کو اس پر نچھاور کردیتا ہے۔ ایک دانشور کے مطابق عشق مجازی اگر محرم سے ہے تو عین فطرت ہے اور اگر عشقِ مجازی نامحرم سے ہے تو عین ذلت ہے۔ لہذا انسان کو فقط عشقِ مجازی میں محرم سے تعلق اور عشقِ حقیقی میں ہر مقدس نفس سے ربط و تعلق رکھنا چاہئے۔

Marfat.com

بدنگاہی نے مرتد بنادیا

امام ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک شخص کا واقعہ معلوم ہے جو بغداد میں رہتا تھا اس کا نام صالح تھا اس نے چالیس سال تک اذان دی اور یہ نیک نامی میں بھی بہت مشہور تھا۔ ظاہر بات ہے کہ چالیس سال تک اذان دینے والا نماز بھی پڑھتا ہے۔ لہٰذا بہت عبادت گزار بندہ تھا یہ ایک دن حسبِ معمول اذان دینے کیلئے مسجد کے منار پر چڑھا مسجد کے برابر میں عیسائی کا گھر تھا۔ موذن کی نظر عیسائی کے گھر پر پڑی جب میں نے عیسائی کی نوجوان، حسین وجمیل لڑکی کو دیکھا۔ موذن کو لڑکی بہت پسند آئی یہاں تک کہ یہ اس کے عشق میں مبتلا ہوگیا۔ دل اور نفس کے ہاتھوں مجبور ہوکر اپنی عبادت گزار شخصیت کو پسِ پشت ڈالکر نیچے اترا اور معشوق کے گھر کی جانب چل پڑا۔ اس کا حسن موذن کے دل میں تیر بنکر پیوست ہو چکا تھا۔ (شیطان نے روٹین کے مطابق اپنا کام کرنا شروع کیا کہ پہلے تو موذن کی

Marfat.com

پہلی نظر سے میلی نظر تک　　　　شاعر القادری

پہلی نظر لڑکی پر پڑی پھر پہلی نظر کو میلی نظر میں تبدیل کیا اور پھر اسکے دل میں وسوسہ ڈالا کہ گھر میں لڑکی اکیلی ہے فائدہ اٹھالیا جائے) نفس کی باتوں میں آکر لڑکی کے دروازے پر دستک دے ڈالی۔لڑکی نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا میں صالح موذن ہوں۔لڑکی نے ایک عابد و زاہد موذن کا نام سنکر دروازہ کھول دیا۔اس موذن نے لڑکی کو دیکھتے ہی گلے لگالیا۔یوں موذن پر اور بھی شہوت نے غلبہ کیا۔اور اس پر نفس کا جادو سر چڑھکر بولنے لگا۔لڑکی نے کہا تم مسلمان تو بڑے دیانت دار اور امانت رکھنے والے ہو پھر کسی غیر مسلم کی عزت میں خیانت کیوں کرتے ہو۔موذن نے جواب دیا تو میری بات مان لے تو بہتر ہے ورنہ انکار کی صورت میں میں تمہیں قتل کر دوں گا لڑکی نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ہاں اگر تم اپنا دین چھوڑ کر عیسائیت قبول کرلو تو ممکن ہے تمہاری امید بر آئے۔موذن نے بات بنتی دیکھی اور شہوت میں کمی نہ پائی تو کہنے لگا کہ میں اسلام سے بیزار ہوا اور اس سے بھی جو محمد ﷺ لیکر معبوث ہوئے۔یہ کہتے ہوئے اس نے لڑکی کو مزید قریب کرلیا۔لڑکی بھی شیطان کی چیلی تھی۔موذن نے کہا تمہیں کیسے یقین دلاؤں۔لڑکی نے کہا اب میری شرط یہ ہے کہ تم خنزیر کا گوشت کھاؤ کیونکہ مسلمان اسکو حرام سمجھتے ہیں اگر تم نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے تو یہ تمہارے لئے حلال ہے۔موذن نے دل کی

Marfat.com

آرزو کی راہ میں خنزیر کی رکاوٹ دیکھی تو اس کا گوشت بھی کھا گیا۔ اب لڑکی نے لوہا گرم دیکھا تو ایک اور ہتھوڑا مار دیا۔ کہنے لگی کہ پہلے شراب بھی پی کر دکھاؤ۔ موذن پر شہوت غالب تھی اور خنزیر کھا کر اچھے برے کی مزید تمیز مٹ چکی تھی۔ بدمستی چھائی تو شراب بھی پی لی۔ جب اس پر شراب کے خمار نے اثر کیا تو لڑکی کو دبوچنا چاہا مگر لڑکی خود کو بچانے کیلئے اندر کمرے میں بھاگ گئی اور دروازہ بند کر کے کنڈی لگالی۔ موذن نشے میں بھٹکتا رہا اور لڑکی کو پانے کی ناکام کوشش میں سرگرداں رہا۔ لڑکی نے اندر ہی سے کہا کہ مجھے پانا ہے تو چھت پر ٹھہرو یہاں تک کہ میرا باپ آجائے تاکہ میری تم سے شادی کردے اور یہ کام جائز ہو جائے یعنی میں تمہارے لئے جائز ہو جاؤں۔ وہ سنتے ہی چھت پر چڑھ گیا۔ شراب کا نشہ پوری طرح اثر کر چکا تھا۔ پہلی بار شراب پینے کی وجہ سے اس کا قدم لڑکھڑایا تو وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا۔ آخر کار چھت سے گر کر مر گیا۔ جب لڑکی کو اسکے بے دم ہونے کا یقین ہو گیا تو کمرے سے باہر نکلی۔ موذن کو مردہ دیکھکر اسکی لاش پر چادر ڈال دی کچھ دیر بعد لڑکی کا باپ آگیا۔ لڑکی نے باپ کو سارا واقعہ کہہ سنایا۔ باپ نے خاموشی سے رات کا انتظار کیا اور رات کے پچھلے پہر موذن کی لاش کو چپکے سے گلی میں پھینک دیا۔ بات پوشیدہ نہ رہی۔ صالح موذن کا قصہ بہت جلد جنگل کی آگ کیطرح

Marfat.com

پھیل گیا۔ لوگوں نے اس کا مرتد ہونا خنزیر کھانا، شراب پینا اور زنا کیطرف میلان و ہیجان دیکھا تو اسکی لاش کو کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا۔

ذرا سوچیئے

ان دونوں باتوں سے اگر موذن صالح کا موازنہ کیا جائے تو سب سے پہلے قصوروار موذن ہی ہو گیا۔ کیونکہ اس نے عیسائی لڑکی سے زنا بالجبر کرنے کی کوشش کی اور زنا بالجبر کرنے والے کی سزا ابھی ہم نے پڑھی ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ اسلام سے پھر جانا۔ مرتد بنا تا ہے لہذا اسلام سے پھر جانے والوں کا حال بھی ملاحظہ کیا گیا کہ رسول اکرمؐ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے ان کی آنکھوں میں گرم سلاخیں پھیری گئیں اور انہیں مرتد ہونے کی سزا میں موت کے منہ میں پھینک دیا گیا۔ صالح موذن بھی مرتد ہو چکا تھا جیسے خدا کی قدرت نے خود بخود چھت سے گرا کر موت کے منہ میں پھینک دیا۔ حافظ و نگہبان خدا ہمیں برے کام اور اسکے انجام سے بچائے (آمین)

Marfat.com

دین بھی گیا دنیا بھی گئی

استغفر اللہ۔ معاذ اللہ۔ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔

ایک ایسا عابد و زاہد مسلمان جس نے چالیس سال اذان دی ہو۔ نماز قائم کی ہو۔ وہ مرتد ہو گیا زبان سے کلمہ کفر ادا کر گیا۔ بدمست ہو کر خنزیر کھالیا اور شہوت سے مجبور ہو کر شراب بھی پی لی۔ یہ سب کیونکر ہوا۔ تدبر سے کام لو۔ سوچو! سمجھو اگر وہ لڑکی کو نہ دیکھتا تو اسکے گھر میں اس کا خیال ہی نہ آتا۔ اس نے نظر کا زنا کیا۔ حدیث کے برخلاف کیا کہ اپنی آنکھوں کو نیچی نہیں رکھا۔ پہلی نظر کو اٹھا کر بار بار دیکھا تو میلی نظر کے راستے کا مسافر بنا۔ اور آخر کار جانبِ زنا روانہ ہوا۔ آخر کار شیطان اور لڑکی نے اسے زنا تو نہ کرنے دیا مگر زنا کا لالچ دے دے کر اس سے عمر بھی کی نیکیاں چھین لی۔ ایمان ضائع کرا دیا۔ خنزیر کا حرام گوشت کھلا دیا۔ سو برائیوں کی جڑ شراب پلوا دی یہاں تک کے اس نے خود اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالا۔ اور ایسی ہلاکت میں جو قیامت کے بعد بھی اس کو نقصان پہنچاتی رہے گی۔

Marfat.com

مقصدِ تصنیف

زیر نظر کتاب لکھنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ انسان پہلی نظر پڑتے ہی محتاط ہو جائے کہ اب نظر دوبارہ ادھر نہ اٹھے جدھر نامحرم ہے۔ برائی ہے، نفس پرستی ہے، شہوت ہے، شیطان کا وسوسہ ہے۔ اگر کوئی یہ اہتمام کرے تو یقیناً اسکی پہلی نظر میلی نظر میں تبدیل نہ ہوگی۔ جب وہ نظر کے زنا سے بچ جائے گا تو گناہ کبیرہ کی نوبت ہرگز نہ آئے گی اور شیطان کا دل جل کر رہ جائے گا۔ شیطان ہمارا کھلا دشمن ہے لہذا دشمن کو سدا جلاتے رہو اور گناہوں سے اپنا دامن بچاتے رہو۔ خداوند عالم ہمیں اس پر استقامت اور ثابت قدمی عطا فرمائے (آمین)

Marfat.com

زانی مرد کو سنگسار کر دیا

وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ کے زمانے میں ایک عورت گھر سے باہر نکلی ایک مرد نے اسے دیکھا تو اس پر شہوت کا غلبہ ہوا۔ اس نے بدمستی میں عورت کو دبوچ لیا۔ وہ عورت عزت بچانے کیلئے چلائی مگر مرد نے طاقت ور ہونے کے سبب اس پر قابو پالیا یہاں تک کہ اس کے ساتھ زبردستی یعنی زنا بالجبر کرلیا۔ عورت دہائی دیتی رہی مگر وہ زانی مرد اس پر چادر ڈال کر چھوڑ کر چلا گیا۔ مہاجرین کی ایک جماعت کا ادھر سے گزر ہوا تو عورت نے قریب آنے پر مہاجرین کو اپنی روداد الم سنائی۔ انھوں نے زانی مرد کو گرفتار کرلیا۔ اور رسول اکرمؐ کی عدالت میں پیش کیا۔ آپ نے دونوں کے بیانات سنے اور عورت کو حکم دیا کہ تم جاؤ خدا تمہیں بخش دے گا۔ اسلئے کہ تم نے یہ کام اپنی خواہش سے نہیں کیا۔ اور مرد کیلئے فرمایا کہ اس نے زنا بالجبر کیا ہے لہذا اسے سنگسار کردو چنانچہ اسے سنگسار کر دیا گیا۔

Marfat.com

وہ جنہیں مدینے کی ہوا راس نہ آئی

ایک قبیلے کے چند آدمی حضور اکرمؐ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا لیکن انھیں مدینے کی ہوا راس نہ آئی۔ آپ نے انھیں حکم دیا کہ وہ سب زکوٰۃ کے اونٹوں کے رہنے کی جگہ چلے جائیں اور ٹھیک ہونے تک وہیں ٹھہریں۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وہ سب اچھے ہوگئے۔ اچھے ہونے کے ساتھ ہی وہ اسلام سے پھر کر مرتد ہوگئے۔ جہاں رہائش پزیر ہوئے تھے وہاں کے محافظوں کا قتل کرکے سارے اونٹ بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ حضور اکرمؐ نے انکے پیچھے سواروں کو روانہ کیا۔ مسلمان ان سب کو گرفتار کرکے لے آئے۔ لہٰذا چوری کی سزا میں انکے ہاتھ کاٹ دیئے گئے۔ فاسق و فاجر ہونے پر انکے پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ مرتد ہونے پر انکی آنکھوں میں گرم سلاخیں داغ دی گئیں۔ کٹے ہوئے اعضاء سے بہتا خون روکنے کیلئے گرم گرم تیل ڈالا گیا۔ اور پھر قتل کے بدلے قتل کی سزا میں انھیں پتھریلے علاقے میں پھینک دیا گیا کہ وہاں وہ پانی مانگتے تھے مگر کوئی پانی دینے والا نہ تھا یہاں تک کہ موت نے انھیں آلیا۔

Marfat.com

لڑکوں سے دوستی کا عبرت ناک انجام

(یہ واقعہ حقیقت سے قریب تر ہے۔ جس کے ساتھ گزرا اسی کی زبانی پیش خدمت ہے تاکہ نصیحت ہو اور درس عبرت حاصل کیا جاسکے)

میرے نظریات بچپن سے دہریہ رہے ہیں۔ اسکی معقول وجہ یہ سمجھ لیجئے کہ والدین نے مذہبی رہنمائی میں بخل سے کام لیا۔ اگر بچپن سے نماز پڑھنے اور روزے رکھنے کا پابند بناتے تو شاید میں مذہب سے اتنی بے گانی نہ ہوتی۔ ابا جان نے خود قرآن نہیں پڑھا تھا وہ روزوں میں کبھی کبھار نماز پڑھ لیتے تھے۔ امی حقہ چلم کی عادی تھی۔ ان تمام غلط عادتوں کا اثر مجھ پر نمایاں پڑا۔ لیکن میرے دوسرے تینوں بہن بھائی اسکولوں میں جا کر سدھر گئے۔ پنجاب کے اسکولوں میں یہ ایک نہایت ہی اچھی بات ہے کہ دینیات کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ چھوٹے شہروں میں تقریباً ہر اسکول میں ایک ماں جی یا حافظ جی ضرور ہوتے ہیں۔ جو بچوں کو قرآن کا

Marfat.com

درس دیتے ہیں۔ میری چھوٹی بہن رقیہ کو وہیں سے قرآن مجید پڑھنے کا شوق جاگا۔ بڑا بھائی امجد مسجد میں چلا جاتا تھا۔ چھوٹا بھائی نسیم بھی مذہب کیطرف خود بخود راغب ہوگیا۔ صرف میں اکیلی اپنی قابل پسند طبیعت اور جاہلانہ خیالات کیوجہ سے مذہب سے دور ہوگئی۔ چوتھی جماعت میں امتحان کیلئے دعائے قنوت یاد کرنی پڑی تھی۔ اس آیت کے علاوہ میں نے کبھی کوئی چھوٹی سی آیت تک یاد نہیں کی اگر امتحان کا خوف نہ ہوتا تو شاید میں اس سعادت سے بھی محروم رہ جاتی۔ ماں جی کا پیریڈ میں نے ہمیشہ چھوڑا۔ جو بچے مار پیٹ سے بھی قابو میں نہ آئیں ان کا غریب استانیاں کیا کریں۔ مجھے بھی میرے حال پر چھوڑ دیا گیا آپکو شاید بمشکل یقین آئے گا کہ میں دل ہی دل میں نمازیوں اور روزہ داروں کا مذاق اڑاتی تھی میرے دل پر تو اللہ نے مہر لگا دی تھی کسی اور کو بھی مذہب کیطرف راغب دیکھکر خوش نہ ہوتی تھی۔

انیس سال تک میرے دل کی یہی کیفیت رہی۔ اب میں آپ کو وہ واقعہ بتاتی ہوں جس نے میری زندگی کو یکسر بدل ڈالا اسکے بعد میری روح میں مذہب کا عقیدہ وشعور اتنی گہرائی سے نقش ہوگیا کہ اب اپنی سابقہ باتوں کا خیال کر کے رو پڑتی ہوں۔ میرے محلے میں ایک گوالے کا خاندان آباد تھا۔ ہمارے لئے اس کے گھر سے دودھ آتا تھا۔ کبھی ایسا بھی

Marfat.com

ہو جاتا کہ مجھے بھی دودھ لینے گوالے کے گھر جانا پڑتا۔ مجھے یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ انکے گھر کا کوئی لڑکا کالج میں زیر تعلیم ہے۔ ایک روز میں دودھ لینے گئی تو وہی لڑکا مجھے ملا۔ اس نے مجھ سے سوکس کے نوٹس مانگے۔ مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ غریب لوگوں کو پڑھنے کا کتنا شوق ہے میں نے دوسرے دن اسے اپنے بنائے ہوئے پرانے نوٹس بھجوا دیئے۔ اب مجھے کیا پتہ کہ یہاں سبھی ہتھیلی پر دل لئے پھرتے ہیں۔ اس بات کو دوسرے ہفتے اس گوالے مجید نے ایک طویل محبت نامہ دودھ دیتے وقت میرے ہاتھ میں تھما دیا اس خط کو پڑھکر مجھے بے حد ذہنی تکلیف ہوئی۔ خیر میں نے اسے بلا کر بری طرح ڈانٹ پلائی۔ اس ڈانٹ کا اثر اس پر الٹا ہوا۔ وہ کالج جاتے وقت میرا پیچھا کرنے لگا۔ ہاتھ پیر سے نہایت تگڑا لڑکا تھا۔ خوف سے میری جان نکل جاتی تھی۔ ایک ہفتے میں نے یہ کھیل دیکھا پھر امی کو بتانا پڑا۔ امی نے ابا جان سے کہا ابا جان سے اس کے باپ سے شکایت کر کے ڈانٹ پلوائی۔ مگر وہ صاف مکر گیا کہ اس نے کبھی میرا پیچھا نہیں کیا۔ بات آئی گئی ہو گئی۔ ایک ماہ امن رہا۔ پھر وہی چکر شروع ہو گیا۔ اس روز بس سے اترتے وقت اس نے میرا راستہ روک لیا مجھے اور تو کچھ سوجھا نہیں میں نے ٹریفک سپاہی کو آواز دی۔ ٹریفک کا سپاہی معاملہ فوراً سمجھ گیا اس نے مجید کو گردن سے پکڑا اور دو جھانپڑ رسید کئے لوگ اکھٹے

Marfat.com

ہو گئے میں نے رکشہ پکڑا اور گھر لوٹ آئی۔

جاتی گرمیوں کے دن تھے گھر والے سبھی کوٹھے سے اتر کر صحن میں سونے لگے تھے۔ میرا لیمپ وہیں لگا ہوا تھا۔ کیونکہ مجھے پڑھائی کیلئے تنہائی اچھی لگتی تھی۔ امی کے ڈانٹنے کے باوجود میں نیچے نہ اتری بلکہ کوٹھے پر ہی لحاف لیکر سونے لگی ابو نے کہا اسے پڑھنے دو۔ سردی لگے گی تو خود تھک کر نیچے آ جائے گی۔ محلے میں سبھی باعتماد لوگ ہیں۔ لہٰذا کسی قسم کا ڈر بھی نہیں تھا۔ اتفاق دیکھئے اس روز امی نے صحن سے اندر چارپائیاں ڈالوالیں اور مجھے سختی سے ڈانٹنے لگیں کہ میں بھی نیچے اتر آؤں میں نے حسب عادت سنی ان سنی کر دی۔ کھانا کھا کر اوپر آ گئی۔ ہمارے گھر کی چھت ایک مولوی صاحب کے گھر سے ملی ہوئی ہے۔ مولوی صاحب کی فیملی بھی نیچے جا چکی تھی۔ صرف میں ہی تنہا اوپر تھی۔ سردی خاصی بڑھ گئی تھی میں نے غالباً دو ڈیڑھ گھنٹے بمشکل پڑھائی کی پھر جلدی سے لیمپ بجھا کر چارپائی شیڈ کی طرف گھسیٹی تاکہ بارش نہ ہو جائے اور آرام سے لحاف میں منہ چھپا کر سو گئی۔

Marfat.com

غالباً رات کے ڈیڑھ بجے کا عمل ہوگا۔ دفعتاً منڈیر سے بلی کودی اسکی آہٹ سے میری آنکھ کھل گئی۔ بلی میری پالتو تھی۔ جورات بھر آوارہ گردی کر کے کسی پہر میری پائنتیوں میں آجاتی تھی لہٰذا مجھے ڈر نہیں لگا۔ بس یونہی ذرا سا لحاف اٹھا کر باہر دیکھنے لگی اسی لمحہ میری نظر زمین پر پڑی۔ چاند دیر سے نکلتا تھا۔ زمین پر بڑی مدھم سی روشنی تھی۔ اس روشنی میں کسی انسان کا لمبا سایہ اپنا جگہ ساکت تھا۔ یقین کریں مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میری رگوں میں خون بالکل جم گیا ہے۔ سینے پر جیسے دباؤ ہو جاتا ہے بس بالکل وہی میری حالت ہوگئی۔ کروٹ لینے سے سایہ ذرا سا تھرایا جس سے مجھے پورا یقین ہو گیا کہ کسی انسان کا سایہ ہے۔ بلی کو دھیرے سے ہش کرنے کی آواز آئی اور بلی دھم سے صحن میں جا کودی۔ اچانک ہی مجھے خیال ہوا ممکن ہے ابو مجھے نیچے لے جانے کیلئے آئے ہوں۔ اس خیال سے دل مضبوط ہوا لیکن لحاف کھینچ کر اپنے سرہانے کھڑے شخص کو دیکھنے کی جرأت نہیں ہوئی اب سایہ دھیرے سے آگے سرکا اور کسی نے ایک جھٹکے سے میری لحاف اتار دیا۔ میرے منہ سے ایک طویل چیخ نکلی جو کسی مضبوط ہاتھوں نے میرے منہ پر ہاتھ رکھکر روک دی۔ میں نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اوپر دیکھا اور اپنی

Marfat.com

زندہ موت کا یقین ہو گیا۔ میرے سرہانے مجید گوالا اپنی خونخوار آنکھوں میں ناچتی ہوس لئے کھڑا تھا۔ میں اپنی تمام قوتوں کے ساتھ جاگ اٹھی میں نے جھٹکے سے اپنا چہرہ اسکے ہاتھ کی گرفت سے آزاد کیا۔ اس وقت سوائے خدا کے دنیا کی کوئی بھی طاقت مجھے اس شخص سے نہیں بچا سکتی تھی۔ مجھے پتا تھا کہ میں نے صبح سپاہی سے اسکی پٹائی کرائی تھی لہٰذا وہ انتقامی آگ میں جل رہا ہے۔ میں شور مچاتی تو اسکے ہاتھ میں پکڑا ہوا چاقو مجھے ہمیشہ کیلئے ساکت کر دیتا اسی لمحے میرے لبوں پر دعائے قنوت آ گئی بالکل کسی تکلیف کے وقت اللہ یا امّی کہتے ہیں ایسے ہی میں نے دعائے قنوت کا ورد شروع کر دیا۔ آنکھوں سے خوف کے آنسو بہے جا رہے تھے اور میں دل ہی دل میں اس مقدس آیت کا ورد کئے جا رہی تھی۔ مجید پنجوں کے بل منڈیر کے چاروں طرف پھرتا رہا وہ یہ اطمینان کرنا چاہتا تھا کہ کوئی صحن میں یا پڑوس میں جاگ تو نہیں رہا میں بس اللہ سے رحم و معجزے کی بھیک مانگ رہی تھی مجھے اس روز شدت سے احساس ہوا کہ مجھے اس آیت کے علاوہ اور کوئی آیت کیوں نہیں آتی۔

Marfat.com

مجید منڈیر سے پلٹ کر پھر میری طرف متوجہ ہوا۔ سرگوشی کیلئے مجھ پر جھکا۔ تو نے ذرا بھی اُوئی کی تو ساری آنتیں باہر نظر آئیں گی۔ اور آپ باور کریں اسی لمحہ سیڑھیاں چڑھنے کی آواز آئی۔ ہمارے کوٹھے کا زینہ اندر کے کمروں میں کھلتا تھا میرے لئے یہ لمحہ جان جانے سے کم نہ تھا کیونکہ میرا خیال تھا ممکن ہے نیچے سے مجید کا کوئی ساتھی آرہا ہو مگر اللہ تو بڑا رحیم اور رحمٰن ہے سیڑھیوں پر آواز ہوتے ہی مجید نے لپک کر میری چھرہ بالوں سے پکڑ کر اوپر اٹھایا میں نے پوری قوت سے اسکے چہرے پر تھپڑ جڑ دیا۔ خیر پھر بھی وہ مرد تھا ایک لمحے کی ناکام کوشش کر کے وہ دھم سے منڈیر پر کودا اور پھر مولوی صاحب کی چھت پر غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ابو چھت پر آ گئے اور میں بلی کیطرح لحاف میں دبک گئی۔ میرا جسم بیری کے پتے کی طرح کانپ رہا تھا جی چاہ رہا تھا اسی لمحے ابا جان کے سینے سے لپٹ جاؤں مگر بہر طور مجھے اپنے اعصاب پر قابو پانا تھا ورنہ ابو کا غصہ میں اچھی طرح جانتی تھی وہ اسی لمحے پستول لیکر گھر سے نکل جاتے۔ ابو نے آتے ہی میرا لحاف اٹھایا مجھے جھنجھوڑ کر اٹھاتے ہوئے بولے۔ بیٹی سردی بڑھ چلی ہے چلو نیچے چلو۔ میں چیخ مار کر ان سے لپٹ گئی اور زور زور سے رونے لگی وہ سمجھے میں نے کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا ہے۔ مجھے پیار کرتے ہوئے وہ سہارا دیکر نیچے لے

Marfat.com

آئے۔امی پہلے سے جاگی ہوئی تھیں انہوں نے مجھے بدحال سا دیکھا تو کہنے لگیں اور سوا وپر۔ابو بولے مجھے بھی خواب نظر آیا۔جیسے تم پر بلّی جھپٹ رہی ہے اسی وقت میری آنکھ کھل گئی سوچا تم سردی میں ٹھٹھر رہی ہوگی۔اسی لئے میں تمہیں لینے کیلئے اوپر آ گیا تھا۔اور یہ بات میں انہیں بالکل نہیں بتا سکی کہ مجھ پر واقعی سچ مچ کی بلّی نے جھپٹ شروع کی تھی۔یہ محض خدائے بزرگ و برتر کی عظیم مہربانی تھی جس نے ابا کو خواب کے ذریعے اس حادثے کا اشارہ کیا اور وہ عین وقت پر جائے حادثہ پر پہنچ گئے ورنہ میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتی۔مجھے یقین ہے دنیا بھر میں اس قسم کے واقعات یا تو لڑکوں سے دوستی کے نتیجے میں رونما ہوتے ہیں یا ان سے دشمنی کے نتیجے میں۔بہر حال میں اپنی بچت میں صرف اپنی یاد کی ہوئی آیت کا معجزہ سمجھتی ہوں۔میں نے اسی رات خدا سے اپنے دل پر پڑے ہوئے لادینی قفل کو توڑ کر معافی مانگی اور دوسرے روز سے ہی نماز سیکھنا شروع کی اور باقاعدہ نماز پڑھنے لگی۔پھر چھوٹی بہن سے قرآن شریف کا درس لیکر اس مقدس کتاب کو دو ہی ماہ میں ختم کرلیا۔وہ دن اور آج کا دن میں نے کبھی اپنے ذہن و دل کو مذہب سے علیحدہ ہونے کا سوچا تک نہیں۔

Marfat.com

عشق کا مقام کیا ہے؟

ایک دانا کا قول ہے کہ محبت عقل سے ہوتی ہے اور عشق روح سے ہوتا ہے۔ سقراط کا کہنا ہے کہ عشق دیوانگی کا دوسرا نام ہے۔ اسکی بھی دو قسمیں ہیں جسطرح جنون کی مختلف قسمیں ہیں۔ امیر المومنین مامون الرشید نے کسی سے عشق و محبت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ عشق یا محبت ایک خطرناک حادثہ ہے جو کسی انسان سے ہو جاتا ہے اور عاشق کا دل معشوق کی فکر و لگن میں لگ جاتا ہے اور وہ اپنی جان اس پر نثار کر دینے کو تیار رہتا ہے۔ ایک شخص سے عشق کے متعلق رائے لی گئی تو اس نے کہا کہ عشق ذلت اور پاگل پن ہے۔

Marfat.com

ایک عورت دو عاشق

مشہور ہے کہ سلیمان نامی شخص بیمار ہوا تو اس سے پوچھنے کیلئے ہارون الرشید بادشاہ اسکے پاس گیا۔ بادشاہ نے سلیمان کے پاس ایک خوب صورت لونڈی دیکھی جو حسن و جمال اور شکل وصورت میں حسین و جمیل لڑکی تھی اور اس کا نام صعیفہ تھا۔ جب ہارون الرشید کی پہلی نظر اس لڑکی کے جوبن پر پڑی تو جم کر رہ گئی۔ نفس نے زور دکھایا اور دل للچایا تو پہلی نظر میلی نظر میں تبدیل ہوگئی بالآخر دل کے ہاتھوں مجبور ہوکر بادشاہ نے سلیمان سے کہا۔ اے سلیمان یہ لونڈی مجھے ہبہ کردو سلیمان نے کہا۔ اے امیر المومنین یہ آپ کیلئے ہبہ ہے۔ جب بادشاہ نے لونڈی کو لے لیا تو سلیمان اسکی جدائی میں بیمار پڑ گیا۔ کیونکہ وہ لونڈی کی صحبت میں رہ کر اس کا عاشق ہوگیا تھا۔ پھر اپنی محبوبہ سے کسطرح جدا رہ سکتا تھا لیکن دوسری طرف بادشاہ وقت کی خواہش بھی سامنے تھی۔ چنانچہ اسی مجبوری کی حالت میں وہ تنہائی میں یہ

Marfat.com

اشعار پڑھتا جس کا ترجمہ ہے کہ۔

۱) مجھے ہارون رشید کے کام سے جو تکلیف ہے میں اسکو عرش والے خدا کے سامنے شکایت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔

۲) تمام مخلوقات میں اسکے انصاف کے چرچے ہیں لیکن وہ ضعیفہ (لونڈی) کے حق میں مجھ پر ظلم کر رہا ہے۔

۳) میرا دل اسکی محبت میں چسپاں ہے جیسے سیاہی کاغذ میں جذب ہو جاتی ہے اور اسے کسی صورت الگ کیا نہیں جا سکتا۔

جب ہارون رشید کو سلیمان کے عشق اور لونڈی سے جدائی میں درد کرب و یاس کی خبر ہوئی تو اس نے بادشاہ ہوتے ہوئے بھی انصاف سے کام لیا اور ضعیفہ لونڈی کو اسکے پاس واپس بھیج دیا۔

Marfat.com

خدا کی نظر میں ہر ایک چیز ہے

یہ حقیقت ہے کہ انسان پوشیدہ طور پر گناہ کرتا ہے تا کہ لوگوں سے بچے یا اس لئے کہ لوگ اسے پھر بھی بزرگ ہی سمجھیں یا مخلوق میں رسوائی کے ڈر سے پوشیدہ طور پر گناہ کرتا ہے ایسا آدمی کسقدر جاہل ہے کہ دنیا کی مخلوق میں تھوڑی سی ختم ہونے والی ذلت ورسوائی سے ڈرتا ہے مگر آخرت کی عظیم اور نہ ختم ہونے والی رسوائی سے نہیں ڈرتا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا غضب اور شدید عذاب بھی ہوگا۔ اور عذاب کے فرشتے بھی اسے دردناک عذاب میں مبتلا کر کے جہنم میں دھکیل دیں گے۔

مگر افسوس کہ انسان کو سب کچھ معلومات وآگہی ہونے کے باوجود بھی وہ گناہوں سے نہیں بچتا خود کو جہنم کی آگ کا ایندھن بنانے کے درپے ہیں۔ جہنم کی آگ سے دامن بچانے کی فکر وکوشش نہیں کرتا۔ وہ گناہ اس لئے کرتا ہے کہ کوئی شخص اسے دیکھتا نہیں ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی نظر تو ہر جگہ ہر وقت ہر شے پر مرکوز ہے پھر بھلا اس نادان کو سمجھ کیوں نہیں آتی کہ وہ مخلوق سے تو شرم کر رہا ہے اور خالق کے سامنے بے شرمی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔

Marfat.com

تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے

یہ ضروری نہیں کہ پہلی نظر فقط مرد یا عاشق کی ہی میلی نظر بنتی ہے۔ کہتے ہیں کہ

تاخیر ہوئی تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا

یعنی اگر پہلی نظر سے میلی نظر تک سفر ہوتا ہے تو اس سفر میں مرد و عورت ہر دو صنف کا یکساں قصور ہوتا ہے کیونکہ مرد گر بدنگاہی کرتا ہے تو عورت پر نظر جماتا ہے۔ یقیناً اس کا دل اسی عورت پر آئے گا جس کا چہرہ نظر آتا ہوگا۔ جس کا سر ڈھکا نہیں ہوگا۔ جو عریاں لباس زیب تن کئے ہوگی۔ جس کا حسن سراپا چھلک رہا ہوگا۔ جسکی زیب و زینت نمایاں ہوگی۔ جس کا سنگھار عیاں ہوگیا یا مجموعی طور پر یوں کہہ لیجئے کہ جو فیشن پرست ہوگی اور بے پردہ بھی۔ اسی کے ساتھ محبت ہوتی ہے۔ وہی دل میں اترتی ہے وہی نظر میں سما جاتی ہے۔ اس کے ساتھ دنیا میں بھی عجیب وغریب واقعات و حادثات رونما ہوتے ہیں جس کے سبب اسکی زندگی بھی اجیرن بن جاتی ہے۔ عزت

Marfat.com

لٹ جاتی ہے کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتی۔ خودکشی کرنے پر تل جاتی ہے حرام موت مر جاتی ہے۔ بھائی کے خون کا پیاسا بھائی کو بنا دیتی ہے۔ دو گھروں میں لڑائی کراتی ہے۔ بادشاہ کی بادشاہت چھنوا دیتی ہے۔ معاشرتی تباہ کاری کا باعث بنتی ہے۔ یعنی یہ سب ممکنات میں کیونکر شامل ہوسکا۔ صرف اور صرف عورت کی فیشن اور بے پردگی کے سبب۔ مرد کی نظر باپردہ عورت پر بھی پڑتی ہے مگر چونکہ اسکا جوبن نظر نہیں آتا۔ اور رنگ و حسن نظر نہیں دکھتا۔ اس کے جسم کے نشیب و فراز نمایاں نہیں ہوتے۔ اسکی زیب و زینت ظاہر نہیں ہوتی لہذا پہلی نظر وہیں سے لوٹ آتی ہے۔ یہ پہلی نظر میلی نظر اس لئے نہیں بنتی کہ دوسری طرف فیشن پرستی نہیں تھی۔ عریانیت نہیں تھی۔ میک اپ نہیں تھا۔ بے پردگی نہیں تھی۔ ہوس نہیں تھی۔ عشق و محبت کے نام پر بے ہودہ مذاق نہیں تھا۔ اسی لئے اسلام نے عورت کو پردہ داری کا درس دیا اور مرد کو نگاہیں نیچی رکھنے کا۔ لیکن اگر کوئی شخص اسلام کے خلاف کرتا ہے تو اسے دنیا و آخرت، قبر و حشر، برزخ کے عالم میں بھی سزائیں بھگتنی پڑتی ہیں۔

Marfat.com

آیئے مندرہ ذیل واقعہ سے ایسے احوال پر مبنی ان حالات کا جائزہ لیتے ہیں جس کے ملوث ہی میں اشخاص کو عبرت ناک سزائیں دی گئیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے ایسے عبرت ناک واقعات کے پڑھکر سمجھنے اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

دعوتِ گناہ دینے والی کا عبرتناک انجام

ایک شخص قبرستان کے پاس سے گزر رہا تھا کہ اس نے کسی قبر سے مجھے باہر نکالو کی آواز سنی، جب اس نے بغور یہ آواز سنی کہ مجھے باہر نکالو میں زندہ ہوں، مجھے باہر نکالو، تو وہ سمجھا کہ آواز تو صاف سنائی دے رہی ہے لیکن کہیں یہ میرا وہم نہ ہو یا کوئی اور معاملہ نہ ہو کہ بھلا بند قبر میں کوئی زندہ کسطرح رہ سکتا ہے۔ اور پھر بند قبر سے صاف آواز کیونکہ سنائی دی جاسکتی ہے۔ وہ اپنا وہم وخیال پختہ کرنے کیلئے قریب کی ایک بستی میں گیا اس نے بستی والوں کو اکٹھا کیا اور قبرستان سے گزرنے سے قبر کے اندر سے آواز آنے کا واقعہ بیان کر دیا۔ چنانچہ اس بستی کے کچھ مرد حضرات اس شخص کے ساتھ قبرستان کی طرف چل پڑے۔ مشکوک قبر کے پاس آ کر انھوں نے بھی یہی آواز سماعت کی۔ مجھے باہر نکالو میں زندہ ہوں۔ جب سب نے یہ آواز سنی تو لوگوں کو یقین ہو گیا کہ آواز قبر کے اندر سے ہی آ رہی ہے۔ اب یقین

Marfat.com

ہونے کے بعد قبر کو کھولنے کا مسئلہ تھا۔ چنانچہ یہی مرد حضرات قبر کو کھولنے کا مسئلہ پوچھنے کیلئے محلے میں قائم مسجد میں چلے گئے۔ مسجد کے امام صاحب کو سارا ماجرا کہہ سنایا اور پوچھا کہ کیا ہم اس قبر کو کھول کر حقیقت جان سکتے ہیں۔ کیونکہ میت خود کہہ رہی ہے کہ مجھے باہر نکالو میں زندہ ہوں۔ ایسی صورت میں قبر کو نہ کھولا گیا تو ہوسکتا ہے کہ صاحب قبر کی موت واقع ہو جائے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ حضرات کو اسکے زندہ ہونے کا پختہ یقین ہو ہی گیا ہے تو اسکی قبر کھول دو اس میں کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ کسی کی بھی جان بچانا فرض ہے۔

چنانچہ تمام مرد حضرات ہمت کر کے قبرستان گئے اور وہی نشان زدہ قبر کو کھولنا شروع کیا۔ مٹی کو ہٹانے کے بعد جونہی تختے ہٹائے گئے تو دیکھا کہ قبر کے اندر ایک جوان لڑکی برہنہ بیٹھی ہوئی ہے جس کا کفن جل چکا ہے اور وہ لڑکی کہہ رہی ہے کہ جلدی سے میرے گھر سے میرے کپڑے لادو میں کپڑے پہن کر ہی قبر سے باہر نکلوں گی۔ میں فلاں بن فلاں کی بیٹی ہوں اور میرا گھر فلاں جگہ ہے۔ چنانچہ یہ سنتے ہی کچھ مرد دوڑ کر گئے اور اس کے گھر سے اسکے کپڑے لے آئے۔ اور ساتھ ہی اسکے گھر والوں کو پوری کہانی کہہ سنائی۔

Marfat.com

لہٰذا ان لوگوں نے کپڑے لا کر قبر کے اندر پھینکے۔اس لڑکی نے کپڑے اٹھا کر فوراً زیب تن کئے اور چادر سے اپنے آپ کو اچھی طرح ڈھانپ لیا۔تب اس نے بجلی کی سی تیزی سے قبر سے باہر چھلانگ لگائی اور تیز رفتار گھوڑے کی طرح دیکھتے ہی دیکھتے اپنے گھر کی طرف بھاگ کھڑی ہوئی لوگ بھی اس کے پیچھے پیچھے بھاگنے لگے۔مگر وہ سرعت روی سے گھر میں داخل ہو کر کمرے میں جا چکی تھی۔جب کچھ لوگ بھی اس کے پیچھے پیچھے گھر میں داخل ہوئے تو اس نے کمرے کی کنڈی لگا لی۔لوگوں نے دروازے پر دستک دی کہ کنڈی کھولو اور ہمیں بتاؤ کہ تمہارے ساتھ قبر میں کیا معاملہ ہوا۔تم قبر کے اندر زندہ در گور کیسے ہوئی اور اتنے عرصے تک زندہ رہی۔یہ سنکر لڑکی نے جواب دیا کہ میں کنڈی کھول دوں گی اور تمہیں سب کچھ بتا دوں گی لیکن میرے کمرے میں وہ شخص داخل ہو جس کے اندر مجھے دیکھنے کی تاب ہو۔وہ حوصلہ مند ہو اور پکے دل کا مالک ہو۔کمزور دل خدارا اندر نہ آئیں۔کیونکہ اس وقت میری حالت ایسی ہے کہ ہر آدمی مجھے دیکھ کر برداشت نہ کر سکے گا۔بچے دیکھیں گے تو رونے لگیں گے۔عورتیں دیکھ کر بے ہوش ہو جائیں گی اور کمزور دل حوصلہ ہار بیٹھیں گے۔لہٰذا کوئی دل گردے والا اور باہمت شخص اندر آ کر جسے دیکھنے کی ہمت کرے یہ کہتے ہوئے لڑکی نے

Marfat.com

کمرے کی کنڈی کھول دی اور ایک طرف ہوگئی۔ اب کنڈی تو کھل گئی مگر کمرے کے اندر جانے کی ہمت کون کرے۔ سب لوگوں کو ڈر و خوف سے برا حال تھا۔ مگر دو چار آدمی جو مضبوط دل رکھتے تھے وہ قدم بڑھا کر آگے بڑھے۔ دیکھا تو وہ لڑکی خود کو چادر میں چھپائے بیٹھی تھی۔ جب یہ لوگ اندر پہنچے تو اس نے کہا لو دیکھو اور دیکھ کر عبرت پکڑو۔ اس نے سب سے پہلے اپنے سر سے چادر ہٹائی۔ لوگوں نے دیکھا کہ اس کے سر پر ایک بھی بال نہیں ہے۔ وہ بالکل خالی کھوپڑی ہے۔ نہ اس پر بال ہیں اور نہ ہی کھال۔ صرف خالی ہڈیوں کا ڈھانچہ ہے۔ یہ عجیب منظر دیکھ کر ان کے سانس رک گئے۔ پوچھا گیا کہ تیرے بال اور یہ سر کی کھال کہاں گئی۔ اس لڑکی نے جواب دیا کہ جب میں زندہ تھی اور دنیا میں ٹھاٹ سے جی رہی تھی تو گھر سے ننگے سر باہر جایا کرتی تھی۔ جس کی سزا مجھے قبر میں یوں دی گئی کہ فرشتوں نے میرا ایک ایک بال الگ الگ نوچ کر اکھاڑ دیا جس کے نتیجے میں بالوں کے ساتھ میرے سر کی کھال بھی نہ رہی۔

اسکے بعد اس لڑکی نے اپنا منہ بے نقاب کیا۔ جب لوگوں نے اس کا منہ دیکھا تو اتنا خوف ناک ہو چکا تھا کہ سوائے دانتوں کے کچھ نظر نہ آیا۔ یہاں تک کہ اوپر کا ہونٹ موجود تھا نہ ہی نیچے کا ہونٹ تھا۔ فقط

Marfat.com

پورے کے پورے دانت سامنے ہی جڑے نظر آرہے تھے۔ ذرا غور کیجئے اگر کسی انسان کے صرف دانت ہی دانت نظر آئیں اور اس کے سر پر نہ کھوپڑی کی کھال ہو اور نہ ہی سر کے بال ہوں تو کتنا ڈر معلوم ہوتا ہے اب ان لوگوں نے اس لڑکی سے پوچھا کہ تیرے ہونٹ کہاں گئے۔ جواب دیا کہ میں فیشن پرست تھی اور بے پردگی کرتے ہوئے فیشن کے طور پر اپنا چہرہ کھول کر نامحرم مردوں کے سامنے جایا کرتی تھی۔ جسکی سزا میں میرے ہونٹ کاٹ لئے گئے اسلئے اب میرے چہرے پر ہونٹ نہیں ہیں۔

اسکے بعد لڑکی نے اپنے ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں دکھائیں تو اس کے ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں میں ایک بھی ناخن نہیں تھا تمام انگلیوں کے ناخن غائب تھے اس سے پوچھا تیرے ناخن کہاں گئے۔ اس لڑکی نے کہا۔ میں زیب و زینت کیلئے ناخنوں پر ناخن پالش لگا کر ننگے ہاتھ لئے پھرتی تھی تا کہ مرد میرے ہاتھوں کا رنگ اور ناخنوں پر پالش دیکھیں لہٰذا اس کی سزا مجھے یہ ملی کہ ہاتھوں کی دس انگلیوں اور پاؤں کی دس انگلیوں کے ناخن ایک ایک کر کے کھینچ لئے گئے۔ دنیا میں جتنا دکھ محسوس ہوتا ہے اس سے کہیں زیادہ دکھ انسان کو قبر میں ایسی سزاؤں سے ملتا ہے۔ چونکہ یہ سارے کام (خدا کو ناراض کرنے والے) کر کے میں گھر سے باہر نکلتی تھی اور آخرت

Marfat.com

کو بھلا بیٹھی تھی۔ اسلئے جیسے ہی مرنے کے بعد جسے میرے آخری گھر میں لایا گیا تو قبر میں پہنچتے ہی میرے ساتھ یہ معاملات کئے گئے۔ جیسا میرا انتظار کیا گیا ہو۔ لہٰذا مجھے میری بے پردگی کی مندرجہ ذیل سزائیں ملیں۔

میرے سر کے بال نوچ لئے گئے۔

میرے ہونٹ کاٹ دیئے گئے۔

میرے ناخن بھی کھینچ لئے گئے۔

یہ سب باتیں بتا کر بے ہوش ہوگئی۔ اور ذرا دیر بعد دیکھا گیا تو مردہ حالت میں پائی گئی چنانچہ ان لوگوں نے اس لڑکی کو دوبارہ قبرستان پہنچا دیا۔

Marfat.com

ہوش کے ناخن لو

اللہ تعالیٰ کو یہ عبرت دکھانی مقصود تھی کہ اے فیشن پرست عورت

اے ناخن پالش لگانے والی۔

اے سرخی سے ہونٹ سجانے والی۔

اے نامحرم کے سامنے کھلے چہرے سے آنے والی۔

اے بناؤ سنگھار کرنے والی۔

اے میک اپ کی دلدادہ۔

اے بالوں کو تراشنے والی۔

اے پلکوں کو بنانے والی۔

اے بھوؤں کو نوچوانے والی۔

اے تھریڈنگ کرانے والی۔

اے فیشل کرانے والی۔

Marfat.com

فیشن اور میک کا سہارا لیکر مردوں کے دل جیتنے والی۔

نامحرموں پر زیب و زینت عیاں کرنے والی۔

غیر مردوں سے چوڑیاں پہننے والی۔

مردوں کے روبرو بیٹھ کر کام کرنے والی۔

اے بے پردہ محفلوں میں جانے والی۔

اے زینتِ محفل شمع انجمن۔

اے نامحرم سے آنکھ لڑانے والی۔

اے محبت کے جال بچھانے والی۔

اے چادر کو دوپٹہ اور دوپٹے کو پٹہ بنانے والی۔

اے بے حیا، بے پردہ۔

اے نادان عورت سن!

Marfat.com

باقی سانسیں غنیمت جانو

آج موقع ہے توبہ کر لے۔ آج سانس باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے۔ جو زندگی تو نے گناہوں میں گزاری ہے اسے خواب سمجھ۔ اب تیری آنکھ کھل چکی ہے۔ جاگ جا۔ اپنے اندر کی عورت کو بیدار کر۔ چھوڑ دے یہ میک اپ یہ بے پردگی۔ تیرے ان اعمال وافعال سے کتنے مرد گناہوں کی دلدل میں دھنس چکے ہونگے کتنے نیکوکار اپنی نیکیاں غارت کر چکے ہونگے۔ کتنے پارسا بدنامی کا ٹھپہ خود پر لگا چکے ہونگے۔ یہ تیری بے پردگی ہے جو مردوں کو بدنگاہی پر اکساتی ہے۔ یہ تیرے بے حجابانہ جلوے ہیں جو پہلی نظر کو میلی نظر میں تبدیل کرتے ہیں۔ اور پھر اس راہ عشق ومحبت کا نام دیکر زنا کی منزل پر لے جاتے ہیں۔ تو خود بھی گناہ کبیرہ کی مرتکب ہوتی ہے اور اپنے ساتھ دوسروں کو بھی بدفعلی کا مرتکب کرتی ہے۔ تو خود بھی جہنم کی آگ کا ایندھن بنتی ہے اور دوسروں کو بھی دوزخ کی آگ میں جھونک دینا چاہتی ہے۔ تو ہی ہے جس نے بادشاہوں کی بادشاہت چھین لی۔ تو ہی ہے

Marfat.com

جس نے پارساؤں کی پارسائی مٹادی۔ تو ہی ہے جس نے نوجوانوں کی جوانی کو دیمک لگا دیا۔ تو ہی ہے جس نے بھائی کے خون کا پیاسا بھائی کو بنادیا۔ تو ہی ہے جس نے والدین کے بیٹوں کو نافرمان بنادیا۔ تو ہی جس نے عشاق کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ تو ہی ہے جس نے انسان کی زندگی اجیرن بنادی۔ تو ہی ہے جس نے دکھ دیکر خودکشی کیطرف راغب کیا، تو ہی ہے جس نے نیکو کاروں کی نیکیوں کو ضائع کرادیا۔ تو ہی ہے جس نے سیٹھوں کو کنگال کر دیا۔ تو ہی ہے جس نے امیروں کو در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور کر دیا۔ تو ہی ہے جس کی بے پردگی اور گناہوں کی وجہ ایک عورت کے ساتھ کئی کئی مرد جہنمی قرار پائیں گے۔

Marfat.com

اب بھی توبہ کرلو

اے نادان عورت تو نے ابھی فیشن پرست لڑکی کے احوال قبر ملاحظہ کئے۔ کیا تجھے ان احوال قبر پر یقین نہیں۔ اگر یقین ہے تو سن بہت جلد وکل آنے والی ہے جب تجھے بھی موت کا مزہ چکھنا ہوگا۔ نہلا دھلا کر تجھے کفنایا جائے گا۔ تیری تجہیز و تکفین کے بعد تجھے قبر کی اندھیری، تنگ کوٹھری میں اتارا جائے گا۔ یہ تیرے ناز اٹھانے والے تجھے منوں مٹی کے نیچے دبا دیں گے۔

یہ تیرے عاشق، جو آج تجھ پر جان قربان کرنے کو ہردم تیار رہتے ہیں تجھے تنہا چھوڑ آئیں گے۔ کیوں کہ اب ان کا تجھ سے کوئی مطلب پورا نہیں ہوسکتا۔ یہ سب مطلب پرست ہیں۔ ابنِ وقت ہیں۔ نفس کے غلام ہیں۔ جو آج تجھے سبز سبز باغ دکھاتے ہیں۔ وہ والدین جو تجھے کل تک ناز و نعم میں پالتے تھے وہ بھی واپس آجائیں گے۔ پھر تو ہوگی اور تیری

Marfat.com

قبر۔ قبر کا اندھیرا ہوگا اور ڈر، خوف اور وحشت ہوگی۔ قبر میں جانوروں کی آمد ورفت ہوگی۔ آج تجھے چھوٹی سی چھپکلی سے ڈر لگتا ہے وہاں کو گز گز بھر کی گو د قبر کو چیرتی ہوئی آجائیں گی۔ آج روشن اور کشادہ گھر میں تجھے لال بیگ ڈرا دیتا ہے۔ کہ تو اچھل کود کر یا بھاگ کر خود کو لال بیگ سے بچا لیتی ہے کل سانپ اور بچھو دندناتے آئیں گے۔ پھر ان سے کس طرح پیچھا چھڑائے گی۔

Marfat.com

کل مہلت نہ ملے گی

اے نادان عورت آج تو ناخن پالش لگا کر زینت کرتی ہے۔ جس کے لگانے سے نہ نماز ہوتی ہے۔ نہ غسل ہوتا ہے اور نہ وضو ہوتا ہے۔ ایسی حرام چیز لگانے کی سزا تو نے ملاحظہ نہیں کی۔ کہ اس جوان لڑکی کے ہاتھ اور پاؤں کے سارے ناخن آگ کے زنبور سے کھینچ لئے گئے۔ اے سرخی لبوں پر سجانے والی نادان عورت کیا تو نے نہیں سنا کہ اس لڑکی کی قبر میں آگ کی قینچی سے دونوں ہونٹ کاٹ لئے گئے۔ سوچ ذرا غور و فکر کر تو بھی تو ناخن پالش لگاتی ہے تو بھی تو سرخی کے غازہ سے ہونٹ سجاتی ہے اور پھر یہ زینت نامحرم کو دکھاتی ہے۔ ان کی سزا قبر میں ضرور ملے گی جس کا ثبوت اللہ تبارک و تعالیٰ نے دنیا بھر کیلئے عبرت بنا دیا۔ اور سمجھا دیا کہ دیکھو اس زیب و زینت کا انجام جو نامحرم کیلئے ہوئی۔ اے نادان عورت کیا تو نے ننگے سر پھرنے والی کا عبرت ناک انجام نہیں دیکھا۔ کیا تو نے بال کٹوانے اور کھلے بالوں سے نامحرم کے سامنے جانے والی کی سزا پر غور نہیں کیا کہ اس کے تمام سر کے بال

Marfat.com

جن کی گنتی بھی محال ہے ایک ایک کر کے نوچ لئے گئے یہاں تک کہ بالوں کے ساتھ ساتھ سر کی کھال بھی اکھڑ گئی۔ کتنا درر اور دکھ محسوس ہوا ہوگا۔ اور پھر یہ درد اور دکھ ختم ہونے والا نہیں ہے۔ بار بار یہی عذاب مسلط کیا جاتا ہے تا قیامت قبر سے اٹھنے تک یونہی عذاب میں مبتلا رہنا مقدر بن جاتا ہے۔

آج بھی وقت ہے۔ موقع ہے توبہ کر لی جائے۔ اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے معافی مانگ لی جائے۔ قوی اُمید اور غالب گمان ہے کہ رب تعالیٰ معاف فرمادے گا۔ بخشش و مغفرت کردے گا۔ توبہ کو قبول فرمائے گا۔ اور عین ممکن ہے کہ گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔ اگر معافی نہ مانگی اور توبہ نہ کی بلکہ اسی طرح گناہوں کی راہ پر گامزن رہی تو یقین جان کل تیرے ساتھ بھی قبر میں یہی کچھ ہونے والا ہے۔

Marfat.com

زانی کی غیرت جاگ اٹھی

میں بڑی سیدھی سادی گھریلو عورت ہوں مجھ میں مشرقی وفا کے علاوہ کوئی بات ایسی نہیں جو میرے کروڑ پتی شوہر کو رنگ رلیوں سے باز رکھ سکے۔ اگر میری بڑی نند نہ ہوتی تو آج میری حیثیت کوڑے کے ڈھیر میں پڑے ہوئے پرانے جوتے سے زیادہ نہ ہوتی۔ میری نند کے ایک جملے نے میری زندگی کا رخ بدل دیا۔

میرے شوہر ایک باعزت ''سیال'' قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر شہر کی ایک حسین و جمیل مشہور طوائف فہمیدہ نے ان پر کچھ ایسا جادو چلا رکھا تھا کہ وہ خاندانی شرافت کے ہر تقاضے کو بھلا بیٹھے مجھ سے ان کی شادی وٹے سٹے کی وجہ سے زبردستی کے عالم میں کی گئی تھی۔ شادی سے بہت پہلے ہی وہ فہمیدہ کے چکر میں گرفتار تھے۔ خود مختاری ملنے کے بعد تو ہر روز میرے سینے پر مونگ دلی جاتی۔ ان کی ہر رات کی غیر حاضری خاندان بھر کی عورتوں

Marfat.com

میں مجھے کمتر بناتی گئی۔ میں کسی محفل میں شرم کے مارے نہ بیٹھ سکتی تھی۔ دن رات چپ چاپ انگاروں پر لوٹتی' سینے میں ہر وقت نہ بجھنے والی رقابت کی آگ سلگتی اور اکیلی بیٹھی پاگلوں کی طرح خود سے باتیں کرتی۔

فہمیدہ کچھ اس طرح میرے شوہر کے دل و دماغ اور دولت پر مسلط تھی کہ جس چیز پر وہ ہاتھ رکھ دیتی وہ اس کی ہو جاتی خواہ وہ مجھے کتنی ہی عزیز کیوں نہ ہو۔ میں خاموش تماشائی کی طرح گھر میں لگنے والی آگ کا تماشہ دیکھتی رہتی۔ میری یہ حالت میرے سسرال والوں سے چھپی ہوئی نہ تھی۔ وٹے سٹے کی وجہ سے میرے شوہر مجبور تھے۔ ورنہ شاید مجھے طلاق دینے میں انہیں عذر نہ تھا۔

آخر بات بڑھی اور میرے شوہر نے یکدم فہمیدہ سے شادی کا اعلان کر دیا۔ یہ خبر بجلی بن کر میرے دل پر گری چاہے کچھ بھی ہو میں ابھی تک خاندانی بہو تھی۔ مجھے سماجی مقام ملا ہوا تھا لیکن گھر کے باقی افراد تھوڑے دن بعد سمجھوتہ کر کے اسے بھی بہو مان لیں گے۔ پھر میری حیثیت کیا رہ جائے گی یہ سوچ کر میں چکرا گئی۔ اس خبر سے ایک طوفان مچ گیا۔ گھر کے ہر شخص نے انہیں باز رکھنے کی کوشش کی مگر وہ نہ مانے اور ایک رات جبکہ میں دردِزہ سے تڑپ رہی تھی۔ میرے آنگن میں نکاح کی دیگیں کھنک اٹھیں میری

Marfat.com

نند اور ماں نے مجھے سنبھالا ہوا تھا۔ مجھے درد زہ سے زیادہ تکلیف شوہر کے اس ظالمانہ رویئے سے ہو رہی تھی۔ باہر بارات سج رہی تھی اور گھر سے فہمیدہ کے بالا خانے تک خوبصورت رنگین کاغذوں کی جھنڈیاں لگائی گئی تھیں۔ جس کے نیچے سے گزر کر لیڈی ڈاکٹر میرے کمرے تک پہنچی تھی۔ میرے سسرال والوں نے میرے شوہر کو باز رکھنے کی ہر ممکن کوشش کر ڈالی تھی۔ مگر سیال قوم کے کسی مرد نے اپنی ہٹ دھرمی کو بدلنا نہیں سیکھا۔

شہنائی دروازے پر آ پہنچی۔ دوستوں نے ہی سارا اہتمام کیا ہوا تھا۔ میرے شوہر دولہا بن کر ان کے جھرمٹ میں باہر نکلے اور جونہی مجھے احساس ہوا کہ یہ جلوس فہمیدہ کی سڑک پر مڑنے والا ہے میں نے فرط غم سے ایک چیخ ماری جس میں میری نوزائیدہ بچی کی چیخ بھی شامل تھی۔ اچانک میرے شوہر عجلت میں گھر میں داخل ہوئے وہ جائداد کے کاغذات بھول گئے تھے جو فہمیدہ کا مہر تھا۔ جونہی وہ میرے کمرے میں تجوری سے یہ کاغذ لینے داخل ہوئے میری نند نے بجلی کی سی تیزی سے نوزائیدہ روتی بچی کو کپڑے میں لپیٹا اور ان کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔ اپنے ہاتھ پھیلا کر بچی کو آگے بڑھاتے ہوئے بولی۔ ”دیکھ تو سیال قوم کا پتر ہے اور فہمیدہ اب تیری بیٹی ہے۔“

Marfat.com

یہی لمحہ تھا جب میرے شوہر کی غیرت یکدم جاگ اٹھی۔

اس کی آنکھیں شرم سے جھک گئیں اور میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ چٹان صفت مرد اس باغیرت جملے سے پگھل گیا۔ تھوڑی دیر میں ساری جھنڈیاں اتار لی گئی اور دیگیں نوزائیدہ بیٹی کی پیدائش پر خیرات کر دی گئیں۔

اب بھی جب میں اپنی بیٹی فہمیدہ کو دیکھتی ہوں تو وہ لمحہ میرے ذہن میں جاگ اٹھتا ہے جس نے میری زندگی کا موڑ بدل دیا ہے۔

Marfat.com

مجبوری سے فائدہ اٹھانے والا شخص بے غیرت ہے

میں نے ایف اے تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد گھریلو حالات اتنے بگڑ گئے کہ مجبور ہو کر مجھے تعلیم ترک کر دینے کے ساتھ نوکری تلاش کرنا پڑ گئی۔ دراصل میری بڑی بہن بیوہ ہو کر اپنے چار بچوں سمیت گھر آ گئی۔ ابا جی کو مدت سے شوگر کی بیماری تھی۔ بھائی جان کی تنخواہ اتنی نہ تھی کہ ہم پانچ بہن بھائیوں اور آپا کے بچوں کا خرچ برداشت کر سکتے۔ ادھر سے ابا جی کی بیماری پر مہینہ خاصی رقم خرچ ہو جاتی تھی جبکہ وہ بالکل بیمار تھے۔ بھائی جان کے علاوہ باقی تین بہن بھائی مجھ سے چھوٹے تھے۔ بھائی جان سے مشورہ کر کے میں نے نوکری کیلئے متعدد جگہوں پر درخواستیں بھیج دیں۔ زندگی کے اس میدان میں بالکل اناڑی تھی۔ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ مجھے ایسی سخت جدوجہد کرنا پڑے گی۔ کراچی جیسے شہر میں معقول تنخواہ پر ٹیچر کی سروس ملنا جوئے شیر حاصل کرنا ہے۔ یہاں میں نے چھ مہینے تک جوتے

Marfat.com

گھسائی کی۔ پرائیوٹ اسکولوں میں تیس چالیس روپے سے زیادہ دینے پر کوئی راضی نہ ہوتا تھا۔ ایک مہینے ستر روپے رکھ دیئے۔ احتجاج کیا تو کہا ابھی تجربہ کار نہیں ہو اس لئے چھ مہینے اسی پر کام کرو۔ یہ بھی چھوڑ دینا پڑا۔ تنگ آ کر میں نے پرائیوٹ فرم میں کوشش شروع کر دی۔

میں اس فرم کا نام اور پتہ نہیں بتانا چاہتی۔ جہاں اخبار کے ایک اشتہار پر میری درخواست پہنچنے پر مجھے بلایا گیا۔ چالیس سال کے قریب ایک بارعب چہرے والے شخص نے میرا انٹرویو لیا۔ میرے علاوہ دس گیارہ لڑکیاں اس پوسٹ کیلئے آئی ہوئی تھیں جن میں اکثر شکل وصورت سے اچھی نہیں تھیں۔ مجھے محسوس ہوا کہ میں ان سب سے خاصی چھوٹی ہوں۔ اس لئے میرا منتخب ہونا مشکل ہے۔ ہمیں باری باری اندر بلایا گیا، سب سے آخری نمبر میرا تھا۔ جیسے ہی میں داخل ہوئی مینیجر نے گھنٹی بجا کر چپراسی کو بلایا اور چائے منگوائی۔ میں حد درجہ حیرت زدہ تھی کیونکہ اس نے ایک سوال بھی میری تعلیم وغیرہ کے متعلق نہیں پوچھا صرف ذاتی سوالات پوچھے کتنے بہن بھائی ہیں کہاں رہتی ہو کب تک سروس کرو گی وغیرہ وغیرہ۔ میرا یہ تجربہ نیا تھا اس لئے سچائی سے ہر بات کا جواب دیتی رہی۔ چائے آئی تو مینجر صاحب نے اصرار کر کے چائے پلوائی اور کہنے لگے کہ مجھے کام کیلئے منتخب کر لیا ہے۔

Marfat.com

تنخواہ پر چار ماہ بعد پھر غور کیا جائے گا فی الحال آپ ساڑھے چار سو پر منتخب کی گئی ہیں۔ آپ کل سے کام پر آ جایئے۔ مجھے اپنے اس غیر متوقع انتخاب پر حد درجہ مسرت اور حیرت تھی کہ مجھ جیسی کم عمر اور کم تعلیم یافتہ کیسے منتخب ہو گئی دوسری لڑکیاں بی اے ایم اے تک تھیں۔

گھر آ کر یہ خوشخبری میں نے امی کو سنائی تو وہ قدرے متفکر ہو گئیں کیونکہ میں نے جو آفس کا ماحول بتایا تھا ان کے نزدیک وہ اچھا نہیں تھا۔ بہر حال میں ان کی پروا کئے بغیر دوسرے دن آفس گئی۔ مینجر صاحب نے میری کرسی اپنے کمرے میں لگوائی تھی۔ پہلے دن اخلاقاً میں نے ان سے اچھے انداز سے بات کی۔ وہ میرے لئے باس تھے جن کا احترام بہر حال لازمی تھا۔ چھ سات روز تک کام کا یہ حال رہا کہ مجھے سوائے ایک دو خط وصول کرنے کے اور کچھ بھی کام نہ دیا گیا۔ میں نے مینجر صاحب سے کہا بھی کہ مجھے پورا کام نہیں دیا جا رہا۔ بڑے میٹھے لہجے میں کہنے لگے۔ ''مس زرین ابھی آپ نئی نئی ہیں آہستہ آہستہ کام بڑھاتے جائیں گے۔'' میں مطمئن ہو گئی۔ ہاں یہ بات میں کہنا بھول گئی کہ مجھے مینجر صاحب نے مسلسل ایک ہفتہ اپنے ساتھ چائے پلائی اس دوران وہ مجھ سے بڑے ذاتی قسم کے سوال کرتے۔ ''شادی کب کریں گی بس اب کر ہی ڈالئے۔'' میں ان فضول

Marfat.com

سوالات سے خاصی گھبرائی تھی پھر بھی بات زیادہ خطرناک نہیں تھی اس لئے یہ کڑوے گھونٹ اپنے گھر کی حالت کو مدنظر رکھ کر پیتی رہی۔

مجھے کام پر جاتے ایک مہینہ ہونے لگا تھا اور مینجر کا رویہ بڑے دھیمے انداز سے بدلتا جا رہا تھا۔ ایک دن کہنے لگے ''زرین آپ بال کٹوائیں اور ساڑھی باندھا کریں تاکہ آپ کی شخصیت سے آفس میں اچھا اثر پڑے۔'' میں اس راز کو نہ سمجھ سکی تو کہنے لگے ''زرین دراصل آپ میری سیکریٹری عماماً اسمارٹ ہونی چاہئے۔ اگر آپ ان اخراجات کو بار سمجھتی ہیں تو تنخواہ بڑھا دی جائے گی۔''

میں جب باہر نکلتی تو چپراسی سے لے کر کلرک تک مجھے یوں گھورتے جیسے میں اندر سے کوئی جرم کر کے آ رہی ہوں عجیب کیفیت تھی۔ کبھی سوچتی کہ ایسی ذلیل نوکری پر لات ماردوں مگر پھر ابا جان کی بیماری کی حالت زنجیر بن جاتی۔

جس روز کا میں ذکر کر رہی ہوں اس دن میں ذرا دیر سے آفس گئی کیونکہ امی کی طبیعت خراب تھی۔ ناشتہ مجھے بنانا پڑا تھا۔ آفس پہنچی تو مینجر صاحب گویا میرے منتظر تھے کہنے لگے۔ ''زرین آج آپ نے بڑی راہ دکھائی' آج مجھے تم سے کام ہے۔ اس لئے آفس ٹائم کے بعد ٹھہر جانا۔''

Marfat.com

اس کے بعد وہ چلے گئے۔ دو بجے فون کیا۔ ''مس زرین ابھی نہ جایئے میں ذرا مصروف ہوں ایک آدھ گھنٹے میں آرہا ہوں۔'' میں حیران بیٹھی رہی آفس کے سارے لوگ چلے گئے صرف چپراسی باہر بیٹھا رہا۔ میں نے کھانا بھی اسی سے منگوا کر کھایا۔ ساڑھے چار بجے کے قریب مینجر صاحب تشریف لائے۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگے۔ ''مس زرین اگر کام اہم نہ ہوتا تو شاید آپ کو یہ زحمت نہ دیتا۔'' یہ کہہ کر انہوں نے چپراسی کو بلا کر چائے منگوائی۔ وہ چلا گیا تو بڑی آہستگی سے اپنی کرسی سے اٹھ کر دروازے تک گئے۔ میرا خیال تھا باہر جارہے ہیں مگر میرا سارا خون سمٹ کر کنپٹیوں میں آگیا۔ مینجر صاحب نے دروازے کو چٹخنی لگادی اور بولے۔ ''زرین یہ کاروبار ہے۔ میں اپنی ذہنی اور جسمانی تفریح کیلئے اپنی سیکریٹری کو اتنی تنخواہ دیتا ہوں۔ ویسے تم مجھے پسند بھی ہو۔ میں شاید تم سے شادی کرلوں۔'' میں آپ کو اس ذلیل واقعہ کی ساری تفصیل کیا بتاؤں میں غصے سے بری طرح کانپ رہی تھی میرا رویہ کبھی حوصلہ افزاء نہیں تھا شاید اسی لئے اس ذلیل نے یہ کاروباری چال چلی۔

میرے زور زور سے رونے سے وہ گھبرا تو گیا کہنے لگا۔ ''میں تمہیں اتنے سارے پیسے مفت نہیں دے سکتا۔'' میری آنکھوں میں خون اتر آیا۔ میں نے اپنی عزت بچانے کیلئے دونوں پیپر ویٹ اٹھالئے اور کہا

Marfat.com

اگر آپ دو قدم بھی آگے بڑھے تو اچھا نہیں ہوگا میری بات سن کر غصے سے لال ہو گیا بولا۔ ''میں تمہارے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کر رہا نہ میں ایسے بور سودے کا قائل ہوں اگر شریف لڑکی تھیں تو یہاں کیوں آئی تھیں۔ میں ایک ماہ کی تنخواہ تمہیں اپنی تفریح کیلئے دے چکا ہوں۔ مجھے پیسے واپس کر دو اور یہاں سے فوراً دفع ہو جاؤ۔'' بقول اس کے ہم دن بھر کاروبار میں الجھے رہیں اور تم چھوکریوں کو تفریح کیلئے نوکر رکھتے ہیں نہ کہ تمہاری شرافت کے تماشے دیکھنے کیلئے۔

اس کے اس نظریئے نے میری جان بچادی۔ میں نے پرس سے جتنے پیسے ملے نکال کر پھینکے اور کانپتے ہاتھ سے کنڈی کھولی۔ کمرے سے نکلتے وقت مجھے اپنے پیچھے صرف یہ آواز آئی۔ ''فضول کوڑھ مغز بور لڑکی۔''

اس ستر روپے والی استانی بننے میں بہتری سمجھ کر میں پھر اسی محور پر آ گئی ہوں۔ خدایا مجھے کسی سرمایہ دار کے اسکول میں جانے سے بچالینا۔

Marfat.com

عورت کی خاطر

زینب بن عبدالرحمٰن خوب صورتی میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی۔ زینب کی شادی ربان بن مروان سے ہوچکی تھی۔ لیکن بہت جلد بن مروان کا انتقال ہوگیا تھا۔ اس کے انتقال پر خلیفہ وقت عبدالملک انکے گھر آیا۔ پرسش احوال کے بعد عبدالملک کی نظر اپنی بھابھی زینب پر پڑی تو وہ حیران رہ گیا کہ اتنی حسین وجمیل عورت اس کے بھائی کے نکاح میں رہی اور اسے خبر تک نہ ہوئی۔ یہ فریفتگی بڑھتی گئی یہاں تک کہ وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہوگیا اور اس کے عشق میں مبتلا ہوا۔ عبدالملک نے زینب کے بھائی مغیرہ بن عبدالرحمٰن کو خط لکھا کہ تم میرے پاس چلے آؤ اور ہمارے ساتھ رہو۔

چنانچہ وہ عبدالملک کے پاس تو آیا لیکن اپنی رہائش یحیٰی بن الحکم کے ساتھ رکھی یحیٰی نے مغیرہ سے کہا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ عبدالملک نے تمہیں یہاں کیوں بلایا ہے۔ مغیرہ نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ یحیٰی

Marfat.com

نے کہا کہ عبدالملک تمہاری بہن زینب سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ اگر تمہارا کوئی مطالبہ ہو تو میں اس سے اس مطالبے کا تقاضہ کروں۔ اس نے کہا کہ میرا تو کوئی مطالبہ نہیں ہے۔ یحیٰی نے کہا میں آپ کی خدمت میں چالیس ہزار اشرفیاں پیش کرنے کو تیار ہوں۔ میں زینب کو خود راضی کرلوں گا۔ بس تم اس سے میری شادی کر دینا۔ اس کے بعد تمہاری بہن کو خوش رکھنا میرا کام ہے۔ لہذا چالیس ہزار اشرفیوں کا سنکر مغیرہ نے کہا کہ اب اسکے بعد کوئی بہانہ نہیں بنتا کہ میں ایسا نہ کروں۔ یوں یحیٰی کی شادی اس مہ جبین زینب سے ہوگئی۔

جب اسکی شادی کی خبر عبدالملک کو پہنچی تو اسے بہت افسوس ہوا۔ اس نے یحیٰی کو بلا کر ہر قسم کا لالچ دیا اور ہر شرط ماننے کیلئے تیار ہوا کہ وہ زینب کو طلاق دے دے تاکہ وہ زینب سے شادی کر سکے اور اپنی محبوبہ کو حاصل کر سکے۔ یحیٰی نے جواب دیا میں زینب کی ہمراہی میں سب حالات پر گزارہ کرلوں گا اور یوں ہماری زندگی خوش و خرم گزرتی رہے گی۔ یہ کھرا سا جواب سنکر بادشاہ وقت کو اپنی محبوبہ سے جدائی اور لا حاصل پر عمر بھر افسوس رہا۔

Marfat.com

ہائے ہوس زن

عورت کی خاطر مردوں نے کیا کچھ نہیں کیا۔ جانیں گنوادیں۔ بادشاہت لوٹادی۔ جوانی شادی، زندگانی تباہ کی۔ دولت نثار کر کے کنگال ہو گئے۔ قتل و غارت گری ہوئی۔ جنگیں لڑی گئیں۔ ، معرکہ آرائیاں ہوئیں، بحث و مباحثے ہوئے، تلواریں چل گئیں، دنیا اجڑ گئی، تن من دھن لٹائے گئے۔ یہاں تک کہ عزتیں داؤ پر لگادی گئیں۔

Marfat.com

دولت حرام کاموں میں خرچ نہ کرو

یہ سب کیونکر ہوا۔ صرف پہلی نظر کی بدنگاہی ہی سے میلی نظر تک سفر کرنے سے گناہ کبیرہ کی منزل پر پہنچا گیا۔ مذکورہ بالا واقعہ میں بھی دیکھا جائے تو عبدالملک کی پہلی نظر زینب پر پڑی تھی جو کہ میلی نظر بن گئی اور وہ اس پر عاشق ہوا۔ مگر دوسری طرف دیکھا جائے تو یہی حال یحییٰ کا ہوا کہ اس نے تو عورت کی خاطر چالیس ہزار اشرفیاں خرچ کر دیں۔ یہی دولت کو نیک کام میں لگائی جاتی تو یقیناً صدقہ جاریہ ہوتا اور عمر بھر ثواب کا مستحق ٹھہرتا۔ ہوسکتا ہے اسی نیکی کے عوض یحییٰ کی بخشش بھی ہو جاتی۔

مگر اس نے تو نفس کی خاطر یہ دولت عورت پر خرچ کی۔ اسی طرح بے شمار لوگ نامحرم کی خاطر کیا کچھ نہیں کرتے۔ دولت تو دولت جان تک لٹا دیتے ہیں۔ یاد رکھو ہر بات کا حساب دینا ہوگا۔ دولت کیسے کمائی اور کہاں خرچ کی۔ جوانی کن کاموں میں بیتائی۔ محشر میں ہر اس

Marfat.com

کام کا اجر دیا جائے گا جو تم نے نیک فعل آگے بھیجا اور ہر اس کام کی سزا ملے گی جو تم نے برے افعال آگے بھیجے۔ چاہے وہ ذرہ برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

سچّے دل سے توبہ کرو

اے مسلمان مرد و عورت! سوچو، سمجھو اب بھی وقت ہے، موقع ہے، سانسیں ہیں، کہیں ایسا نہ ہو وہ کل آ جائے جبکہ تمہیں قبر میں دفنا دیا جائے پھر نہ توبہ کی مہلت ہوگی نہ معافی ملے گی۔ آؤ خدائے بزرگ برتر کے حضور سچے دل سے دعا کریں۔ اے اللہ ہمیں بدنگاہی سے بچا۔ نامحرم کی محبت سے محفوظ رکھ۔ نفس پر قابو دے شیطان سے تو اپنی پناہ میں رکھ۔ زنا سے نفرت دے۔ ہمیں اسلام کے مطابق اپنی نظروں کو نیچی رکھنے کی توفیق دے تاکہ ہم میلی نظر کے راستے پر سفر کر کے زنا کی منزل تک نہ پہنچیں۔

Marfat.com

محبت کا نوحہ (طویل نظم)

مُحَبّت کی دنیا میں جانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
مُحَبّت کے جنگل میں جانا نہیں تم
کہ کانٹوں کو دل سے لگانا نہیں تم
پرائے غموں کو اُٹھانا نہیں تم
ان آنکھوں کو دریا بنانا نہیں تم
کوئی قصر دل میں بنانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
مریضِ مُحَبّت تڑپتا رہے گا
یہ پنجرے میں پنچھی پھڑکتا رہے گا
کبھی یاد میں دل سسکتا رہے گا
مِلن کو صنم کے مچلتا رہے گا

Marfat.com

شاعرالقادری

پہلی نظر سے میلی نظر تک

تصوّر کی دنیا بسانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
مُحبّت میں دنیا سے لڑتے پھروگے
کِیا جو بھی مجنوں نے تم بھی کروگے
سبھی کی ہنسی کا نشانہ بنوگے
کبھی اپنی حالت پہ خود بھی ہنسو گے
جوانی کے جوہر گنوانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
سزا پاؤگے عشق میں بے خطا بھی
نہ کام آئیگی کچھ تمہاری وفا بھی
لگانے کی دل کو ملے گی سزا بھی
یہ دنیا کریگی ستم بھی جفا بھی
کہ مٹی میں خود کو ملانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
دُعا روز مرنے کی مانگا کروگے
کہ ہر سمت اسکو ہی دیکھا کرو گے

Marfat.com

پہلی نظر سے میلی نظر تک

شاعر القادری

مِلا جو بھی تم اس کا پیچھا کرو گے
جنوں میں سرِ راہ ناچا کرو گے
خود اپنا تماشا بنانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے

تھا پنّوں جواں اک کہانی میں یارو
زمانے نے مارا جوانی میں یارو
مُحبت کی پیاری نِشانی میں یارو
یونہی خون بہتا ہے پانی میں یارو
جوانی کو دِیمک لگانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے

مُحبت میں ملتے ہیں ایسے بھی دھوکے
کہ ملتے ہیں کانٹے یہاں پُھول بو کے
گزارو گے پھر اپنی راتوں کو رو کے
ملے گا نہ کچھ بھی یوں برباد ہو کے
وہ کچّا گھڑا آزمانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے

Marfat.com

پہلی نظر سے میلی نظر تک

شاعر القادری

سنا ہوگا تم نے تمہیں یاد ہوگا
وہ عذرا کا وامق وہ وامق کی عذرا
محبت کا ہے یہ بھی تو ایک قصہ
اور انجام اس کا بھی ہے سب کے جیسا
مزاروں پہ کتبہ لگانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
وہ دوشیزۂ سندھ اِک ماروی تھی
عمر اس کا دلبر وہ اسکی پری تھی
یہ دنیا کہ انکی بھی دشمن بنی تھی
مُحبّت میں دونوں نے یوں جان دی تھی
خود اپنا نشیمن جلانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
سدا سے یونہی ہے یہ ظالم زمانہ
بناتا رہا ہے حقیقت فسانہ
اُسے آتا ہے صرف ہنسنا ہنسانا
مُحبّت کو مٹی کے نیچے دبانا

Marfat.com

پہلی نظر سے میلی نظر تک

شاعرالقادری

جنازہ خود اپنا اٹھانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
کوئی داستاں بھی کرو یاد دیکھو
وہ اَحوالِ شیریں و فرہاد دیکھو
وہ خود کرکے گلشن کو برباد دیکھو
بہت رویا تھا ایک صیّاد دیکھو
جوئے شیر الفت میں لانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
کرو یاد مجنوں کا انجام پیارے
جیا لے کے لیلیٰ کا وہ نام پیارے
ہوا عشق میں کتنا بدنام پیارے
ملے روز و شب اسکو دشنام پیارے
پڑھو درسِ الفت دوانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
ستاروں بھری رات میں دِل جلے گا
جوانی کا سورج تمہارا ڈھلے گا

Marfat.com

پہلی نظر سے میلی نظر تک
شاعر القادری

کرے گا جو وعدہ نہ پھر وہ ملے گا
کبھی بھی نہ دامن دریدہ سلے گا
ان آنکھوں کے سپنے جلانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے

سبھی یار دُشمن بنیں گے تمہارے
اُسی دن یہ ٹوٹیں گے کچے کنارے
کھٹکنے لگیں گے نگاہوں میں پیارے
ہزاروں میں رہ جاؤ گے بے سہارے
نشیمن پہ بجلی گرانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے

نہ دل پھر کہیں بھی لگے گا تمہارا
یہ پستی میں جانے کا ہوگا اِشارہ
کہ گردش میں قسمت کا آئے ستارہ
گرے گا کسی دن سکوں کا منارا
بُری اپنی قسمت بنانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے

Marfat.com

پہلی نظر سے میلی نظر تک　　　　　　شاعر القادری

گریباں کروگے یونہی چاک اپنے
کہ سر پر بھی ڈالو گے تم خاک اپنے
بھلا دوگے سارے سہانے وہ سپنے
ہنسو گے بہت حال پر خود بھی اپنے
زمانے کو خود پہ ہنسانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
سدا یاد انکی ستایا کرے گی
جگر دل کو خوں یہ بنایا کریگی
یہ آنکھوں میں کاجل رُلایا کریگی
یہ کانٹوں پہ تم کو سُلایا کریگی
یہ اشکوں کے موتی لُٹانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
اٹھوگے جو اک پیار کی نیند سو کے
گزارو گے پھر زندگی ساری رو کے
ملیں گے مُحبت کی راہوں میں دھوکے
پھروگے زمانے میں برباد ہو کے

Marfat.com

پہلی نظر سے میلی نظر تک　　　　شاعرالقادری

کہ خود اپنے گھر کو جَلانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
ہر اک رات کو تم بھی رویا کروگے
اور اشکوں سے دامن بھگویا کروگے
کہ داغِ جدائی کو دھویا کروگے
اگر چاہو بھی تو نہ سویا کروگے
یوں بستر پہ کانٹے بچھانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
کبھی جاؤ گے جو سمندر کنارے
رُلائیں گے ساحل کے دلکش نظارے
وہ موجوں کے قطرے لگیں گے شرارے
تو پلکوں سے ٹوٹیں گے اشکوں کے دھارے
بنا کر گھروندے گرانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
سبھی ترک ہوگا وہ ملنا ملانا
وہ سیر و سپاٹا وہ پکنک منانا

Marfat.com

پہلی نظر سے میلی نظر تک — شاعر القادری

وہ یاروں کی محفل میں ہنسنا ہنسانا
وہ باتیں بنانا لطیفے سنانا
خیالوں کی دنیا بسانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے

وہ آئے نہ آئے جمی ہیں نگاہیں
سسکنا ، تڑپنا ، مسلسل کراہیں
شب و روز دل بھرتا رہتا ہے آہیں
نہ مرپائیں ہر چند مرنا بھی چاہیں
یہ حالت خود اپنی بنانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے

کبھی رخ دکھا کر چھپایا کریں گے
کبھی روٹھکر وہ ستایا کریں گے
قریب آکے پھر دور جایا کرینگے
نہ آیا نہ تم کو بلایا کرینگے
مُحبّت بھرے خط جلانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے

Marfat.com

پہلی نظر سے میلی نظر تک — شاعر القادری

جلاؤ گے دل یار سگریٹ جلا کر
نہ آئے گا محبوب تم کو بلا کر
پریشاں رہو گے یہ جذبے جگا کر
اجاڑو گے یادوں کی محفل بسا کر
تمسخر خود اپنا اڑانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
تمہیں یونہی الزام دے گا زمانہ
کہ مشہور ہے عشق کا ہر فسانہ
ستم کا ترا دل بنے گا نشانہ
غموں کا لبوں پر سجے گا ترانہ
یہ تیرِ ستم دل پہ کھانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
بنو گے شرابی بھلاؤ گے اُسکو
خریدو گے خوشیاں مناؤ گے اُسکو
بچھا دو گے پلکیں بلاؤ گے اُسکو
لُٹا کر جوانی مناؤ گے اسکو

Marfat.com

پہلی نظر سے میلی نظر تک / شاعرالقادری

مُشقّت کڑی یہ اُٹھانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
کُھلے بے قراری کا بازار آخر
لگے بے سکونی کا دربار آخر
بنے جان لیوا نہ یہ پیار آخر
کہ بن جائے صحرا نہ گلزار آخر
خزاں زندگی کو بنانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
وہ وعدوں سے اپنے مکر جائیں گے پھر
تو دل سے نظر سے اتر جائیں گے پھر
تری موت کی جو خبر پائیں پھر
سدا کیلیئے وہ سنور جائیں گے پھر
کہ پاؤں پہ پتھر گرانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
دیئے کیطرح تم کو جلنا پڑے گا

Marfat.com

پہلی نظر سے میلی نظر تک — شاعر القادری

سنو شمعِ فرقت پگھلنا پڑے گا
کہ پُرخار راہوں پہ چلنا پڑے گا
کبھی دل خود اپنا مسلنا پڑے گا
ذرا سوچو! خوشیاں منانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
ہر اک بھول جاؤ گے منظر سہانا
وہ کپڑے بدلنا وہ زلفیں بنانا
وہ یاروں کی یادوں میں محفل سجانا
کبھی گیت کوئی غزل گنگنانا
محبت میں قسمیں اٹھانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
کبھی پیار میں بانسری کو بجانا
کبھی ملنے جانا کہیں پر بلانا
سگے رشتہ داروں کو دشمن بنانا
کہ سبکی نگاہوں سے خود کو گرانا
قدم اور آگے بڑھانے سے پہلے

Marfat.com

پہلی نظر سے میلی نظر تک شاعر القادری

حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
جلے گا جگر بھی یہ دل بھی جلے گا
یو جل جل کے آخر تمہیں کیا ملے گا
کیا ان کا وعدہ ہمیشہ ٹلے گا
گریباں دریدہ کبھی نہ سلے گا
یہ روگِ مُحبّت لگانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے
چلو آوَ چھوڑیں خیالِ مُحبّت
نہ پھولے پھلے گا نہالِ مُحبّت
نہیں کوئی ایسی مثالِ مُحبّت
بنا ہو کوئی لازوالِ مُحبّت
مُحبّت کا تمغہ سجانے سے پہلے
حقیقت سمجھ لو فسانے سے پہلے

Marfat.com

Marfat.com

قیامت کی بڑی نشانیاں
اور حالات حاضرہ
محبت کا جائزہ
قیامت کی بڑی نشانیاں اور حالات حاضرہ
آثار قیامت اور اس کی قریبی نشانیوں کا
قرآن و احادیث کے حوالے سے مکمل بیان
از
حضرت امام مہدی علیہ السلام
حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
یاجوج وماجوج
دجال لعنۃ اللہ تعالیٰ علیہ
دنیا کا مسافر
یادگار بیانات
الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
کی شرعی حیثیت
تذکرۃ المدینۃ المنورہ
سادات پبلیکیشنز لاہور

Marfat.com

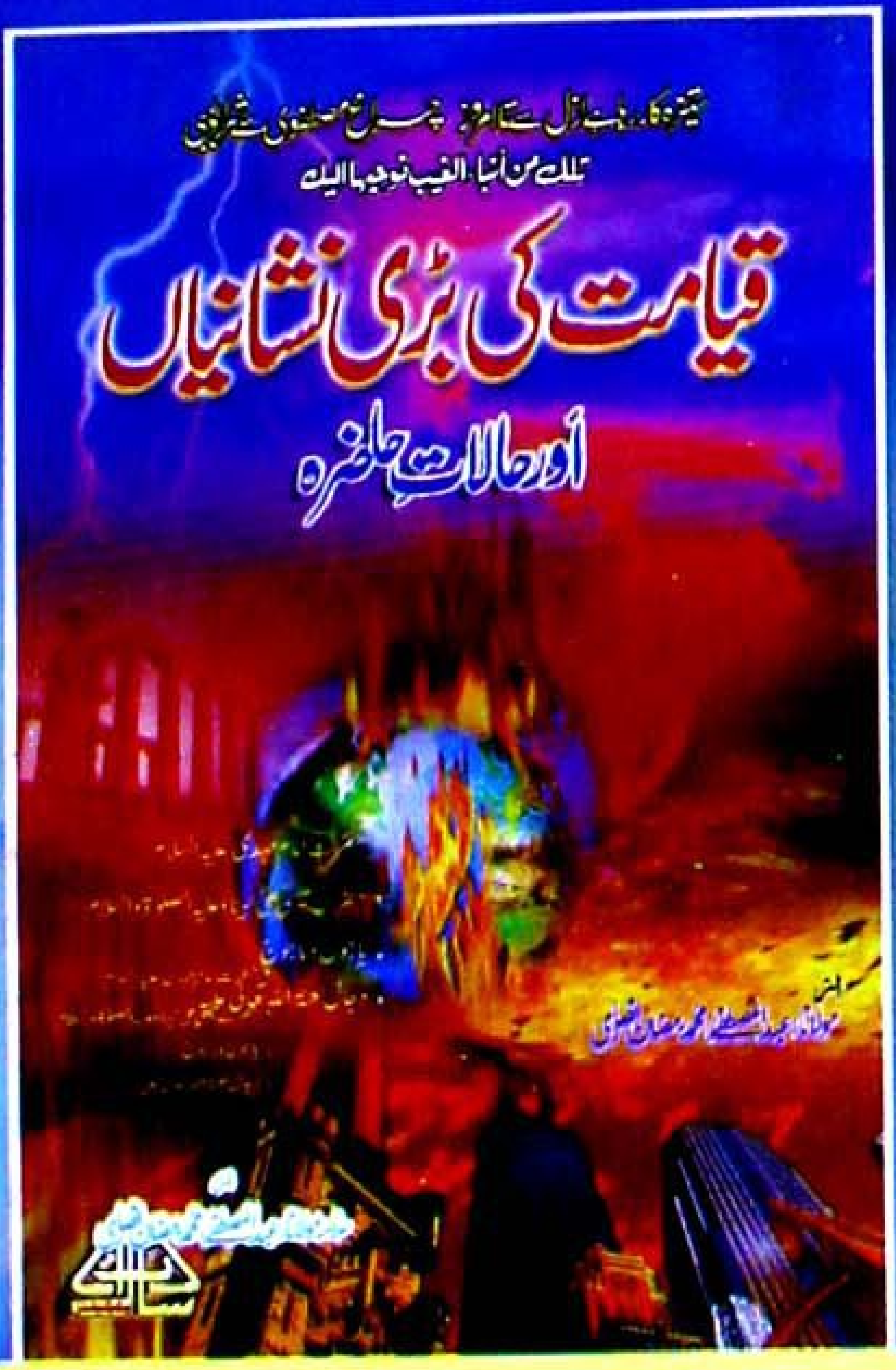

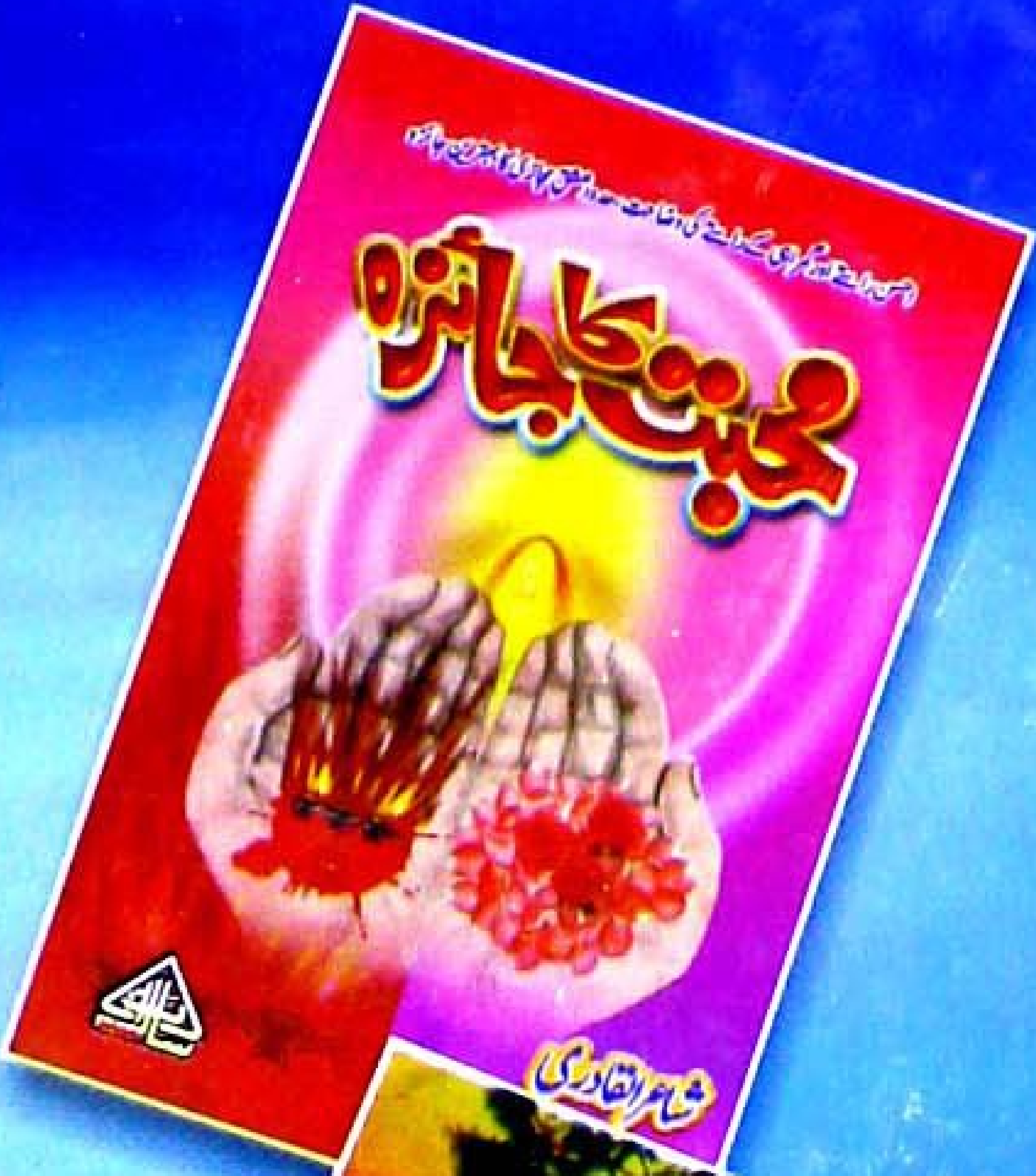

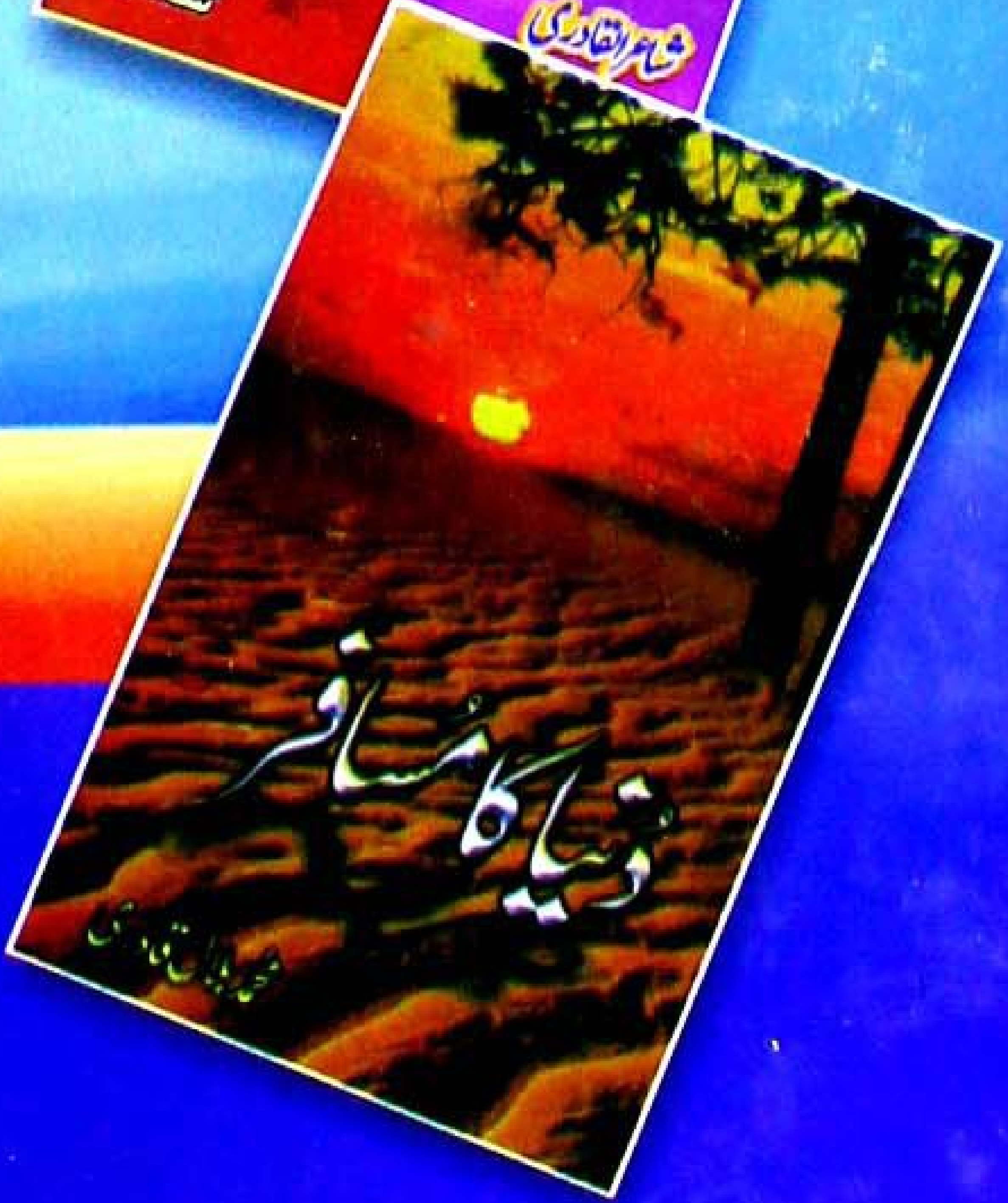

قیامت کی بڑی نشانیاں اور حالاتِ حاضر

آثارِ قیامت اور اس کی قریبی نشانیوں کا
قرآن واحادیث کے حوالے سے مکمل بیان

- حضرت امام مہدی علیہ السلام
- حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
- یاجوج وماجوج
- دجال لعنۃ اللہ تعالیٰ علیہ

از
مولانا عبد المصطفےٰ محمد رمضان

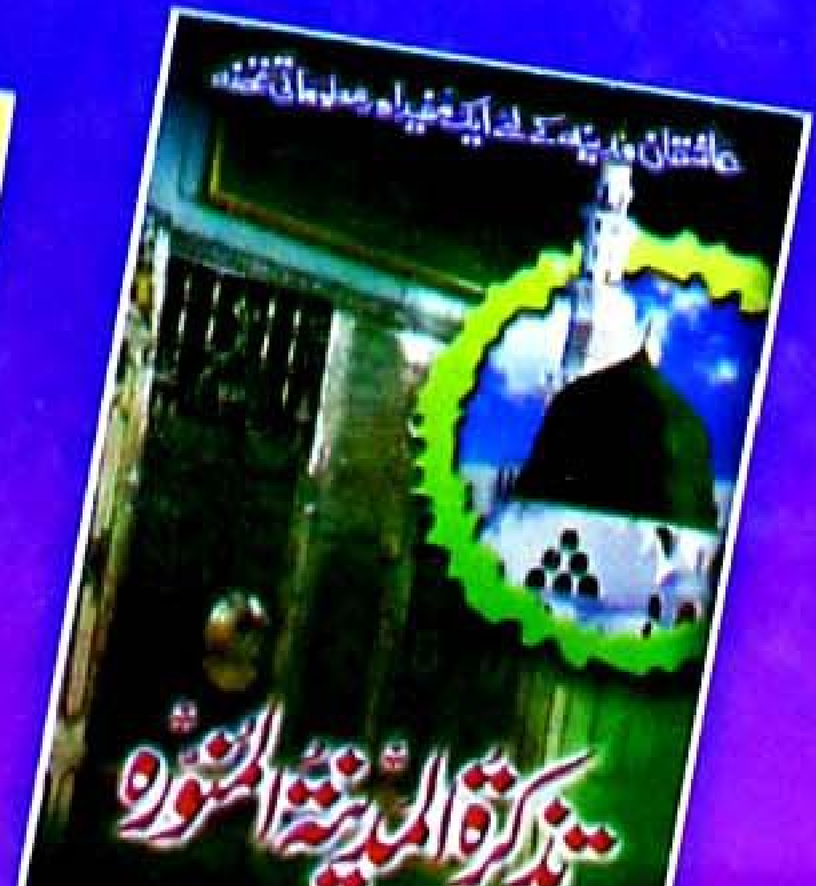

سادات پبلیکیشنز لاہور

Marfat.com